سیرتِ مُصطَفٰی کی روشنی میں اِصلاحِ مُعاشَرہ پر مُشتَمِل 16 بَیانات

محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بَیاناتِ سِیرتِ مُصطَفٰی

مُبلّغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُ الحَبیب عطّاری

سیرتِ مصطفیٰ کی روشنی میں اصلاحِ معاشرہ پر مشتمل 16 بیانات

بیاناتِ سیرتِ مصطفیٰ

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر و مبلغِ دعوتِ اسلامی

مولانا عبدُالحبیب عطاری

فہرستِ کتاب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	1	حضور کے والد ماجد	27
پہلے اسے پڑھ لیجئے	15	ولادت سے پہلے واقعات	28
بیان1: حضور کے آباو اجداد کا تعارف	17	ولادت اور صبح صادق	29
درودِ پاک کی فضیلت	18	خاندان نے خوشی منائی	30
نیکی میں جلدی کیجئے	19	ابو لہب اور جشن ولادت	30
نیکی کے بجائے گناہ	19	پیر کے دن میں حکمت	32
ربیع الاول مبارک مہینہ	20	ہر ہفتے جشن میلاد	32
عالم نے رنگ بدلا	21	میلاد منایئے مگر احتیاط بھی کیجئے	33
کائنات کی قسمت جاگی	22	چراغاں اور بجلی کی چوری	34
عظیم ہستی کا بڑا انقلاب	22	ہمیں جان و دل سے پیارا مدینہ	34
حضور کا شجرۂ نسب	24	حضور کی مدینہ منورہ کے لئے دعائیں	34
سب سے بہتر خاندان	24	حضور کی سیرت پڑھئے	35
رسول اللہ ”قریشی“ ہیں	26	دعوتِ اسلامی اور کتب سیرت	36
قریش کہنے کی وجہ	26	تربیت اولاد کی فکر کیجئے	36
تاجدار انبیاء ”ہاشمی“ ہیں	26	نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے	37
حضرت عبد المطلب	27	نیک اولاد کی برکت	38

بد نصیب اولاد	39	سرکار کی آمد مرحبا	55
باپ کی میت جلادی	40	بچپن کے واقعات	56
بچوں کا امتحان لیجئے	41	دائی حلیمہ کا مقدر چمکا	56
ربیع الاول اور تحفہ	42	جو حضور کا ہو گیا زمانہ اس کا ہو گیا	57
بیان 2: ولادتِ مصطفیٰ سے پہلے اور بعد کے واقعات	44	دل کا انوکھا آپریشن	58
		شق صدر	58
درود پاک کی فضیلت	45	دل کی خطرناک بیماری	59
جس سے محبت اس کی عزت	46	”حسد“ برا ہے	60
جیسا مہمان ویسا اعلان	48	حسد کسے کہتے ہیں	61
پیدائش سے پہلے کے واقعات	49	رَشک کسے کہتے ہیں	61
خانہ کعبہ کی حفاظت	49	حاسد کس پر اعتراض کرتا ہے؟	61
نور نبوت کا رعب	49	حاسد کا سکون برباد ہو جاتا ہے	61
کعبہ کا مالک حفاظت کرے گا	50	حسد چیک کرنے کا طریقہ	62
حضرت عبد المطلب کی دعا	50	پہلا ٹیسٹ	62
دنیا کی انوکھی لڑائی	51	تیسرا ٹیسٹ	63
تجھے یک نے یک بنایا	52	حسد کا علاج	63
24 ہزار بار حاضری	53	اپنے لئے دعا کیجئے	63
کفر کی آتش بجھانے آئے ہیں	54	تحفہ دیجئے	64

دعا دیجئے	64	سیکھنے کی بات	79
ہمارا رویہ	64	بیمار پرسوں کے لئے رحمت	79
بیان3: حضور رحمۃ للعالمین کس طرح؟	66	اسلام کی پیاری تعلیمات	80
درود پاک کی فضیلت	67	غصہ مت کیجئے	80
شعر کی تشریح	70	عادل حاکم اور عرش کا سایہ	81
رحمۃ للعالمین کی مہربانی	70	حاکم ہو تو ایسا	81
خدام پر رحمت	72	حضرت عمر اور مال وقف	83
سیکھنے کی بات	73	حاکم کے لئے دعائے نبی	83
نمازیوں پر رحمت	73	نرم دلی نہیں تو گورنری بھی نہیں	84
سیکھنے کی بات	73	غریب گورنر	84
غلاموں پر رحمت	74	سعید بن عامر جیسا گورنر	86
سیکھنے کی بات	74	سب کے لئے ایک سا انصاف	87
معاف کرو، معاف کردیئے جاؤ گے	75	**بیان4: نبی پاک سے محبت کیوں ضروری ہے؟**	89
طاقتور سے نہیں کمزور سے ڈرو	76		
ہائے نہیں دعا لیجئے	77	درود پاک کی فضیلت	90
سیکھنے کی بات	77	حضور ایمان کی جان ہیں	90
یتیموں کے لئے رحمت	78	خوشبو دار پسینہ	93
بیٹیوں کے لئے رحمت	78	نایاب عطر	94

حسن	95	حضور کے کمالات	107
حسنِ یوسف حضور کا صدقہ ہے	95	مبارک لعابِ دہن	109
شعر کا مطلب	96	لکڑی روشن ہو گئی	109
مخلوق میں حسین ترین	97	محبت کرنے کی تیسری وجہ ”محسن“ ہونا	110
چودھویں دا چن تے عرشاں دا تارا	97	نبی سے رشتہ جوڑ لیجئے	112
چاند کا ٹکڑا	98	نبی سے سچی محبت کیجئے	113
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں	98	اپنی پہچان مشکل مت بنائیے	114
چاند سے بھی زیادہ خوبصورت	99	بیان 5: آقا کی نعت خوانی قرآن کی زبانی	115
چہرہ مصطفٰی نبوت کی دلیل	99	درود پاک کی فضیلت	116
خدا چاہتا ہے رضائے محمد	100	نعت خوانی پر وسوسہ نہیں	117
اُن کا جو ہو گیا زمانہ اُس کا ہو گیا	101	مسجدِ نبوی میں محفلِ میلاد	118
دائی حلیمہ جاگ اٹھے تیرے سوئے نصیب	101	آیاتِ قرآنی اور نعتِ نبی	120
		درود بھیجنے کا مطلب	120
ام معبد اور بکری	102	فرشتوں کی تعداد	121
کھیعص کی عشقیہ تفسیر	106	سَتَّر ہزار صبح ہیں سَتَّر ہزار شام	123
محبت کرنے کی دوسری وجہ با کمال ہونا	107	خدا چاہتا رضائے محمد	126
		ساری کثرت پاتے یہ ہیں	128

آبِ کوثر دلانے والی نیکیاں 128
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے 130
بیان 6: تعظیمِ رسول 133
درود پاک کی فضیلت 134
صرف تمہارے لئے 135
محشر کا نقشہ بزبانِ مصطفیٰ 135
حضور کی شان اور امت کا نسیان 136
آج لے ان کی پناہ 138
در نبی سے جڑے رہیے 139
عثمان غنی اور تعظیم نبی 140
انہیں جانا انہیں مانا 141
نبی کا احترام صحابہ سے سیکھو 142
اللہ کا رسول کافی ہے 144
رب کا سلام ابو بکر کے لئے 145
پیارے اسلامی بھائیو 145
دنیا کی انوکھی دعوت 147
مولی علی خواہش 147
دعوت اور ہمارا رویہ 148
ہر حال میں صبر کیجئے 148
تسبیح فاطمہ کا تحفہ 149
بے مثال و بے نظیر دعوت 150
جنتی کھانا 150
ہر قدم کے بدلے جہنم سے ہزار آزاد 151
مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں 152
عشق نبی کا امتحان 153
خدا اور رسول کو ناراض مت کیجئے 153
شیطان کی چال 154
رب کو راضی کر کے خوشیاں منائیے 155
میں گدا ہوں اپنے کریم کا 155
بیان 7: چہرۂ مصطفیٰ کی خوبصورتی 158
درود پاک کی فضیلت 159
درود پاک کی برکت 159
ایڈا سوہنا نبی کوئی دنیا تے آیا نئیں 161
شعر کا مطلب 161
چہرۂ مصطفیٰ اور صحابہ کی تڑپ 162
کُل جہاں سے زیادہ محبوب چہرہ 164

عاشق اکبر کی 3 خواہشات	164	پہلا حق: ایمان بالرسول (نبی پر ایمان لانا)	185
چہرہ مصطفیٰ دلوں کا سرور ہے	165	ایمان کی فکر کیجئے	185
نورانی چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا	166	مسلمانوں سازش کو سمجھو	186
حضور سلامت سب سلامت	166	ایسی سوچ ٹھیک نہیں	187
حسن یوسف حسن مصطفیٰ کا جز ہے	168	دوسرا حق: اتباع سنت	188
فتنوں کو ختم کرنے والا حسن	168	سنتوں پر عمل کیجئے	189
خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام	168	صدیق اکبر اور اتباع سنت	189
یہ نبی کا چہرہ ہے	169	کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں	190
رخ زیبا دل پر نقش ہو گیا	170	دعوت قبول نہیں کی	190
دنیا کی عظیم عبادت	172	مسلمانوں والا کردار بنائیے	191
ہر صحابی نبی، جنتی جنتی	173	تیسرا حق: اطاعت رسول	192
عشق بھرا جملہ	173	دھوکے باز ہم میں سے نہیں	193
دیدار نبی کی فضیلت	174	مرد فیشن نہیں کرتا	194
بیان 8: حقوقِ مصطفیٰ	180	چوتھا حق: محبت رسول	195
درود پاک کی فضیلت	181	دعویٰ سچا عمل جھوٹا	196
نیکی کرنا آسان ہے	181	عمل سے عشق کا اظہار کیجئے	197
حقوق کی بحث	182	محبت رسول اور صحابہ کرام	198
امتی پر 8 حق	184	حضرت زید کا عشق	199

حضرت بلال کا عشق	200	حضرت عیسیٰ کے معجزے	216
عشق کا سودا مت کیجئے	201	حضرت موسی اور جادوگر	217
پانچواں حق: تعظیمِ رسول	202	حضرت صالح اور اونٹنی	217
ساری ککڑیاں کیوں کھائی؟	203	امام الانبیاء اور معجزات	218
چھٹا حق: مدحِ رسول	203	عربوں کے حالات	218
خوش نصیب لوگ	204	سراپا معجزات	219
ساتواں حق: درود پڑھنا	207	ٹائم مشین کی حقیقت	220
درود بھیجنے کا مطلب	207	پہلے معجزہ بعد میں ٹیکنالوجی	221
آٹھواں حق: روضے پر حاضری دینا	208	شعر کا مطلب	221
شفاعت واجب ہوگئی	209	سب سے بڑا معجزہ	222
ہماری پسند اعلیٰ حضرت	210	قرآن کا چیلنج	222
دردمندانہ گزارش	211	قرآن کی شان	224
بیان9: شانِ مصطفیٰ	212	قرآن اور مصطفیٰ کی شان	225
درود پاک کی فضیلت	213	شانِ مصطفیٰ اور آیاتِ احکام	226
اللہ کے حبیب	213	شانِ مصطفیٰ اور آیاتِ قصص	226
ہمارے درود کی ضرورت نہیں	213	قرآن مجید پڑھئے	227
امت پر مہربان آقا	214	قرآن کے لئے وقت نکالئے	228
دُرود پڑھنا مبارک عمل ہے	216	سب سے بہترین بننے کا فارمولا	229

ایک حرف پر 10 نیکیاں	229	وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر	244
خوش نصیب والدین	230	روحانی طاقت	245
دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی	231	چاند اشاروں پر چلتا	246
والدین نیک تو اولاد بھی نیک	232	حضور کی یادداشت	246
بچوں کے استاد والدین ہیں	232	روحانی طاقت ایک جھلک میں	247
غلطی ٹھیک ہو سکتی ہے	233	دشمنوں کے بیچ میں لڑنا	247
نفع والا کاروبار ہی اچھا ہے	234	خوفناک دھماکہ اور حضور کی تسلی	248
دعوتِ اسلامی اور خیر خواہی	234	پہلوان کو دھول چٹادی	248
تلاوتِ قرآن اور درست طریقہ	236	یزید بن رکانہ	249
اپنی تلاوت چیک کروایئے	237	طاقتور پہلوان ڈھیر ہو گیا	250
بیان10: طاقتِ مصطفیٰ	238	چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی	251
درود پاک کی فضیلت	239	شکر کرو نعمتیں بڑھیں گی	251
محشر میں صرف ان کی رسائی ہے	240	ایسی زندگی کروڑ لوگوں کی خواہش ہے	252
ماں باپ کا نافرمان	240	عظیم ہستی کی عظیم عادتیں	252
سنتوں کو چھوڑنے والا	241	میرے لئے مت کھڑا ہونا	253
”عشق“ بغیر اطاعت کے ادھورا ہے	241	حضور کی سادگی	254
نام سنے اور درود نہ پڑھے	242	تم لوگوں پر اپنی برتری پسند نہیں	255
خوبیوں کا مجموعہ ذات	243	پہلا گناہ اور تکبر	256

قتل کرنے والے کو معاف کر دیا 257

رائی کا پہاڑ بنانا 257

خون کے پیاسوں کو معاف کیا 258

فتح مکہ کی معافی کا فائدہ 260

دلوں میں گھر کرنے کا نسخہ 260

معافی کی برکت سے مسلمان ہو گیا 261

کاش وہ زمانہ پھر آجائے 261

معاف کرو معافی ملے گی 262

معاف کرنے کا انعام 263

پہلوان کون؟ 264

اپنی ”انا“ ختم کر دیجئے 265

دلوں کو صاف کیجئے 266

عمل چھوٹا انعام بڑا 266

محروم کرنے والے کو عطا کرو 267

توڑنے والے سے جوڑو 267

جو ظلم کرے اسے معاف کر دو 267

اسلام محبتوں کا پیغام دیتا ہے 267

غصہ کا علاج 267

بیان 11: اختیاراتِ مصطفٰی 269

درود پاک کی فضیلت 270

درود پاک پڑھنا نجات کا سبب بن گیا 270

روزے کا کفارہ ساقط کر دیا 273

اختیارات کی اقسام 275

تشریعی 275

تکوینی 275

اہل سنت کا عقیدہ 275

تشریعی اختیارات 277

5 کی جگہ 2 نمازیں فرض 277

صرف فجر اور عصر پڑھو 277

6 ماہ کی بکری کی قربانی 277

قرآنی سورتیں ”حق مہر“ بنادیا 278

سراقہ بن مالک کے لئے سونا حلال کر دیا 279

ہر سال حج فرض ہو جاتا 280

ایک کی گواہی دو کے برابر 281

مسواک فرض کر دیتا 281

تکوینی اختیارات 282

چاند کے ٹکڑے کر دیئے	282	تمہاری شفاعت قبول ہے	296
چاند کا اشاروں پر چلنا	282	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	296
سورج کی رفتار رک گئی	283	امت کے لئے گریہ وزاری	297
وقت رک گیا	284	قبر میں امتی امتی کی صدا	298
ڈوبا سورج لوٹا دیا	285	روز قیامت بھی ”یارسول اللہ“ کا نعرہ	298
انگلیوں سے پانی جاری کیا	285	ہے امت سے پیار کتنا	299
بارش برسا دی	286	خدا چاہتا ہے رضائے محمد	301
کٹی آنکھ درست کر دی	288	کفریہ کلمات سے بچیے	303
لکڑی کو تلوار بنا دیا	288	ایمان کی فکر کیجیے	304
حافظہ قوی کر دیا	289	دین مشکل نہیں آسان ہے	304
میں تقسیم کرناوالا ہوں	289	اسلام میں جملوں کا بھی اعتبار ہے	305
زمین قبول نہیں کرے گی	291	”کفریہ جملوں“ کی مثالیں	306
ٹھنڈے موسم کو گرم دیا	292	گانوں میں کفریہ اشعار	307
سردی گرمی سے آزاد کر دیا	292	اہم گزارش	308
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری	293	پہلے خلیفہ اور ایمان کی فکر	308
اختیارات ختم نہیں ہوئے	293	**بیان 12: شفاعتِ مصطفیٰ**	310
امام بوصیری اور قصیدہ بردہ	294	درود پاک فضیلت	311
حضور کا اختیار اور قیامت	295	حضور کے اوصاف	313

وہی ہے اول	313	بیان 13: آقا کی عاجزی وانکساری	332
محمد مصطفیٰ سب سے آخری نبی	314	درود پاک کی فضیلت	333
خصائص مصطفیٰ	314	دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہو تو درود پڑھو	334
حشر کا میدان	316	حالِ دل کس کو سنائیں آپ کے ہوتے ہوئے	336
محشر کا منظر	317		
حضرت آدم اور اہلِ محشر	318	مہربان آقا کی مہربانی	337
خلیل و نجی اور اہلِ محشر	319	نبی کریم اور صفائی والی خاتون	339
حضرت موسیٰ اور اہلِ محشر	319	آقا کریم کی کرم نوازیاں	340
حضرت عیسیٰ اور اہلِ محشر	320	رسولِ عظیم کی عظیم عاجزی	340
عاصیوں کو در تمہارا مل گیا	320	رضاعی بہن پر شفقت	341
خلق کو پھرایا گیا صرف تمہارے لئے	321	اللہ پاک نرمی کو پسند کرتا ہے	342
قفل شفاعت کھل جائے گا	322	تکبر کسے کہتے ہیں؟	342
شفاعت مصطفیٰ	323	تکبر کی سزا	343
لو وہ آیا میرا حامی	324	رائی کے برابر تکبر	343
امت کے دستگیر آقا	324	پہلی علامت	344
امت کے لئے ”خاص دعا“	327	دوسری علامت	344
قیامت تک امتی امتی	327	تیسری علامت	344
قول بھی ہو اور عمل بھی	330	چوتھی علامت	345

بدوں پر بھی برسادے برسانے والے	346	امیر کے لئے ”فری“ غریب کے لئے ”بزی“	354
احسان کر کے شرمندہ مت کیجئے	347		
ایک غلط فہمی	348	غریبوں کو سینے سے لگائیے	355
تکبر کی پہلی وجہ ”علم“ ہے	348	عید اور پولیس والا	355
تکبر کی دوسری وجہ ”عبادت“ ہے	349	**بیان 14: حضور کی مبارک عادتیں**	357
عقلمند کا سوال اور جواب	349	درود پاک کی فضیلت	358
تکبر کی تیسری وجہ ”مال“ ہے	349	کارخانہ حیات اک تیری ذات میں	359
عقلمندی یا بے وقوفی	350	بہترین اخلاق	360
تکبر کی چوتھی وجہ ”منصب“ ہے	350	بد اخلاقی چھوڑ دیجئے	361
تکبر کی پانچویں وجہ ”خاندان“ ہے	350	حضور تمام اخلاق کے جامع ہیں	362
اللہ والوں کے انداز	351	حضور کا اخلاق	362
تکبر کی چھٹی وجہ ”حسن“ ہے	352	حضور کی مبارک عقل	363
تکبر کے علاج	353	حلم و بردباری	363
دعا کیجئے	353	معافی کی خیرات	366
اپنے عیبوں پر نظر رکھئے	353	حضور کا حلم اور کفار مکہ کا ظلم	367
سلام میں پہل کیجئے	354	قتل کی سازش اور بخشش	368
غریبوں کے ساتھ کھانا کھائیے	354	اپنی ذات کے لئے کبھی بدلہ نہ لیا	369
امام حسن اور غریبوں کی دعوت	354	حسن اخلاق کا ثواب	370

سب سے بہتر کون	370	بھاری بھرکم جملوں سے رعب جمانا	386
پہلوان کون؟	371	آسان لفظوں کا استعمال	387
رحم نہیں کرتا رحم نہیں کیا جاتا	372	مسکرا کر گفتگو کیجئے	387
معاف کرنے سے معافی مل گئی	373	کامیابی کا فارمولا	388
معاف کرنے پر شیطانی خیال	373	مومن کی نشانی	390
دنیا وقتی جیل ہے	374	پہلی نشانی: نرم دل	391
بیان 15: پیارے آقا کی پیاری باتیں	377	دوسری نشانی: نرم عادتیں	391
درودِ پاک کی فضیلت	378	مزاح اور مذاق میں فرق	392
سب سے اعلیٰ وظیفہ	379	نبی کریم کے مزاح کا انداز	393
اہلِ عرب کی زبان دانی	381	اونٹ کا بچہ دیا جائے گا	393
اللہ پاک کا تربیت فرمانا	381	آنکھ میں سفیدی ہے	394
”امی“ ہونے کی حکمت	382	مجھ سے نہیں ڈرو	394
جوامع الکلم بنایا	383	تیسری نشانی: آسان ہونا	395
دلنشین گفتگو	384	بدنصیب اولاد	395
حضور کی گفتگو سے سیکھئے	384	والدین سے گزارش	396
امیر اہلسنت کا اندازِ گفتگو	385	کونسی قسم کے والد ہو؟	396
مزاح کے حوالے نہ کیجئے	385	شرافت ہر ایک کے لئے	397
جو سمجھ آئے وہی بات کیجئے	386	پڑوسیوں کے ساتھ رویہ	398

پڑوسی کی وجہ سے جنت اور جہنم	398	حضور کی گھریلو زندگی	413
سسرالیوں کے ساتھ رویہ	399	خوشگوار زندگی کا اصول	414
کاروبار میں آسانی	400	بہترین بن جایئے	415
طنز کی عادت نکال دیجئے	400	حضور کی بچوں پر شفقت	416
عیب نہیں خوبی تلاش کیجئے	401	گھر والے زیادہ حق دار ہیں	417
پردہ پوشی کیجئے	401	معافی مانگ لیجئے	418
دو چیزوں کی حفاظت اور جنت کی ضمانت	402	غلام کو معاف کر دیا	419
زبان کا زخم نہیں بھرتا	403	معاف نہیں تو معافی نہیں	420
اچھی یادوں میں زندہ رہیے	403	سیٹھ نے معافی مانگ لی	420
دو کلمے میزان پر بھاری	404	جنت چاہیے غصہ مت کرو	420
بیان 16: سیرتِ مصطفیٰ سے ہماری تربیت	406	معاف کرنے کے فائدے	421
		بزدل نہیں طاقتور بنیئے	422
درودِ پاک کی فضیلت	407	تین باتیں اور جنت	423
1 درود سے 30 فائدے	408	اپنا سکون برباد مت کیجئے	424
حضور کا چرچہ ہر زبان میں	409	آقا کا اعلان اور طائف کا میدان	424
غلام پر رحمت کا انداز	410	اللہ کے لئے محبت اور اس کا انعام	425
عبادت میں تکلیف کا خیال	411	خدا کے محبوب بندے	426
مسلمان کو تنگ نہ کرو	412	خدا کے لئے ”محبت“ بخشش کا ذریعہ ہے	427

اسے پڑھ لیجئے

زمانہ جاہلیت سے لے کر آج تک، انسان نے اپنے خیالات، احساسات اور تجربات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے بیان کا سہارا لیا ہے۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے تو بیان کو دین کی تبلیغ اور انسانیت کی رہنمائی کا ذریعہ بنایا۔ روایتوں میں موجود ہے کہ بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔

بیان صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک فن، ایک عمل اور ایک ذمہ داری بھی ہے۔ ایک اچھا بیان نہ صرف سننے والوں کو متاثر کرتا ہے بلکہ انہیں سوچنے پر بھی مجبور کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بہترین بیانوں نے معاشروں کی سمت بدل دی ہے اور انسانیت کو نئی راہیں دکھائی ہیں۔

بیانات کا موضوع اگر سیرت مصطفیٰ ہو تو پھر یقیناً اس کی روشنی میں ہم ایک بہتر معاشرہ تعمیر کرسکتے ہیں کیونکہ سیرت مصطفیٰ ایک ایسا چراغ ہے جس کی روشنی سے انسانیت کی تاریخ روشن ہوئی ہے۔ معلم کائنات نے صرف ایک قوم کو نہیں بلکہ پوری انسانیت کو ایک نیا راستہ دکھایا۔ نبی رحمت نے جس طرح اپنے دور کے لوگوں کو بدلا تھا، اسی طرح ہم بھی اپنی زندگیوں میں تبدیلی لاکر اپنے معاشرے کو بہتر بناسکتے ہیں۔

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکنِ شوریٰ مولانا عبد الحبیب عطاری نے مختلف مواقع پر بیانات فرمائے ہیں، جو بیانات سیرت مصطفیٰ سے متعلق تھے انہیں کتابی شکل دی دی گئی ہے، ان شاء اللہ بیانات کا یہ مجموعہ مبلغین اور عوام دونوں کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

بیانات کو کتابی شکل میں لاتے وقت حتی المقدور کوشش کی گئی ہے جن الفاظ میں بیان ہوا وہی الفاظ بر قرار رکھے جائیں البتہ بعض مقامات پر ترمیم واضافہ کیا گیا ہے، آیات

واحادیث سمیت واقعات نیز بزرگانِ دین کے دیگر اقوال کا مستند کتب سے حوالہ دیا گیا ہے۔ پڑھنے والے کی دلچسپی اور ذوق بڑھانے کے لئے کتاب کی فارمیشن اور پیج سیٹنگ احسن انداز میں کی گئی ہے مثلاً: جہاں ہیڈنگ کی ضرورت محسوس کی گئی اس کا اہتمام کیا گیا عربی عبارات کو عربی رسم الخط میں لکھا گیا، اشعار کو بہترین انداز میں سیٹ کیا گیا۔

یہ بات بتائی جاچکی ہے کہ بیان کرنا ایک فن ہے چونکہ بعض مبلغین کے پاس بیان کرنے کے لئے "مواد" تو موجود ہوتا ہے مگر اس "مواد" کو کس انداز سے پیش کرنا ہے یہ طریقہ نہیں آتا ہے، مبلغین کی سہولت اور آسانی کے پیش نظر ہر بیان کا بار کوڈ دیدیا گیا ہے اگر مبلغ انداز اور طریقہ کار جاننا چاہیں تو آسانی سے دیکھ سکتے ہیں کہ کونسی بات کس طرح بیان کرنی ہے یا پورا بیان کس انداز میں پیش کرنا ہے۔

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبد الحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں

Scan کیجئے

Click کیجئے

اللہ پاک دعوت اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہ بیان 10 دسمبر 2016 کو ”ڈیفنس کراچی، پاکستان“ میں ہوا تھا۔

حضور کے آبا و اجداد
کا تعارف

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...حضور کا شجرہ نسب
✿...سب سے بہتر خاندان
✿...ولادت سے پہلے واقعات
✿...میلاد منائیے مگر احتیاط بھی کیجئے
✿...تربیتِ اولاد کی فکر کیجئے
✿...باپ کی میت جلادی

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے مجھ پر جمعہ کے دن 200 بار درود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! 200 بار درود پاک پڑھنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے؟ درود پاک پڑھنے کے لئے جمعہ کا دن خاص (Special) ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔⁽²⁾

جمعہ کے دن جتنا ہو سکے نبی کریم پر درود پاک پڑھیں، جمعہ کا دن نیکیوں کے اعتبار سے عام دنوں سے افضل ہے، علماء فرماتے ہیں: جمعہ کی ایک نیکی 70 نیکیوں کے برابر ہے۔⁽³⁾

1…جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22353۔

2…کنز العمال، 1/250، حدیث: 2174۔

3…مراۃ المناجیح، 2/106۔

نیکی میں جلدی کیجئے

اللہ کریم کی رحمت بہت وسیع ہے، انسان کے ذہن میں بہت سے نیکی کے کام ذہن میں ہوتے ہیں کوشش کیجئے کہ جمعہ کے دن وہ کام ضرور کیجئے، مثلا آپ نے اتوار کو کسی مریض کو دیکھنے جاناہے یاہفتے کو کسی غریب رشتے دار کی مدد کرنے کا سوچا ہوتا ہے الغرض جو بھی مدد کرنی ہے وہ دو دن بعد کرنے کے بجائے کوشش کرکے جمعہ والے دن کرلیجئے، جمعہ کے علاوہ کسی دن کریں گے تو ایک نیکی کا ایک ہی ثواب ملے گا مگر جمعہ کے دن ایک نیکی کا ثواب 70 گنا بڑھ جاتا ہے، صحابہ کرام جمعہ کے دن زیادہ نیکیاں کرتے تھے، ہمیں بھی جمعہ کی دن نیکیوں کے معاملے میں کوشش کرنا چاہیئے۔

یادرکھئے! جس چیز کا شرف، مقام، بزرگی زیادہ ہوتی ہے۔ اس وقت یا جگہ میں رب کی نافرمانی خدا کے غضب کو دعوت دیتا ہے مثلاً طواف کے دوران دعائیں مانگنا بہت اچھا ہے لیکن اگر کوئی دورانِ طواف چوری کرے تو یہ بہت بڑا جرم ہے کہ رب کے گھر میں بھی گناہ سے باز نہ آیا، کوئی مدینہ منورہ جاکر گناہ کرے تو یہ زیادہ سخت بات ہے، بالکل اسی طرح علما فرماتے ہیں: جمعہ کے دن کی برکت، شرف اور بزرگی زیادہ ہے تو اب کوئی جمعہ کے دن گناہ کرے گا تو ایک گناہ 70 گناہوں کے برابر لکھا جائے گا لہٰذا جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی ہیں اور اپنے آپ کو حتی المقدور گناہوں سے بچانا ہے بلکہ سارا ہفتہ ہی گناہوں سے بچانا ہے۔

نیکی کے بجائے گناہ

پاکستان کے کئی شہروں اور دنیا کے مختلف ملکوں میں جمعرات ہفتے کا آخری دن

(weekend) ہوتا ہے۔ جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے، یہ جمعۃ المبارک کی چھٹی عبادت کے لئے ہے، جمعہ کی ادائیگی اور رب کو راضی کرنے کے لئے ہے مگر معلومات اور مشاہدات یہی ہے کہ لوگ فلم دیکھنے کی پلاننگ کرتے ہیں، فنکشن پر جانے کا پروگرام بناتے ہیں، فضولیات اور گناہوں بھرے کام کرنے کا سوچا جاتا ہے۔ خدارا کچھ تو خیال کیجئے! شب جمعہ مانگنے کے لمحات ہیں، یہ رحمتیں اور برکتیں لوٹنے والی رات ہے، حدیث پاک کے مطابق جمعہ کو ہر گھنٹے میں 6 لاکھ گنہگار جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں۔ حساب لگایا جائے تو 24 گھنٹوں میں 1 کروڑ 44 لاکھ گنہگار جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں، اگر دوزخ سے آزاد ہونا ہے تو اس دن خوب عبادت کرنی ہے، خوب دعائیں اور التجائیں کرنی ہیں، جمعہ کی دن نافرمانی کرکے اللہ کے غضب کو دعوت نہ دی جائے۔ عقلمندی اور سمجھداری کا مظاہرہ کیجئے، سارا ہفتہ ہی گناہوں سے بچیں مگر جمعہ کے دن زیادہ ڈریں اور خود کو زیادہ سے زیادہ عبادت میں مصروف رکھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربیع الاول عاشقوں کا مہینہ ہے یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کا عاشقانِ رسول ہمیشہ انتظار کرتے ہیں، شاعر لکھتے ہیں:

خوشیاں دا ویلا آگیا غم دور ہوگئے
رحمت لٹاون نبیاں دے سردار آگئے
سارے گناہگاراں دی اج عید ہو گئی
رب دے پیارے امت دے غم خوار آگئے

ربیع الاول مبارک مہینہ

ربیع الاول وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اس ہستی نے جلوہ فرمایا کہ جس کی وجہ سے

یہ کائنات بنی ہے، حدیث قدسی میں رب ارشاد فرماتا ہے: لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا(1) اے محبوب اگر میں تجھے نہ بناتا تو کائنات نہ بناتا۔ اللہ اکبر! اگر حضور نہ ہوتے تو یہ چاند وسورج، زمین و آسمان کچھ بھی نہ ہوتا۔ نہ میں ہوتا اور نہ ہی آپ ہوتے۔ بریلی کے تاجدار کا کمال یہ ہے کہ جب بھی قلم اٹھاتے ہیں یا تو کسی قرآنی آیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں یا کوئی حدیث مراد ہوتی ہے، اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وجہ تخلیق کائنات کہا گیا ہے کیونکہ آپ کی وجہ سے تو ساری کائنات بنی ہے (Because of you, the entire universe was created) برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر | کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

عالم نے رنگ بدلا

نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پہلے اس کائنات میں جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا، لوگ اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر رہے تھے، کعبے میں 360 بت رکھے ہوتے تھے، آج مسلمان کعبہ کا طواف آنسوؤں اور اشکوں کی برسات کے ساتھ کرتے ہیں ایک وہ زمانہ تھا جب کفار ننگے بدن تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہوئے طواف کرتے تھے، کعبے کی عزت بحال کرنے والا، انسانیت کو وقار دینے والا، صحیح راستہ دکھانے والا، روشنی کی کرن لانے والا،

1... تاریخ دمشق، 3/518۔

آپ کے اور میرے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔ جب حضور تشریف لائے تو گویا کائنات کی تقدیر ہی بدل گئی۔

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا | عالم نے رنگ بدلہ صبح شب ولادت

کائنات کی قسمت جاگی

حضور کے آنے سے اس دھرتی کی قسمت جاگ اٹھی اور سسکتی ہوئی انسانیت کو ایک نئی زندگی ملی، بلا تشبیہ و بلا تمثیل اجتماع میں کئی لوگ موجود ہوتے ہیں، خدا اور رسول سے محبت کرنے والے ہیں، علماء کا ادب بھی کرتے ہیں، بیان سننے کا بھی شوق ہے ایسے لوگوں میں بیان کرنا کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ ایسی جگہ جانا جہاں ہر طرف جہالت ہی جہالت ہو، کوئی کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہ ہو، بتوں کی پوجا کی جاتی ہو، اسلام اور خدا کی بات سننا کسی کو پسند نہ ہو۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے دور میں تشریف لائے، اس قوم میں مختلف قسم کی برائیاں ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایسی قوم کو اسلام کی دعوت دی اور انہیں مکمل تبدیل کر دیا کسی کو صدیق اکبر بنایا، کسی کو فاروق کا لقب ملا، کوئی عثمان غنی سے پہچانا گیا اور جس کی بچپن سے گود میں پرورش کی اسے مولیٰ علی بنا دیا۔

عظیم ہستی کا بڑا انقلاب

ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا کی وہ عظیم ہستی ہیں جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی کیونکہ لوگ آپ کی جان لینے آتے مگر جلوہ مصطفیٰ دیکھنے کے بعد جان دینے والے بن جاتے، کوئی آپ کو گرفتار کرنے کی غرض سے آتا تو حضور کے عشق میں خود ہی

گرفتار ہو جاتا۔ پہلے کہتا چھوڑوں گا نہیں اور بعد میں عرض گزار ہوتا آقا آپ کا در نہیں چھوڑوں گا۔ یہی تو انقلاب ہے(This is the revolution)اور یہ انقلاب کائنات کی عظیم ہستی کی برکت سے آیا۔

1400 سال گزرنے کے بعد بھی آپ کی برکتوں کا سلسلہ جاری ہے ، حضور کی سیرت آج بھی لکھی جارہی ہے، آپ کی برکات کو بیان کیا جارہاہے مگر آپ کی بات ختم ہی نہیں ہورہی۔ شاعر کہتا ہے:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
دلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے
جو دیکھے سبھی ان کے قدموں میں پڑے دیکھے
ارباب نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا
بندے تو بہت مل جائیں گے پر آقا نہ ملے گا
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانیٔ محمد
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جب بھی شان اوصاف، خصاص سنتے یا پڑھتے ہیں تو فخر ہونے لگتا ہے کہ یا اللہ! تیری مہربانی کہ تونے ایسے نبی کا امتی بنایا۔ مجھے ایسے آقا کا غلام بنایا یہی شرف کافی ہے کہ ہم حضور کے امتی ہیں، جو رب کے حبیب ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شجرہ نسب ، آپ کے آباو اجداد کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے۔

حضور کا شجرۂ نسب

شجرہ نسب والد کی طرف سے: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن مضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مدر بن نزار بن معد اور بن عدنان۔ (1)

شجرہ نسب والدہ ماجدہ کی طرف سے: محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب اور بن مرہ۔ (2)

نبی کریم کے والدین حضرت عبد اللہ اور بی بی آمنہ کا شجرہ کلاب بن مرہ پر جاکر مل جاتا ہے پھر دونوں کا شجرہ نسب حضرت عدنان تک پہنچتا ہے۔ جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جتنے بھی آباو اجداد ہیں سب ایمان والے، پاک وصاف، نیک و پرہیز گار تھے اور حضور کا نور پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا آیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ اللہ پاک نے حضور کو ہر معاملے میں بہتر اور برتر بنایا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سب اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی | دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ہے

سب سے بہتر خاندان

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خاندان ہر لحاظ سے دنیا کے تمام خاندانوں سے

---

1 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 2/573۔

2 . . . السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص48۔

اشرف و اعلیٰ تھا یہ ایسی حقیقت تھی جسے پیارے آقا کے بدترین دشمن بھی مانتے تھے، حالانکہ دشمنوں کا کام منفی بات تلاش کرنا ہوتا ہے اور کفار تو ہمیشہ یہی چاہتے تھے کہ ہمیں کوئی ایسی بات ملے جس سے معاذ اللہ حضور کی شان گھٹائی جاسکے مگر خاندانی شرافت و عظمت پر جب بات آئی تو انہوں نے بھی اس چیز کو تسلیم کیا چنانچہ

اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت ابوسفیان نے بادشاہ روم کے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کیا کہ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ(1) یعنی ہمارے درمیان وہ "عالی خاندان" میں سے ہیں۔

نبی کریم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے "کنانہ" کو برگزیدہ بنایا اور "کنانہ" میں سے "قریش" کو چنا اور "قریش" میں سے "بنی ہاشم" کو منتخب فرمایا اور "بنی ہاشم" میں سے مجھ کو چن لیا۔(2)

امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

پیارے اسلامی بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے خاندان کے متعلق ہمیں معلومات ہونی چاہیئے، لوگوں کو اپنی خاندانی معلومات بھی تو ہوتی ہے میں فلاں خاندان سے ہوں، میرے دادا یہ تھے، میرے پردادا "وہ" تھے، پورے خاندان کی تفصیل ہوتی ہے تو جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے ان کا بھی نسب نامہ معلوم ہونا چاہیئے، ان کے

1... بخاری، کتاب بدء الوحی، 1/10، حدیث: 7۔

2... مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص 1249، حدیث: 2276۔

خاندان کا علم ہوگا تو دل و جان سے مزید عزت و احترام بڑھے گا۔

رسول اللہ "قریشی" ہیں

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے خاندانِ نبوت میں سبھی حضرات اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے بڑے نامی گرامی ہیں مگر چند ہستیاں ایسی ہیں جو آسمان فضل و کمال پر چاندبن کر چمکے۔ ان باکمالوں میں سے "فِہر بن مالک" بھی ہیں ان کا لقب "قریش" ہے اور انہی کی اولاد "قریشی" کہلاتی ہے۔

قریش کہنے کی وجہ

عربی میں "قریش" ایک سمندری جانور کا نام ہے، وہ جانور بہت طاقتور ہے اور سمندر کے چھوٹے جانوروں کھاجاتا ہے اور یہ سمندر کے تمام جانوروں پر ہمیشہ حاوی رہتا ہے کبھی بھی پست نہیں ہوتا چونکہ "فہر بن مالک" اپنی شجاعت، بہادری اور طاقت میں تمام اہل عرب پر غالب رہے اس لئے عرب والے انہیں "قریش" کے لقب سے پکارتے تھے۔⁽¹⁾

نبی پاک کے امتیو! غور کیجئے کہ جان عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے والدین کا سلسلہ نسب "فہر بن مالک" سے ملتا ہے، اسی لئے ماں باپ دونوں کی طرف سے آپ "قریشی" کہلاتے ہیں۔

تاجدار انبیاء "ہاشمی" ہیں

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پردادا "ہاشم" تھے، انتہائی بہادر، بے حد سخی، اعلی درجے کے مہمان نواز تھے۔ آپ کی مہمان نوازی کا عالم یہ تھا کہ

1... شرح زرقانی علی المواھب، 1/ 144۔

ایک سال عرب میں قحط پڑ گیا لوگ دانے دانے کو محتاج ہو گئے، حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے ملکِ شام خشک روٹیاں خریدیں اور جب حاجی حج کرنے آئے تو روٹیوں کا چورا کیا اور اونٹ کے گوشت کے شوربے میں ملایا، ثرید بنایا اور حاجیوں میں بانٹنا شروع کر دیا، اس دن سے لوگ انہیں "ہاشم" کہتے ہیں۔ ہاشم کا مطلب **روٹیوں کو چورا کرنے والا** ہوتا ہے۔ (1)

حضرت عبد المطلب

رسول اللہ کے دادا جان کا نام عبد المطلب ہے، ان کا اصلی نام "شیبہ" ہے، یہ بڑے نیک، پارسا عابد و زاہد تھے، غار حرا میں کھانا پانی لے جاتے اور کئی کئی دن تک عبادت الٰہی میں مصروف رہتے، رمضان شریف کے مہینے میں غار حرا میں بھی ذکر الٰہی اور یاد خدا میں گوشہ نشین رہتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نورِ نبوت ان کی پیشانی میں چمکتا اور ان کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی، مکہ والوں پر جب کوئی مصیبت آتی تو آپ کے وسیلہ سے دعا مانگتے تو ان کی دعا قبول ہو جاتی تھی۔ (2)

حضور کے والد ماجد

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے والد ماجد کا نام حضرت عبد اللہ ہے، آپ کی پیشانی میں نور محمدی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ جلوہ گر تھا اس لئے حسن و خوبی کے پیکر اور جمالِ صورت و کمال سیرت کے آئینہ دار اور عفت و پارسائی میں بے مثال و بے

1... مدارج النبوۃ، 2/8،
شرح الزرقانی علی المواھب، 1/138۔
2... شرح الزرقانی علی المواھب، 1/136۔

نظیر تھے۔ قبیلۂ قریش کی تمام حسین عورتیں ان کے حسن و جمال پر فریفتہ اور ان سے شادی کی خواستگار تھیں۔

حضرت عبد المطلب کو اپنے لختِ جگر کے لئے ایک ایسی لڑکی کی تلاش تھی جو حسن و جمال کے ساتھ ساتھ حسب و نسب کی شرافت اور عفت و پارسائی میں بھی ممتاز ہو۔ ایک دن بی بی آمنہ کے والد وہب بن مناف نے حضرت عبد اللہ کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا، حضرت عبد المطلب کو آپ کے لئے جس طرح کی نیک لڑکی پسند تھی وہ تمام کی تمام خوبیاں بی بی آمنہ میں موجود تھیں چنانچہ 24 سال کی عمر میں حضرت عبد اللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے ہو گیا۔ (1)

ولادت سے پہلے واقعات

سورج کے نکلنے سے پہلے ستارے غائب ہونا شروع ہو جاتے ہیں، رات 12 بجے تارے صاف نظر آتے ہیں مگر 3 یا 4 بجے ستارے غائب ہونے لگ جاتے ہیں کیونکہ اب سورج کی آمد ہونے والی ہے۔ اسی طرح آفتابِ رسالت کے طلوع کا زمانہ آرہا تھا، اطرافِ عالم میں عجیب و غریب واقعات رونما ہونے لگے، جو ساری کائنات کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر یہ بتا رہے تھے کہ اب رسالت کا آفتاب طلوع ہونے والا ہے۔ ان میں سے چند بڑے واقعات یہ ہیں:

✿ اصحابِ فیل کو نیست و نابود کرنا ✿ زبردست بارش کا ہونا ✿ بارش کے بعد عرب میں سبزہ اور ہریالی کا اُگنا ✿ خشک سالی کا دور ہونا ✿ خوشحالی کا راج ہونا ✿ مجوسیوں کی ہزار سال سے جلتی آگ کا بجھ جانا، یہ وہ آگ تھی جس پر مجوسیوں کو فخر تھا کہ اس آگ کو ہم

1... مدارج النبوۃ، 2/13۔

نے ہزار سال تک بجھنے نہیں دیا ✿ کسریٰ کے محل میں زلزلہ آنا ✿ ”ہمدان“ اور ”قم“ کے درمیان 6 میل لمبے چوڑے ”بحرۂ ساوہ“ کا ایک دم خشک ہو جانا ✿ شام اور کوفہ کے درمیان وادی "سماوہ" کی خشک ندی کا اچانک جاری ہو جانا۔(1) ان تمام واقعات سے کائنات کو یہ خوشخبری دی جا رہی تھی کہ

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

سرکار کی آمد مرحبا ۔ آقا کی آمد مرحبا
حضور کی آمد مرحبا ۔ پرنور کی آمد مرحبا
اول کی آمد مرحبا ۔ آخر کی آمد مرحبا
پیارے کی آمد مرحبا ۔ سرور کی آمد مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

ولادت اور صبح صادق

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 12 ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء کو صبح صادق کے وقت دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ عام طور پر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے صفائی ستھرائی کی ضرورت ہوتی ہے مگر جب حضور پیدا ہوئے تو ایک دم صاف ستھرے، خوشبوؤں سے معطر، ناف بریدہ (ناف کٹی) اور ختنہ شدہ تھے۔ صبح صادق کے وقت پیدائش میں علما یہ حکمت بیان فرماتے ہیں: اگر رات کے وقت پیدائش ہوتی تو دن محروم رہ جاتا اور دن

1... المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 1/218۔

میں ولادت ہوتی تورات محروم رہ جاتی، صبح صادق ایسا وقت ہے جس میں رات جارہی ہوتی ہے اور صبح آرہی ہوتی ہے۔

خاندان نے خوشی منائی

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیدائش سے 6 ماہ پہلے آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کا انتقال ہو چکا تھا مگر اس کے باوجود حضور کی پیدائش پر خوشیاں منائی گئیں چنانچہ آپ کے دادا حضرت عبد المطلب کو پوتے کی خبر دی گئی، آپ اس وقت طوافِ خانہ کعبہ میں مصروف تھے، خوشی خوشی گھر تشریف لائے، اپنے پوتے کو سینے سے لگایا اور پیار کیا پھر کعبہ میں لے جاکر خیر وبرکت کی دعا مانگی اور "محمد" نام رکھا۔ (1)

ابولہب اور جشنِ ولادت

ابولہب یہ جان عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چچا اور سخت ترین دشمن تھا، اس کی مذمت میں قرآن کریم کی پوری سورت "لہب" نازل ہوئی، جب اسے خبر دی گئی ہے کہ تمہارے بھائی عبد اللہ کے بیٹا پیدا ہوا ہے اس نے خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو شہادت کی انگلی کے اشارہ سے آزاد کر دیا کیونکہ حضرت ثویبہ ہی نے ابولہب کو خوشخبری سنائی تھی، حضور انور کے اعلان نبوت کے بعد تک ابولہب زندہ رہا مگر اس کی زندگی نبی پاک اور اسلام کی دشمنی میں گزرتی گئی، جب ابولہب مرا تو گھر والوں نے خواب میں دیکھ کر پوچھا تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ابولہب نے کہا: جب سے تم لوگوں سے جدا ہوا ہوں قبر میں میرا برا حال ہے مگر اس انگلی سے مجھے کچھ راحت دی جاتی ہے جس انگلی سے میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو

1… المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، 1 / 232۔

محمد بن عبد اللہ کی ولادت پر خوشی منانے کے لئے آزاد کیا تھا۔ (1)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں بڑی پیاری بات عطا فرمائی، آپ فرماتے ہیں: یہ میلاد کرنے والوں کے لئے سند ہے، جب ابولہب جیسے کافر کو ولادت مصطفٰی پر خوشی منانے پر جزا دی گئی تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور کی محبت میں بڑھ چڑھ کر خوشی مناتا اور اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! ابولہب نے سرکار کی خوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کیا تھا بلکہ اپنے بھتیجے کی خوشی میں کیا تھا پھر بھی اسے عذاب قبر میں تخفیف دی جارہی ہے، ذرا اس شخص کے بارے میں سوچئے جو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنا آقا و مولیٰ جانے، اپنا نبی جان کر گھر کو سجائے، لائٹیں لگائے، خوشی منائے، صدقہ و خیرات کرے، غریبوں کی مدد کرے اسے تو ضرور بالضرور برکتیں ملیں گی کیونکہ ایک سخت کافر راحت پاسکتا ہے تو ایک امتی کیونکر چین و سکون میں نہ ہوگا۔ مفتی احمد یار نعیمی فرماتے ہیں:

شب ولادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان و مال قرباں
ابولہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں

وہ لوگ جن کی عالَمِ دنیا پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ عرب ہو یا افریقہ، بر اعظم امریکا ہو یا ایشیاء ہر جگہ نبی کا میلاد منایا جاتا ہے سارے جہاں میں خوشیوں کا سماں ہوتا ہے ہر زبان والا حضور کے گیت گاتا ہے۔

1... بخاری، کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعنکم، 3/432، حدیث: 5101۔

2... مدارج النبوۃ، 2/19۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

پیر کے دن میں حکمت

جمعہ کا دن مبارک اور افضل ہے، ولادت مصطفیٰ پیر کے دن ہونے میں کیا حکمت ہے ؟علما فرماتے ہیں: اگر جمعہ کے دن پیدا ہوتے اور کوئی جمعہ کی دن تعظیم کرتا تو لوگ کہتے جمعہ تو پہلے ہی تعظیم والا تھا، اس لئے الگ سے دن رکھا تا کہ اس دن کی تعظیم کی جائے۔ جمعہ حقیقت میں بڑا دن ہے، رحمتوں، برکتوں اور گنہگاروں کی بخشش و مغفرت والا دن ہے مگر پیر شریف کے متعلق امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لیے | مجرمو آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو

ہر ہفتے جشن میلاد

لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ میلاد کیوں مناتے ہو؟ بارہویں کا دن کیوں مناتے ہو؟ عاشقان رسول تو ربیع الاول میں میلاد مناتے ہیں مگر عاشقوں کے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہر ہفتے اپنا میلاد منایا کرتے تھے چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: حضور آپ ہر پیر کو روزہ رکھتے ہیں: نبی کریم نے فرمایا: میں پیر کے دن ہی پیدا ہوا ہوں۔(1)

اللہ کریم، ہمیں مدینہ لے کر جائے، آج بھی اہل مدینہ پیر کے دن روزہ رکھتے ہیں،

---

(1)... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر... الخ، ص591، حدیث:1162۔

مسجد نبوی میں دستر خوان بچھتا ہے، شیخ طریقت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی شخصیت پر قربان جایئے۔ آپ نے دعوت اسلامی والوں کو "نیک بننے کا رسالہ" عطا فرمایا ہے جس میں پیر شریف کو روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، دعوت اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ہر پیر کو روزہ رکھ کر گویا نبی پاک کی سنت پر عمل بھی کرتے ہیں اور میلاد بھی مناتے ہیں۔

جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے
تب تلک جشن ولادت ہم مناتے جائیں گے

میلاد منایئے مگر احتیاط بھی کیجئے

ان شاء اللہ ! ہم میلاد منائیں گے، اپنے گھروں کو جھنڈوں اور لائٹوں سے سجائیں گے، اگر کوئی رات کو گلی سے گزرے تو گھر کو جگمگاتا دیکھ کر معلوم ہو جائے کہ یہ عاشق رسول کا گھر ہے، اور دن میں جھنڈوں کو دیکھ کر سمجھ جائے کہ عاشق میلاد کا گھر ہے۔ اللہ پاک شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کو سلامت رکھے، ساری دنیا کو میلاد منانے کا نیا جذبہ عطا کیا اور یہ بھی سکھایا کہ میلاد کس طرح سے منانا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"جھنڈے، لائٹیں ضرور لگایئے، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعتوں کا خوب چرچہ کیجئے مگر کسی کو تکلیف مت دیجئے، حقوق العباد کا خاص خیال رکھئے، روڈ بند مت کیجئے، گلیوں میں اسپیکر لگا کر محفل مت کیجئے ورنہ بیمار، بوڑھا اور بچہ سو نہیں سکے گا۔" ہم جن کا میلاد مناتے ہیں وہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو جانوروں پر بھی رحم فرمایا کرتے تھے لہٰذا

میلاد دھوم دھام سے منائیے مگر حقوق العباد کا خیال ضرور رکھئے۔

چراغاں اور بجلی کی چوری

ربیع الاول پر گھر، گلی محلوں کو سجانے والے بجلی کا بل ادا کرتے ہیں، جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان سے گزارش ہے کہ بجلی چوری کرکے لائٹنگ مت کیجئے، چوری کرکے لائٹنگ کا کیا فائدہ ہے؟ نہ تو یہ اسلام کی تعلیمات ہے اور نہ ہی میلاد والے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا ہے، اگر پیسے نہیں ہیں تو کم لائٹنگ کرلیجئے، کم چراغاں کرلیجئے مگر بل ادا کیجئے اور سرکار کا میلاد شریعت کے تقاضوں کے مطابق منائیے۔

12 ربیع الاول تو عیدوں کی عید ہے کیونکہ اس دن کے صدقے میں ہی ساری عیدیں نصیب ہوئی ہیں، لہذا نیت کیجئے اس دن سفید لباس پہنیں گے کیونکہ سفید لباس حضور کو پسند تھا، جب ظاہر کو ستھرا کریں گے تو کوشش کیجئے اپنے باطن کو بھی سجالیجئے۔

ہمیں جان و دل سے پیارا مدینہ

آقا نے مدینہ کیوں اختیار فرمایا؟ حالانکہ مکہ آپ کا اور آپ کے آباو اجداد کا وطن تھا، مکہ میں ہی خانہ کعبہ ہے مکہ کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے اور حضور کا روضہ انور بھی مکہ میں ہی ہو جاتا جبکہ ایسا نہیں ہوا اگر حضور کا روضہ اقدس مکہ میں ہوتا تو کوئی یہ کہہ دیتا ہے ہم کعبے کی زیارت کو آئے ہیں تو ضمناً روضہ رسول پر بھی چلیں جائیں گے اور یہ اللہ پاک کو منظور نہ ہوا، رب کی رضا یہی ہے کہ محبوب کی بارگاہ میں حاضری کا سفر علیحدہ سے کیا جائے۔

حضور کی مدینہ منورہ کے لئے دعائیں

جانِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جب تک مدینہ تشریف نہیں لائے تھے تو مدینہ عجیب و

غریب تھا، اس کی ہواؤں میں بیماریاں تھیں، لوگ جاتے تو بیمار ہوجاتے تھے، جب نبی پاک مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ یا اللہ! مدینے سے ایسی محبت دے جیسی مکہ سے محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ محبت دے، وَصَحِّحْھَا مدینہ کو صحت بخش بنادے، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا⁽¹⁾ یا اللہ اس کے مد اور صاع میں برکت دے، وَفِي ثِمَارِنَا⁽²⁾ یا اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے۔

مدینہ سے عشق کرنے والو! آج مدینہ کیسا ہوگیا جبکہ آقا کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ جانے والا بیمار ہوجاتا تھا مگر آج بیمار کو مدینہ لے جاؤ اسے شفا مل جاتی ہے، پہلے مدینہ کی ہوا میں بیماری تھی، نبی پاک کا قدم لگا مدینے کا غبار بھی شفا ہوگیا۔ مولانا حسن رضا خان فرماتے ہیں:

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے

وہ بیمار جس نے دنیا بھر کے اسپتال گھوم لئے، علاج کروالیا مگر آرام نہیں آرہا اسے آخر میں مدینہ لے آؤ شفا مل جائے گی، نبی کے در سے گناہوں کی بھی شفا ملتی ہے اور جسمانی بیماریوں کو بھی شفا دیتا ہے۔

حضور کی سیرت پڑھئے

نبی پاک کی سیرت سے متعلق صرف چند باتیں گوش گزار کی ہیں، پڑھ کر انتہائی

---

1 ... بخاری، کتاب المناقب الانصار، باب مقدم النبی واصحابہ المدینہ، 2/601، حدیث: 3926۔
2 ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ودعاء... الخ، ص906، حدیث: 3334۔

لطف و سرور حاصل ہو گا، ایک امتی ہونے کے ناطے ہمیں حضور کے بارے میں معلومات ہونی چاہیئے، زندگی میں کم سے کم ایک بار تو حضور کی مکمل سیرت پڑھ لیجئے، مرنے سے پہلے ایک بار تو جان لیجئے کہ میں جس کا امتی ہوں ان کی زندگی میں کیا کیا ہوا؟ ان کی عادتیں کیسی تھیں؟ وہ کیسے نظر آتے تھے؟ ان کی گفتار کیسی تھی ان کا کردار کیسا تھا؟ وہ کیسے اخلاق کے مالک تھے؟ ان کی زندگی میں کیسی تکلیفیں اور پریشانیاں آئیں؟ اگر ہم ہی نہیں جانیں گے تو کون جانے گا؟؟؟؟

دعوتِ اسلامی اور کتب سیرت

الحمدللہ! دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سیرت پر تین کتب شائع کی ہیں:

✿... سیرت مصطفیٰ۔

✿... سیرت رسول عربی۔

✿... آخری نبی کی پیاری سیرت۔

یہ تینوں کتب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہیں، اگر آپ خرید نہیں سکتے تو اسے دعوت اسلامی کی ویب سائٹ سے سے ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں، دعوت اسلامی کو پیسے نہیں چاہیئے، دعوت اسلامی علم سکھانا چاہتی ہے، نبی پاک کی سیرت دل میں اتارنا چاہتی ہے کیونکہ اگر سیرت مصطفیٰ دل پر نقش ہو گئی تو ایک نیک معاشرہ وجود میں آجائے گا۔

تربیت اولاد کی فکر کیجئے

ہمیں اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا ہو گا، یہ ہمارے لئے آخرت کا بہت بڑا خزانہ ہیں، جن کی اولاد نیک ہوتی ہے وہ قابل رشک والدین ہوتے ہیں اور جو اپنی اولاد کی اچھی

تربیت نہیں کرتے وہی اولاد ان کی سزا کا باعث بن سکتی ہے۔ اللہ کریم کے معصوم انبیائے کرام اپنے رب سے اچھی اولاد کے لئے دعا کیا کرتے تھے، بہت ہی مشہور دعا ہے جسے ہر نماز میں پڑھتے ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو اس مطلب ذہن میں نہیں ہوتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب کے حضور یہ دعا مانگی:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

(پ:13، ابراہیم:40)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا میں عرض کی: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ ”اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ۔“ پھر اپنی اولاد کے لئے دعا مانگی: وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ”کچھ میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا رکھ“۔

نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے

جب آدمی کا انتقال ہو جاتا ہے تو 3 اعمال کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں:

نہ میرے ساتھ گاڑی جائے گی، نہ میرا بنگلہ جائے گا، نہ ہی میرا کوئی عہدہ یا منصب قبر میں جائے گا، عرب پتی کو بھی لٹھے کا کفن اور دو گز کی قبر ہی دی جاتی ہے، قبر میں 500 گز کا پلاٹ نہیں ہوتا، نہ ہی قبر میں کوئی جیب ہوتی ہے اور نہ ہی تجوری۔

جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا وہ تین کام یہ ہیں:

(1)صدقہ جاریہ: انسان دنیا میں ایسا کام کر جائے جو بس چلتے رہیں مثلاً مسجد یا مدرسہ بنانے والے، مسلمانوں کے لئے کنواں کھودنے والے، ایسے کام جو امت کی خیر و بھلائی کے ہوں اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

(2)وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے: بیشک وہ علماء بڑے خوش نصیب ہیں جو قرآن پاک کی تفاسیر یا دینی کتابیں لکھتے ہیں یا ایسے طالب علم چھوڑ جاتے ہیں جو علم کی روشنی پھیلاتے ہیں۔

(3)**نیک اولاد:**(1) جو مرنے کے بعد اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب بنتی ہے، ان کے لئے دعائیں کرتی ہے، خوب ایصال ثواب کرتی ہے۔

نیک اولاد کی برکت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرے، آپ نے دیکھا اس قبر میں عذاب ہو رہا ہے، آپ اللہ پاک کے نبی تھے اور نبی قبر کے حالات دیکھ لیتے ہیں، کچھ دنوں بعد آپ کا وہاں سے دوبارہ گزر ہوا تو دیکھا تو اس قبر پر نور کی بارش ہو رہی ہے، اللہ پاک سے عرض کی: یا اللہ یہ کیا ماجرہ ہے؟ کچھ دن پہلے اسے سزا دی جا رہی تھی اور اب اسے جزا دی جا رہی ہے، اللہ پاک نے فرمایا: اے عیسیٰ! یہ بندہ بڑا گنہگار تھا، میری بہت زیادہ نافرمانی کرتا تھا، قبر میں پہنچا تو قبر میں گناہوں کے سبب اس پر عذاب ہونے لگا۔ مرنے سے پہلے اس کی بیوی حاملہ (pregnant) تھی، اس کی بیوی نے بیٹے کو جنم دیا، وہ بیٹا کچھ بڑا ہوا، مدرسہ میں گیا، استاد نے بچے سے کہا: پڑھو بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ اے عیسیٰ! مجھے حیا

1... مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان۔۔۔ الخ، ص963، حدیث: 4223۔

آئی کہ میں اس کے والد کو زمین کے اندر عذاب دوں کہ جس کا بیٹا زمین کے اوپر مجھے رحمن اور رحیم کے نام سے پکار رہا ہے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی یہ شان کریمی ہے کہ نیکی بیٹا کرتا ہے اور باپ کو قبر میں اجر ملتا ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی! کیا ہم اپنی اولاد کی ایسی تربیت کر رہے ہیں؟ آج لوگ بتاتے ہوئے بہت فخر اور خوشی محسوس کرتے ہیں کہ میرا بیٹا فر فر انگریزی بولتا ہے، کمپیوٹر میں اس نے ڈگریاں حاصل کی ہیں، سافٹ ویئر انجینئر ہے، میرا لیپ ٹاپ ٹھیک کر دیتا ہے، یہ دنیاوی تعلیم ہے مگر دنیاوی تعلیم دلوانے میں دینی تعلیم سے دور مت کیجئے، کیا مرنے کے بعد فیس بک، گوگل، انسٹا گرام یا ٹک ٹاک کھول کر ایصال ثواب کرے گا یا قرآن پڑھ کر؟ اگر ہمارے بچے کو قرآن پڑھنا آتا ہو گا تو ہمیں ایصال ثواب کرے گا، ہم نے اپنے بچے کو نمازی بنایا ہو گا تو وہ ہر نماز کے بعد ہمارے لئے دعا کرے گا، آج مسلم ممالک میں رہنے والے دین سے دور ہیں اور غیر مسلم ممالک کا تو اس سے بھی برا حال ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ بیرون ملک کے دو واقعات بتاتا ہوں۔

بد نصیب اولاد

دعوت اسلامی کے مدنی قافلے کے شرکا کو بیرون ملک میں کسی نے واقعہ بتایا: وہاں کسی کے والد کا انتقال ہوا تو بیٹے نے اپنے دوستوں کو کہا جلدی سے لکڑیاں لے کر آجاؤ، دوستوں نے کہا: ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟ لڑکے نے کہا: میں نے تو فلموں میں ایسا ہی دیکھا ہے کہ مرنے والی کی چتا کو آگ لگائی جاتی ہے، اسی لئے لکڑیاں منگوا رہا ہوں۔ غور کیجئے! اس کے والد نے کبھی بیٹے کو جنازے میں لے کر ہی نہیں گیا ہو گا کہ میت کو کیسے

1... تفسیر کبیر، 1/155۔

دفن کیا جاتا ہے؟

باپ کی میت جلادی

برطانیہ (U.K) میں دو بھائی رہتے تھے، بڑا بھائی کام سے کسی دوسرے شہر چلا گیا، بیمار والد کا اچانک انتقال ہو گیا، چھوٹے بھائی نے گوگل پر سرچ کیا کیونکہ آج کل تو ویسے بھی جو چیز سرچ کرنی ہوتی ہے وہ گوگل سے معلومات لے لی جاتی ہے چاہے وہ معلومات صحیح ہو یا غلط۔ چھوٹے بھائی نے بھی اسی طرح سرچ کیا تو اس کے پاس کئی طرح کے آپشن آئے، اس نے سب سے سستے والا پسند کیا اور والد صاحب کی میت آخری رسومات کے لئے ان کے حوالے کر دی۔ دو دن بعد بڑا بھائی آیا، والد صاحب کے بارے میں پوچھا تو بتایا انتقال ہو گیا پھر تجہیز و تکفین کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: میں نے والد صاحب کی آخری رسومات کی ادائیگی بھی کروادی اور بہت سے پیسے بھی بچا لئے۔ جب بڑے بھائی نے سرچ کیا تو معلوم ہوا کہ جو والد کی میت کو لے کر گئے وہ مسلمان کا نہیں تھا بلکہ اس مذہب والوں کا تھا جس میں میت کو جلا دیا جاتا ہے۔ بیٹے نے والد کی میت کو جلوا دیا۔

بیٹے کا قصور ضرور ہے مگر والد نے بھی تو علمِ دین سے دور رکھا ہو گا، والد نے اپنے بچوں کو کب سکھایا تھا جنازہ کیسے پڑھا جاتا ہے؟ میت کو غسل کس طرح دیا جاتا ہے؟ کفن دینے کا ثواب کتنا ہے؟ کندھا دینے کی کیا فضیلت ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اولاد ہی ہمارا سرمایہ ہے، مرنے کے بعد اولاد ہی ماں باپ کے کام آتی ہے، آج اولاد کے سارے لاڈ پیار اور نخرے پورے کئے جاتے ہیں، لاڈ پیار اور نخرے اٹھانے چاہئے بلکہ حدیثوں میں اولاد پر خرچ کرنے کا ثواب آیا ہے مگر اس لاڈ پیار میں بچوں کو دین سے اتنا دور مت کیجئے کہ آپ کے مرنے کے بعد جنازہ تک نہ پڑھ

سکیں کیونکہ ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں کہ باپ کا جنازہ گھر میں پڑا ہے اور بیٹا غسل دینے والوں کو ڈھونڈ رہا ہوتا ہے، کفن دینے والے کو تلاش کیا جاتا ہے حالانکہ میت کا حق ہے اس کا بیٹا اس کو غسل دے، بیٹا کفن دے اور جنازہ پڑھائے۔

غور کیجئے! کیا اولاد کی ایسی تربیت کی ہے کہ وہ مرنے کے بعد مجھے غسل دے سکے، افسوس صد کروڑ افسوس! آج کے بچوں کو خود کو غسل کرنا نہیں آتا وہ ہماری میت کو کیسے غسل دیں گے؟ بچوں کو جنازہ کی دعا یاد نہیں تو ہمارا جنازہ کیسے پڑھائیں گے؟ دین کے علاوہ بچوں کو کمپیوٹر کی معلومات ہے، سائنس اور حساب کے سب فارمولے یاد ہیں؟ اسلام تعلیم کے خلاف نہیں ہے، شریعت کے مطابق اچھی تعلیم دلوایئے مگر دین کی تعلیم بھی بے حد ضروری ہے۔

بچوں کا امتحان لیجئے

اپنے گھر والوں کو بٹھا کر چھوٹا سا ٹیسٹ لیجئے، بچوں کو پین پیپر دیدیجئے اور بچوں سے بولیں کہ اس پر گلوکاروں (Singers) کے نام لکھئے، چیک کیجئے وہ کتنے نام لکھتا ہے، پھر دوسرا صفحہ دیجئے اس پر اداکاروں (Actors) کے نام لکھوایئے، پھر پیج دیجئے اور اسپورٹس مین کے نام لکھوایئے، پھر مشہور لوگوں کے نام لکھوایئے، اب نبیوں کے نام لکھوایئے اور چیک کیجئے کتنے نبیوں کے نام یاد ہیں؟ پھر صحابہ کرام کے نام لکھوایئے اور یہ بھی دیکھئے کہ کتنوں کے نام آتے ہیں، اولیائے کرام کے نام بھی لکھوالیجئے یہ معلوم ہو جائے گا کہ بچوں کو کتنے ولیوں کے نام آتے ہیں؟ اس ٹیسٹ کے بعد آپ کو چند ہی منٹوں میں احساس ہو جائے گا کہ ہماری فیملی اسلام اور دین سے کتنی دور ہے۔

خدارا! اپنی فیملی کو دین سے دور مت کیجئے، مرنے کے بعد ہم نے پیارے آقا صلی اللہ

علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت میں اٹھنا ہے، نبی رحمت نے ہی ہماری شفاعت کرنی ہے، اگر قیامت کے دن رسول اللہ نے سوال کرلیا کہ تمہیں میرے گھر والوں کے نام بھی یاد نہیں تھے، لوگوں کو اپنے خاندان تک کی معلومات ہوتی ہے مگر اپنے نبی کے بارے میں نہیں پتا، آج ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہمیں نبی کی سنتوں کا بھی علم نہیں ہے۔

ربیع الاول کا مہینہ ہمیں جوڑنے اور قریب کرنے کے لئے آتا ہے، آیئے! ایک بار پھر سرکار کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی نیت کرلیجئے، ہم ربیع الاول میں گھر کو تو سجاتے ہیں اس بار خود کو بھی سنوارنے کا ذہن بنالیجئے، چہرے پر داڑھی سجا کر میلا منایئے، اپنا لباس سجا کر میلاد کی دھوم مچایئے، پانچ وقت نماز کی پابندی کیجئے، جھوٹ سے توبہ کرکے سچ بولنا شروع کردیجئے، میلاد کی خوشی میں سب غلط کاموں سے توبہ کرلیجئے۔ حرام روزی سے توبہ کرکے حلال روزی کمایئے۔

ربیع الاول اور تحفہ

میلاد کا مہینہ ہے، جس کی سالگرہ ہوتی ہے اسے تحفہ دیا جاتا ہے اور اگر کسی کو اس کی پسند کا تحفہ دیا جائے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے، حضور کو نماز پسند ہے خود حضور نے فرمایا: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ(1) ”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بنائی گئی۔“ ماہ میلاد میں نیت کرلیجئے کہ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، نبی پاک کی سنت کے مطابق زندگی گزاروں گا، حرام روزی کے قریب بھی نہیں جاؤں گا، جھوٹ نہیں بولوں گا، کبھی کسی کو دھوکا نہیں دوں گا، حضور کا سچا امتی بن کر مسلمانوں کی خیر خواہی کروں گا۔

زندگی انتہائی مختصر ہے، اسے لڑائی جھگڑوں میں مت گزاریئے، کسی کو تنگ کرنا، ظلم

---

1 . . . سنن نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص2307، حدیث:3392۔

کرنا، پڑوسی کو پریشان کرنا یہ مسلمانوں کا کام نہیں ہے بزرگ فرماتے ہیں: ”**سب کا بھلا سب کی خیر، سب کے بھلے میں اپنی خیر**“ آپ سب کا بھلا سوچیں آپ کا ویسے ہی بھلا ہو جائے گا۔ بس نبی پاک کی سیرت کا مطالعہ کیجئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 13 اکتوبر 2021 کو ”PAF میوزم“ کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

ولادتِ مصطفےٰ سے پہلے اور بعد کے واقعات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... اصحابِ فیل کا واقعہ
- ✿... خانہ کعبہ کی حفاظت
- ✿... عرب میں بارشیں اور ہریالی آنا۔
- ✿... بی بی حلیمہ کا مقدر چمکنا
- ✿... حسد کی تعریف اور علاج

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Scan کیجئے۔

Click کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درود پاک کی فضیلت

نبی کریم ،رسولِ عظیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ وَکَّلَ بِقَبْرِی مَلَکاً اَعطَاہُ اَسماءَ الخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّی عَلَیَّ اَحدٌ الی یومِ القِیامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِی بِاِسمِہٖ وَاِسمِ اَبِیہِ ھٰذا فُلَان بْنُ فُلَانٍ قَدصَلّٰی عَلَیْكَ اللہ کریم نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کو رب کریم نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے بس جو کوئی شخص قیامت تک مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ میری بارگاہ میں اس کا اس کے والد کا نام پیش کرتا ہے اور کہتا ہے حضور فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیث سے معلوم ہوا

1۔ اللہ پاک نے فرشتے کو زبردست سننے کی طاقت دی کہ دنیا میں بھر میں کہیں سے بھی درود پاک سماعت کرلیتا ہے۔

2۔ فرشتے کو اتنا وسیع علم دیا گیا کہ درود پاک پڑھنے والے کا نام مع ولدیت جانتا ہے۔

1...مجمع الزوائد، 10/ 251، حدیث: 17291۔

3۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضے پر کھڑے فرشتے کی قوتِ سماعت اور علم کا یہ حال ہے تو خود نبی کریم کی سماعت اور علم کا کیا عالَم ہو گا۔ امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضے پر کھڑا فرشتہ سب کے درود سن لیتا ہے تو نبی کریم ہماری فریاد کیوں سماعت نہ فرمائیں گے؟ بس دل سے پکاریئے ان شاء اللہ ہر بگڑا کام بن جائے گا۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اِتنا بھی تو ہو کوئی جو "آہ" کرے دل سے

جس سے محبت اس کی عزت

دنیا کا قاعدہ ہے: جس سے محبت کرتے ہیں اس کی عزت (Respect) کرتے ہیں اور جب ہمیں معلوم ہو جائے کہ ان کے سامنے ہمارا نام لیا گیا ہے تو ہمارے اندر ایک خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، مثال کے طور پر بہت سارے لوگ مختلف پیران عظام کے مرید ہوتے ہیں، کوئی آ کر بتائے کہ آپ کے پیر صاحب کے پاس آپ کا نام لیا گیا تھا، سننے والا ایک دم خوش ہو جاتا ہے اور خوشی میں دوبارہ پوچھتا ہے: "سچ بتاؤ، کیا بات ہو رہی تھی"۔

کیونکہ آپ ان کی عزت کرتے ہو اسی لئے آپ ان سے محبت بھی کرتے ہو۔

(You honor him, and that's why you love him too.)

ذرا سوچئے! ایک امتی کے لئے اس سے بڑی کیا سعادت ہوگی کہ وہ یہاں درود پڑھے اور فرشتہ اس کا نام بارگاہ رسالت میں پیش کرے، فرشتہ صرف ہمارا نام نہیں پیش کرے گا بلکہ والد کا نام بھی پیش کرے گا اور جتنی بار درود پاک پڑھیں گے فرشتہ اتنی بار پیش کرے گا۔ دنیا کا بھی دستور ہے جب کوئی فقیر یا بھکاری بار بار دروازے پر آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ روز آتا ہے اس کا کام کر دو۔ خود اندازہ لگائیے ہماری روز بارگاہ رسالت میں حاضری لگے اور دن میں کئی کئی بار لگے، کبھی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرشتوں سے فرمائیں گے: میرا غلام ہمیں روز یاد کرتا ہے اس کا کام کر دو۔ ہم تو بس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اک نظر کے محتاج ہیں اور حضور بس اک نظر فرمائیں تو ہمارے سب بگڑے کام سنور جائیں۔ شاعر کہتا ہے:

یاد رکھو اگر اٹھ گئی اک نظر
جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے

کئی لوگ مشکل میں ہوتے ہیں، پریشانی میں گھرے ہوتے ہیں، بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں، قرضے میں ڈوبے ہوتے ہیں، بس گھبرانا نہیں ہے درود پاک پڑھنا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توجہ ہونے کی دیر ہے۔ امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان شعر کے انداز میں سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں:

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تِری سیدھی نظر کی ہے

ہمیں چاہئے کہ روزانہ کثرت سے درود پاک پڑھیں، بس نبی پاک کی نظرِ کرم پڑنے کی دیر ہے پھر ان شاء اللہ سارے کام سیدھے ہو جائیں گے۔

جیسا مہمان ویسا اعلان

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائش سے پہلے دنیا میں جہالت وکفر کا اندھیرا تھا، حضور ایسا نور بن کر تشریف لائے کہ دنیا سے تاریکی ختم کر دی اسلام کا ایسا نور پھیلا کہ سارے عالم کو روشن کر دیا۔ پوری دنیا میں ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بھی بڑا موقع یا میگا ایونٹ سے پہلے اس کے اعلانات (Announcements) شروع ہو جاتے ہیں اس کی تشہیر (Publicity) کی جاتی ہے۔ رب کے حبیب نے آنا تھا جن کے سبب کائنات بنی ان کی آمد ہونے والی تھی کیونکہ نبی پاک وجہ تخلیق کائنات ہیں (He is the reason of all creation)

حدیثِ قدسی بھی ہے: اے محبوب! اگر میں تمہیں نہ بناتا تو یہ کائنات بھی نہ بناتا۔(1) اسی لئے اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

1... خصائص کبریٰ، 2/330۔

آپ کی آمد سے پہلے کچھ عجیب و غریب واقعات دنیا میں ہونے لگے گویا ایک طرح کے اعلانات تھے جو دنیا کو جھنجھوڑنے کے لئے کئے جارہے تھے۔

پیدائش سے پہلے کے واقعات

خانہ کعبہ کی حفاظت

پیارے آقا کریم کی ولادت سے 55 دن پہلے ایک واقعہ رونما ہوا۔

یمن کا بادشاہ "ابرہہ" تھا۔ اس نے دیکھا کہ لوگ کعبے کا حج اور طواف کرنے کے لئے مکہ جاتے ہیں اگر خانہ کعبہ کو گرادیا جائے اور اس کے پتھر لے کر یمن میں "نیا کعبہ" بنایا جائے تو سارے لوگ میرے پاس یمن میں آئیں گے۔ ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے ہاتھیوں کی فوج تیار کی اور مکے کی طرف چلا گیا۔ مکہ پہنچ کر ابرہہ نے لوگوں کے مویشی اور جانور پکڑ کر قبضے میں لے لئے۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بھی 200 اونٹ تھے۔

نور نبوت کا رعب

حضرت عبد المطلب ابرہہ کے پاس گئے تاکہ ابرہہ لوگوں کے مویشی اور جانور چھوڑ دے، اللہ پاک نے حضرت عبد المطلب کے چہرے پر نور عطا فرمایا تھا، آپ کی پیشانی پر نورِ نبوت چمکتا تھا، حضرت عبد المطلب خیمے کے پاس گئے اور پیغام بھجوایا کہ مکے کا سردار آیا ہے، ابرہہ نے خیال کیا ہوگا کہ مکہ کا سردار مِنّت سماجت کرے گا، گڑگڑائے گا اور مکہ پر حملہ کرنے سے منع کرے گا، غرور و تکبر اور کروفر کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا،

جیسے ہی حضرت عبد المطلب کے چہرہ انور کو دیکھا تو بادشاہ رعب میں آگیا، عزت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اپنے برابر میں بٹھایا اور پوچھا کیسے آنا ہوا؟

کعبہ کا مالک حفاظت کرے گا

حضرت عبد المطلب نے ابرہہ سے عجیب مطالبہ کیا، آپ نے فرمایا: تم نے مکے والوں کے مویشی پکڑ لئے لہٰذا ہمارے جانور واپس کر دو، ابرہہ نے کہا: میں تو سمجھا آپ کعبہ کی بات کریں گے حالانکہ میں تو کعبے کو تہس نہس کرنے آیا ہوں مگر آپ فقط جانوروں کی بات کر رہے ہیں، حضرت عبد المطلب نے ابرہہ کو کمال جواب دیا اور وہ جواب سیرت کی کتب میں ہمیشہ کے لئے درج ہو گیا، آپ نے فرمایا: "**ہم جانوروں کے مالک ہیں انہی کی بات کریں گے اور جو کعبہ کا مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔**" ابرہہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت عبد المطلب پریشان (Confused) ہو گئے، لشکر دیکھ کر ڈر گئے بہر حال ابرہہ نے جانور چھوڑ دیئے۔

حضرت عبد المطلب کی دعا

حضرت عبد المطلب نے واپس آکر اعلان کیا کہ سب لوگ جانوروں سمیت پہاڑوں پر چلیں جائیں۔ 1400 سال پہلے مکہ آج کے مکہ سے بالکل مختلف ہے، آج تو وہاں ہوٹلز وغیرہ ہیں مگر اس زمانے میں چاروں طرف پہاڑ ہی پہاڑ تھے، حضرت عبد المطلب کی ہدایت کے مطابق سب لوگ پہاڑوں میں چلے گئے، ذرا تصور کیجئے! اہلِ مکہ پہاڑوں میں چلے گئے، باہر دشمن کی فوج کھڑی ہے اور مزاحمت کرنے والا بھی کوئی نہیں حضرت

عبد المطلب نے کعبے کی دیوار کو تھام کر رقت انگیز دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ بھی اپنی قوم کی طرف پہاڑوں میں چلے گئے۔

دنیا کی انوکھی لڑائی

یہ کیسی لڑائی تھی؟ ہاتھی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے، کعبہ کی حفاظت کے لئے کوئی بھی نہیں تھا، ایک طرف ہاتھی تھے اور دوسری طرف فقط کعبہ تھا، ابرہہ نے ہاتھی فوج کو حکم دیدیا کہ کعبے کو تہس نہس اور تباہ و برباد کردو، اللہ پاک نے ابرہہ کا غرور خاک میں ملادیا، جس ہاتھی پر ابرہہ بیٹھا تھا، اسے چلانے کی لاکھ کوشش کی مگر وہ اپنی جگہ سے ٹَس سے مَس نہ ہوا، جدھر رخ کرتے چل پڑتا مگر کعبے کی طرف چلاتے تو نہ چلتا۔

دنیا میں جنگ کی نوعیت کے مطابق افواج لڑتی ہیں، بحری جنگ ہو تو نیوی لڑتی ہے، بری ہو تو آرمی مقابلہ کرتی ہے اور فضائی ہو تو ائیر کرافٹ بھیجے جاتے ہیں، آج کل گائیڈڈ میزائل (Guided missile) بن گئے بس ہدف (Target) سیٹ کرلو میزائل اسی ہدف پر جاکر لگے گا۔ 1400 سال پہلے بھی قدرت نے گائیڈڈ میزائل کا نظارہ کروایا تھا، ہاتھی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے ابابیل بھیجے تھے، ہر ابابیل کے چونچ اور پنجوں میں تین کنکریاں تھیں اور وہ کنکریاں گائیڈڈ میزائل کی طرح کام کررہی تھیں کیونکہ ہر کنکری پر ہاتھی اور اس کے سوار کا نام درج تھا۔ اس جنگ کا پس منظر سورہ فیل کی روشنی میں دیکھنے سے واضح طور پر سمجھ آجاتا ہے چنانچہ رب کریم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ﴿۲﴾ کیا تم نے نہ

دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ کیا اس نے ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا۔ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَۙ(۳) اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے۔ ان پرندوں کی فوج نے لشکر والوں کے ساتھ کیا کیا؟ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ۪ۙ(۴) جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۠(۵) تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔ ہاتھی فوج کے پرخچے اڑا دیئے۔ ہاتھی سوار اور ان ہاتھیوں کا نام و نشان باقی نہ رہا، ان کنکروں نے وہ کام کیا جو بڑے بڑے میزائل نہیں کر سکتے تھے گویا پوری دنیا کو یہ پیغام چلا گیا۔

آئی نہیں حکومت سکہ نیا چلے گا | عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

تجھے یک نے یک بنایا

سورہ فیل میں اللہ پاک نے فرمایا: اے محبوب! کیا تم نے نہیں دیکھا؟ حالانکہ یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ولادت سے 55 دن پہلے کا ہے جبکہ رب اپنے حبیب سے فرما رہا ہے: ”کیا تم نے نہیں دیکھا؟“ ظاہر سی بات ہے یاد اسے دلایا جاتا ہے جس نے پہلے دیکھا ہو اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔(1) ایک اور حدیث پاک ہے: اللہ نے اپنے نور سے پیارے آقا کے نور کو پیدا فرمایا۔(2)

1...مصنف ابن ابی شیبہ، 8/438، حدیث: 1۔

2...مواہب لدنیہ، 1/36۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا، تم نے سارے نبیوں کی بارگاہ میں حاضری دی اور سب سے ملاقات کی، کسی کو میرے جیسا پایا؟ جبریل امین نے عرض کی: میں نے سارے نبیوں کی بارگاہ میں حاضری دی ہے مگر آپ جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں دیکھا۔(1) امام عشق ومحبت تاجدار بریلی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہی بولے سِدْرَہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

24 ہزار بار حاضری

جبریل امین نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری دی، کسی کی بارگاہ میں 5 بار، کسی کی بارگاہ میں 10 بار، کچھ انبیاء کی بارگاہ میں 100 بار مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار میں صرف 23 سال کے قلیل عرصے میں 24 ہزار بار حاضری دی(2) روز سدرۃ المنتہی سے آنا اور دن میں کئی کئی بار آنا۔ جبریل امین کی بار بار حاضری کے راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے شہنشاہ سخن، مولانا حسن رضا خان فرماتے ہیں:

بے لقائے یار اُن کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

1... معجم اَوسط، 1/ 84، حدیث: 241۔

2... اللباب فی علوم الکتاب، 15/ 79۔

مطلب: جبریل امین نے ایک بار جلوہ جاناں دیکھ لیا تھا اب نبی پاک کے دیدار کے بغیر انہیں چین نہیں آتا تھا، بار بار آقا کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یاد ستاتی تھی اس لئے حاضری دیتے کہ آقا کا جلوہ دیکھ لیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائش سے قبل صرف ہاتھی فوج کا واقعہ نہیں ہوا تھا بلکہ بہت سے واقعات ہوئے تھے جیسا کہ

- عرب میں کثرت سے بارشیں ہوئیں۔
- خشک سالی دور ہوئی، خوب سبزہ اگا۔
- جانور اتنے فربہ ہوگئے کہ ان کے پھٹنے کا گمان ہونے لگ گیا۔
- تجارتی قافلے کا بہت زیادہ نفع لے کر واپس آنا۔
- بتوں کا منہ کے بل گر پڑنا۔
- کسریٰ کے محل میں زلزلہ آنا اور اس کے چودہ کنگوروں کا گر جانا۔
- 6 میل لمبے چوڑے "بحرہ ساوہ" کا اچانک خشک ہو جانا۔
- وادی "سماوہ" کی خشک ندی کا اچانک جاری ہو جانا۔(1)

کفر کی آتش بجھانے آئے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائش سے پہلے کفر کے ایوانوں میں یہ پیغام دیدیا گیا کہ نبی پاک کی آمد ہونے والی ہے، سچے دین کا رکھوالا آنے والا ہے، آتش پرستوں (آگ

1... المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 1/ 21831۔

کی پوجا کرنے والے) نے ایک آگ جلائی تھی، جو لگاتار 1 ہزار سال سے جل رہی تھی، ایک لمحے کے لئے بھی اسے بجھنے نہیں دیا گیا مگر جب آقا کی ولادت ہوئی تو وہ آگ خود ہی بجھ گئی۔ (1)

ہزار سال کی روشن شدہ بجھی آتش
یہ کفر و شرک کی آتش بجھانے آئے ہیں
یہ کس شہنشاہ والا کی آمد آمد ہے
بولو مرحبا بولو مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا

بارہویں تاریخ ہے، رات رخصت ہونے کی تیاری پر ہے دن کی ابتداء ہونے والی ہے گویا رات اور دن دونوں کو نوازا گیا، آقا کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم صبح صادق کے وقت خوشبوؤں میں بسے اس دنیا میں تشریف لائے، اور آتے ہی سجدے میں چلے گئے، رب کو یاد کیا اور امت کے لئے دعا کی، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے دُرود | یادگاریِ امّت پہ لاکھوں سلام
رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

1... المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 1/21831۔

بچپن کے واقعات

دائی حلیمہ کا مقدر چمکا

مکہ والوں کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے گاؤں بھیج دیتے تاکہ وہ خالص عربی سیکھیں اور گاؤں میں ان کی صحت بھی اچھی ہو، ہر سال گاؤں سے دائیاں آتیں اور بچے لے کر واپس گاؤں چلی جاتیں، آپ فرماتی ہیں: میں انتہائی غریب تھی، میرے جانور بھی کمزور تھے حتی کہ جس خچر پر سوار تھی وہ سب سے پیچھے تھا، قافلے والے بھی پریشان تھے۔ مکہ پہنچنے کے بعد سب کو بچے مل گئے مگر میری غربت دیکھ کر مجھے کسی نے بچہ نہیں دیا، میں نے ایک نورانی بچہ دیکھا، جس کے والد نہیں تھے اسی لئے کسی دائی نے اسے نہیں لیا کہ ہمیں انعام اور پیسے کون دے گا؟ خالی ہاتھ لوٹنے سے بہتر میں نے اس نورانی بچے کو لے لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی برکت سے بی بی حلیمہ کی قسمت اور مقدر چمک اٹھا، آپ فرماتی ہیں:

❀ واپسی میں میرا سست خچر تیز دوڑنے لگ گیا۔ ❀ گھر پہنچے تو جو بکری ایک قطرہ دودھ نہیں دیتی تھی اب اتنا دودھ دینے لگ گئی کہ گھر کے سارے برتن بھر جاتے ❀ میری صحت میں اچھی ہونے لگ گئی۔ میں نے نبی پاک کو دودھ پلایا اور اپنے بچے کو بھی دودھ پلایا۔(1) ❀ رات کے وقت بغیر چراغ کے میرے گھر عجب روشنی ہونا شروع ہو گئی، گاؤں والے پوچھنے لگ گئے کہ کونسا چراغ لائی ہو؟ بی بی حلیمہ فرماتی ہیں: میں تو ایک نور لائی ہوں

1... مدارج النبوہ، 2/20۔

جو ساری رات چمکتا ہے۔[1]

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ
میرے گھر میں خیر الوریٰ آگئے
بڑے اوج پر ہے میرا اب مقدر
میرے گھر حبیب خدا آگئے ہیں

جو حضور کا ہو گیا زمانہ اس کا ہو گیا

کبھی اس نقطہ (Point) پر غور کیا ہے؟ اس وقت مکہ مکرمہ میں کئی دائیاں آئی تھیں مگر ہمیں صرف بی بی حلیمہ سعدیہ کا نام معلوم ہے اور جب تک سورج چاند باقی رہے گا بی بی حلیمہ کا نام چمکتا رہے گا۔ اس کے پیچھے وجہ کیا ہے؟ (What is the reason behind this?) وجہ بالکل صاف اور واضح ہے کیونکہ انہوں نے نبی پاک سے اپنا تعلق جوڑ لیا اور یہ اصول یاد رکھئے! جس نے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اپنا تعلق جوڑا اللہ پاک اس کے نام کو بلند کر دیتا ہے، آج اگر ہمیں دنیا میں کوئی عزت دیتا ہے تو فقط نامِ ”مصطفیٰ“ ہے، سرکار کے نام کی عزت کی ہے جو ہماری پہچان بنی ہے، تاریخ پر نظر دوڑائیے، جس نے حضور کا نام بلند کرنے کی کوشش کی اللہ پاک نے اس کا نام بلند کر دیا۔

ان کے جو غلام ہو گئے وقت کے امام ہو گئے
نام لیوا ان کے جو ہوئے ان کے اونچے نام ہو گئے

1… تفسیر الم نشرح، ص107۔

دل کا انوکھا آپریشن

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کچھ بڑے ہوئے تو دیکھا، آپ کے رضاعی بہن بھائی ہر روز کہیں چلے جاتے ہیں ایک دن بی بی حلیمہ سے پوچھا، امی جان میرے بھائی بہن کہاں جاتے ہیں؟ بتایا بکریاں چرانے جاتے ہیں، حضور نے فرمایا میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا، نبی پاک ان کے ساتھ بکریاں چرانے چلے جاتے ہیں، ایک دن بچے ڈرے سہمے دوڑتے ہوئے بی بی حلیمہ کے پاس آئے اور گھبراتے ہوئے کہا: کچھ لوگ ہمارے بھائی کے پاس آئے، اسے لٹایا اور سینہ چیر دیا، حلیمہ سعدیہ سن کر گھبرا گئیں، فوراً دوڑتے ہوئے حضور کے پاس پہنچیں، حضور کو گم سم بیٹھا دیکھا اور تفصیل پوچھی، حضور نے فرمایا: تین شخص سفید لباس میں تھے، میرا سینہ چاک کیا، اس میں کچھ رکھا اور سینہ بند کر دیا، نہ مجھے کوئی تکلیف ہوئی اور نہ ہی کوئی نشان ہے۔ (1)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم چونکہ حضرت آمنہ کی امانت تھیں اس لئے بی بی حلیمہ گھبرا گئیں، پیارے آقا کو لے کر بی بی آمنہ کے پاس آگئیں، اور کہا: مجھے لگتا ہے بچے پر کوئی جنات یا جادو کا مسئلہ ہے، بی بی آمنہ فرماتی ہیں: میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب یہ پیدا ہوا تھا مجھے بہت ساری بشارتیں دی گئی ہیں۔

شق صدر

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سینہ مبارکہ کو چیرنے کو "شَقِّ صدر" کہتے ہیں اور شق

1... المواہب اللدنیۃ، 1/82۔

صدر کا یہ معجزہ 4 بار ہوا ہے:(1)

- 1۔ جب حلیمہ سعدیہ کے گھر پر تھے۔
- 2۔ 10 سال کی عمر میں ہوا تاکہ جوانی کے معاملات اور خطرات سے بے خوف ہو جائیں۔
- 3۔ غارِ حرا میں تاکہ وحی اور قرآن کا بوجھ قلبِ مصطفیٰ برداشت کر سکے۔
- 4۔ سفرِ معراج پر تاکہ قلبِ مصطفیٰ کو مزید تقویت ملے کیونکہ رب کی بارگاہ میں جانا تھا، جاگتی آنکھوں سے اس ربِ کریم کو دیکھنا تھا جس کی ایک جھلک دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو گئے تھے، حضور نے شبِ معراج رب کا دیدار بھی کیا کلام بھی کیا۔ امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت حضور کے نورانی دل کے بارے میں فرماتے ہیں:

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

دل کی خطرناک بیماری

اللہ پاک ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نورانی دل کا صدقہ عطا فرمائے، ہمارا دل کیسا ہے؟ کبھی ہم نے اپنے دل کو چیک کیا ہے؟ کیا ہمارا دل پاک و صاف ہے؟ دو قسم کی بیماریاں ہیں ایک جسمانی دوسری روحانی، دل کی جسمانی بیماریوں پر تو بہت بات کرتے ہیں ہارٹ اٹیک نہ ہو جائے، کولیسٹرول ٹھیک ہونا چاہئے، بلڈ پریشر نارمل ہو، شوگر ہائی نہ ہو جائے صحت کا خیال رکھنا بہت اچھی بات ہے اور یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ ہارٹ اٹیک نہ ہو جائے، بالفرض ہارٹ اٹیک ہو جائے تو کیا ہو گیا بس جان چلی جائے گی مگر بعض دل کی

1... کشف الغمہ، 2/53۔

بیماریاں ایسی ہیں اگر وہ لگ گئیں تو ایمان جا سکتا ہے۔

برائے مہربانی اب فیصلہ کیجئے کونسی بیماری زیادہ خطرناک ہے؟ (Please decide now which disease is more dangerous) ظاہر ہے وہ بیماری خطرناک ہے جو ایمان لے سکتی ہے۔ دل کی خطرناک بیماریوں میں سے ایک خطرناک بیماری ”حسد“ بھی ہے جو ہمارے معاشرے میں تیزی سے پھیل چکی ہے اور یہ ایسا مرض ہے کہ کائنات میں سب سے پہلے گناہ اسی کی وجہ سے ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے شیطان کو حسد ہوا تھا، قابیل کو ہابیل سے حسد ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حسد اتنا خطرناک مرض ہے کہ بھائی بھائی سے حسد کر سکتا ہے بہنیں حسد میں مبتلا ہو سکتی ہیں، دوست حسد میں پڑ سکتے ہیں۔

”حسد“ برا ہے

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

1۔ حسد ایمان کو ایسے خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔(1)

2۔ حسد ایمان مونڈھ دینے والی بیماری ہے۔(2)

3۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔(3)

لکڑی کو جلایا جائے تو کچھ دیر میں خاک ہو جاتی ہے بالکل اسی طرح حسد نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے ہم روزے رکھیں، نماز پڑھیں، صدقہ و خیرات کریں یا محافل میں آئیں اور

---

(1) ... جامع صغیر، حدیث: 3819، ص 232۔

(2) ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامہ، 4/228، حدیث: 2518۔

(3) ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحسد، 4/743، حدیث: 4210۔

حسد میں بھی مبتلا ہوں تو نیکیاں خراب ہو رہی ہیں خدارا! اپنے دل کو حسد سے پاک کیجئے۔

حسد کسے کہتے ہیں

کسی کی نعمت، شہرت، عزت، دولت، خوبصورتی کو دیکھ کر خواہش کرنا کہ اس سے چھن جائے۔

رَشک کسے کہتے ہیں

کسی کی نعمت دیکھ کر دعا کرنا کہ مجھے بھی وہ نعمت مل جائے۔

رشک کو عربی میں "غِبطَہ" کہتے ہیں۔ غبطہ جائز ہے جبکہ حسد ناجائز۔

حاسد کس پر اعتراض کرتا ہے؟

ذرا سوچئے! حاسد کس پر اعتراض کرتا ہے؟ عزت، دولت، شہرت، اولاد، حسن و جمال دینے والا کون ہے؟ یقیناً اللہ کریم ہے، جب سب چیزیں اللہ نے دی ہیں تو میں اعتراض کرنے والا کون ہوتا ہوں؟ حسد کا ظاہری مطلب تو یہی ہے کہ اے اللہ! تو نے اسے کیوں دیا اور مجھے کیوں نہیں دیا؟

حاسد کا سکون برباد ہو جاتا ہے

حاسد کا سکون برباد ہو جاتا ہے، اسے نیند نہیں آتی ہے، وہ سوتا ضرور ہے مگر اس کا دماغ نہیں سوتا بس سوچتا رہتا ہے لہٰذا اپنے آپ کو خود چیک کر لیجئے کہیں حسد کا تو شکار نہیں ہو گئے؟ حسد کو انگریزی میں Jealousy کہتے ہیں، یہ آپ کو جلائے گا، جس سے حسد ہوا اگر وہ ترقی کرے گا تو آپ کو تکلیف ہو گی وہ آگے بڑھے گا تو پریشان رہو گے،

چین وسکون سب برباد ہو جائے گا۔ اگر آپ فریش زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو لوگوں کا حسد اپنے دل سے نکال دیجئے، مسلمانوں کا بھلا سوچنا شروع کر دیجئے۔ بزرگ کہتے ہیں: سب کا بھلا سب کی خیر۔ سب کے بھلے میں اپنی خیر

لوگوں کا بھلا کیجئے، کسی کی ترقی سے مسئلہ نہیں ہونا چاہئے، اللہ پاک اسے مزید دے اور مجھے بھی عطا کرے، رب کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔

حسد چیک کرنے کا طریقہ

حسد واقعی بری چیز ہے مگر لوگ سمجھتے ہیں کہ "ہم کسی سے حسد نہیں کرتے" یاد رکھئے! حسد جاننے والے سے کیا جاتا ہے انجان سے حسد نہیں کیا جاتا ہے۔ جیسے ایک شخص پاکستان میں ہے اور دوسرا امریکہ میں، اور ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق بھی نہیں تو حسد کا تصور بھی نہیں ہوگا۔ حسد دوستوں، رشتے داروں، پڑوسیوں، کاروبار کرنے والوں میں ہوتا ہے حتیٰ کہ شیطان نعت خوانوں اور علمائے کرام کے درمیان بھی حسد کروا دیتا ہے۔

پہلا ٹیسٹ

آپ کے سامنے کسی کی کامیابی یا ترقی کی تعریف کی جائے اور آپ کو سننے میں تکلیف ہو اور گفتگو بدلنے کے لئے بولیں کہ "چھوڑو! کوئی اور بات کرو" اس کا مطلب ہے میرے دل میں کچھ تو غلط ہے (This means there is something wrong in my heart)

دوسرا ٹیسٹ

اگر آپ کی زندگی میں کوئی ایسا ہے جس کی ترقی آپ کو بری لگتی ہے، پہلے ایک دکان اب دو دکانیں ہو گئیں، ایک سے دو فیکٹری کر لی، پاکستان سے باہر بھی بزنس شروع

ہو گیا، ایک اور گاڑی لے لی، پہلے تو کوئی جانتا نہیں تھا آج ساری دنیا جانتی ہے، اگر اس سے مسئلہ ہوتا ہے تو سمجھ جایئے

This means there is something wrong

تیسرا ٹیسٹ

کسی کے نقصان سے مثلاً! گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے، فیکٹری میں آگ لگ جائے، بدنام ہو جائے اور آپ کے دل میں خوشی آجائے تو ایسے دل پر افسوس کرنا چاہئے کہ کتنا برا دل ہے کہ ایک مسلمان کے نقصان پر خوش ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! جو کسی کا برا سوچتا ہے اس کا بھی برا ہی ہوتا ہے۔

ان تین ٹیسٹ کے بعد اگر آپ کے دل میں کسی کے بارے میں خیال آئے کہ اس کی تعریف اچھی نہیں لگ رہی یا اس کی بربادی کا دل چاہے تو سمجھ جایئے کہ آپ حسد کی بیماری میں مبتلا ہیں لہٰذا اس بیماری کا فوری اور جلدی علاج کیجئے ورنہ نیکیاں برباد ہوتی رہیں گی۔

حسد کا علاج

اپنے لئے دعا کیجئے: دعا ہر بیماری کا علاج ہے، چاہے جسمانی ہو یا روحانی بیماری۔ اللہ پاک سے دعا کیجئے، اے اللہ! میرا دل صاف کر دے، حسد، تکبر، عجب، ریاکاری، کینہ نکال دے، میرے دل کو گناہوں سے پاک کر دے۔ محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نورانی دل کا واسطہ میرا دل اُجیالا کر دے۔ اللہ پاک سے رو رو کر دعا مانگئے، وہ کریم نگاہ کرم فرمائے تو دل صاف ہو جائے گا۔

تحفہ دیجئے: جس سے حسد ہو گیا اسے تحفہ دیجئے، اگرچہ آپ اسے پسند نہیں کرتے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تحفہ دو گے محبت بڑھے گی۔⁽¹⁾

دعا دیجئے

آپ کے دماغ میں کوئی بھی مسئلہ ہو(Whatever problem you have in your mind)اگر وہ امیر ہو گیا اور آپ غریب ہیں تو اس کے لئے مزید دولت کی دعا کیجئے، یا اللہ! اس کی دولت میں برکت دے۔ اس کی شہرت میں برکت دے، اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر، اسے مزید ترقیاں دے، جس سے حسد ہو گیا اس کے لئے دعا کرنا مشکل ہے مگر یہی علاج ہے اور اس کا نتیجہ بہترین ہو گا، جب کبھی آپ کو کسی کی ترقی کی خبر ملے گی تو پھر یہی بولیں گے میں بھی اس کے لئے دعا کرتا تھا اللہ مزید ترقی دے۔ اللہ اسے بھی دے اور مجھے بھی۔ رب کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔

ہمارا رویہ

ہمارا مسئلہ یہی ہے کہ ساتھ کھائیں پئیں گے، روز بیٹھیں گے، نئی گاڑی یا گھر کی خوشی میں مٹھائی، دعوت کھالیں گے مگر برائیاں بھی کریں گے، سود کے پیسے سے گاڑی لی ہے، دو نمبر طریقے سے گھر بنایا ہے، ان چیزوں سے ذہن کو پاک کر لیجئے ان شاء اللہ زندگی پر سکون ہو جائے گی، حسد بہت بری ہے، مسلمانوں کو ایک دوسرے کا خیر خواہ ہونا چاہئے تھا مگر

1... مؤطا امام مالک، 2/407، حدیث: 1731۔

حسد کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن بن گئے اور ایسے دشمن جو سامنے نہیں آتے بس دل ہی دل میں بربادی چاہتے ہیں، ہمارے نبی کا اسلام ایسا نہیں ہے، اسلام تو مسلمان کی خیر خواہی چاہتا ہے لہٰذا بقیہ زندگی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنتوں کے مطابق گزاریئے۔ اللہ پاک ہم سب کو پانچ وقت کی نماز پڑھنے والا بنائے، برائیوں سے پاک دل والا بنائے۔

ایسی اچھی اور پیاری باتیں دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں سکھائی جاتی ہیں، ہو سکے تو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور اپنی فیملی کے ساتھ مدنی چینل دیکھئے ان شاء اللہ سب کو تبدیل ہوتا ہوا دیکھیں گے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 18 اکتوبر 2022 کو ”گورنر ہاؤس کراچی“، پاکستان میں ہوا تھا۔

حضور رحمۃ للعالمین کس طرح؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...رحمۃ للعالمین کی مہربانی
- ✿...خدام پر رحمت
- ✿...نمازیوں پر رحمت
- ✿...عادل حاکم اور عرش کا سایہ
- ✿...حضرت عمر اور مال وقف
- ✿...نرم دلی نہیں تو گورنری بھی نہیں

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درود پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا، رب کریم اس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے مجھ پر سو بار درود پاک پڑھا اللہ پاک اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جس نے مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھا تو جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے سے چھُو رہا ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اکبر! درود پاک پڑھنے کی کیسی زبردست بشارت ہے، ہم غلامانِ مصطفیٰ کے لئے تو یہی بڑی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے پیچھے پیچھے ہمیں جنت میں لے جائیں مگر حضور تو 1 ہزار درود پاک پڑھنے والے کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ **"وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا"** اگر ہم اپنی روزانہ مصروفیات (Daily activities) کا جائزہ لیں تو بہت ساری مصروفیات میں ہمارے گھنٹوں گزر جاتے ہیں، اگر ہم ان مصروفیات میں سے کچھ وقت درود پاک کے لئے نکالیں تو 1 ہزار درود پاک آسانی پڑھ سکتے ہیں، مثلاً بہت

1... القول البدیع، ص241۔

سارے لوگ اپنی صحت (Fitness) کو برقرار رکھنے کے لئے روزانہ چہل قدمی (Walk) کرتے ہیں بس اسی ٹائم کو درود ٹائم بنالیجئے، جب بھی چہل قدمی کرنے جایئے ہاتھ میں تسبیح لے لیجئے، 30 سے 40 منٹس کی واک بھی ہو جائے گی اور 1 ہزار درود شریف بھی ہو جائیں گے اور درود پاک کی برکت سے رحمتوں کی برسات بھی نازل ہو جائے گی۔ تو آج سے ہی نیت کر لیجئے کہ ان شاء اللہ روزانہ کثرت سے درود پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار دو عالم، نور مجسم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات بہت ہی ارفع واعلی ہے، جب کبھی کسی کو حضور کا ذکر خیر اور بلند شان بیان کرنے کا موقع ملتا ہے تو انسان پریشان ہو جاتا ہے، حضور کی بلند شان کہاں سے شروع کروں؟ کس وصف کا بیان کروں؟ کن الفاظ کا انتخاب کروں؟ نظم میں کروں یا نثر میں؟ عشق و مستی کے اسی تذبذب کے سمندر میں ڈوبے امام وعشق محبت، اعلی حضرت، امام احمد رضا خان نے ایک کلام لکھا:

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

سچ تو یہ ہے کہ تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان بیان کرنا نہ ہماری اوقات ہے اور نہ ہی ہمارے پاس وہ الفاظ جن سے حضور کی شان بیان کر سکیں البتہ رب کریم نے قرآن حکیم میں ”رسول کریم“ کی شان الفاظِ عظیم کے ساتھ بیان کی ہے چنانچہ اللہ پاک قرآن مجید و فرقان حمید میں فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

(پ17، انبیاء:107)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔

حضور رحمۃ اللعالمین بن کر آئے یہ بات ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رحمت کے کچھ گوشوں پر مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ:

❖ تاجدارِ ختمِ نبوت کمزوروں کے ساتھ کیسے رحمت والے تھے؟

❖ حضور اپنے غلاموں کے ساتھ رحمت والے کیسے تھے؟

❖ بچوں کے لئے رحمت والے کیسے تھے؟

❖ گھر والوں کے لئے رحمت کیسے تھے؟

سبحان اللہ! ہمارے آقا ایسے رحمت والے ہیں کہ جس قوم میں آپ ہوں خدا اس قوم کو عذاب نہیں دیتا۔ اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ؕ

(پ9، انفال:33)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔

پچھلی قوموں پر گناہوں کے سبب بڑے بڑے عذاب آئے مگر سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت پر رب کا احسان ہے کہ اللہ پاک نے انہیں عذاب سے بچالیا سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَنْتَ فِیْھِمْ نے عَدُوْ کو بھی لیا دامن میں
عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

شعر کی تشریح: ”عدو“ دشمن کو کہتے ہیں، اس زمانے میں آپ کے دشمن موجود تھے مگر ان پر عذاب اس لئے نہیں آیا کہ یارسول اللہ آپ ان کے درمیان تھے۔ اور جو سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا امتی اور آپ سے محبت کرنے والا ہے اس پر کیونکر رحمتوں کا نزول نہیں ہو گا؟

رحمۃ للعالمین کی مہربانی

سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم پر کیسے مہربان ہیں؟ اس کا اندازہ قرآن حکیم کی اس آیت سے لگایئے چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پ11، توبہ:128)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ، مسلمانوں پر بہت مہربان،

رحمت فرمانے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی امت سے بہت پیار ہے، ہمارا تکلیف میں آنا حضور کو بھاری لگتا ہے، ان پر مشقت ہو جاتی ہے، خدا کا صدہا کروڑ شکر کہ ہم ایسے کریم آقا کے امتی ہیں حضور کی رحمت دیکھ کر دل جھوم اٹھتا ہے، اپنی قسمت پر رشک آتا ہے اور گویا قلب سے آواز آتی ہے:

وہ ہمارے نبی ان کے ہم امتی | امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام
میری خوش قسمتی میں تیرا امتی
تو کجا من کجا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدح سرائی کا ایک کلام جسے بچپن سے سنتے آرہے ہیں:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا | مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا | اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

شاعر مشرق نے کہا:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام

میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کے سنہری واقعات ہیں، ان واقعات کو پڑھتے وقت یہ ذہن بنالیجئے گا کہ ان تعلیمات پر عمل کرنا ہے اور اسے اپنی فیملی، ملازمین اور زندگی میں نافذ بھی کرنا ہے۔

خدام پر رحمت

مسجد نبوی میں ایک حبشی عورت صفائی کیا کرتی تھی، ایک رات اس کا انتقال ہوگیا، حضور نے صفائی والی کو جب نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا، صحابہ نے عرض کی: وہ رات میں فوت ہوگئ ہم نے آپ کے آرام میں خلل ڈالنا مناسب نہیں سمجھا اور اسے دفن کردیا، ہم غریبوں کے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ، نبی پاک اس کی قبر پر گئے اور نماز جنازہ ادا فرمائی آقا نے فرمایا: یہ قبریں قبر والوں کے لئے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور بے شک اللہ پاک میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت ان کی تاریک قبور کو روشن فرمادے گا۔ (1)

1... مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی القبر، ص370، حدیث:956۔

سیکھنے کی بات

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں، حضور صفائی کرنے والے خادم کی قبر پر گئے وہاں جاکر رحمت اور مہربانی فرمائی۔ عام طور پر ہماری مسجدوں میں صفائی کرنے والے ہوتے ہیں، دفاتر میں صفائی و ستھرائی اور ڈسٹنگ کرنے والے ہوتے ہیں تو اس روایت سے ہمیں سیکھنے کو ملا کہ **خادموں کی بھی اہمیت ہے**۔

نمازیوں پر رحمت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی: ہو سکتا ہے کہ میں نماز میں شامل نہ ہو سکوں کیونکہ امام صاحب ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ یہ بات سن کر نبی پاک ناراض ہوگئے اور صحابی کہتے ہیں میں نے نبی پاک کو اتنا زیادہ ناراض ہوتے کبھی نہیں دیکھا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تم لوگوں میں نفرت پھیلانے والے بھی ہیں تم میں سے جو بھی لوگوں کی امامت کرے تو اُسے چاہئے مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے بیمار کمزور اور ضرورتمند بھی ہوتے ہیں۔ (1)

سیکھنے کی بات

نماز رب کی عبادت اور اسلام کا جوہر (Essence) ہے، تنہا انسان جتنی لمبی چاہے نماز پڑھے مگر بعض صورتوں میں امام کو تاکید اور حکم ہے کہ اگر کمزور اور بوڑھے لوگ

---

(1) ... بخاری، کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظۃ۔۔۔الخ، 1/ 50، حدیث: 90۔

ہیں تو نماز مختصر پڑھائے۔ روایت سے یہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ زندگی کے کسی بھی گوشے میں ہماری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، تکلیف کی وجہ سے طویل نماز کو مختصر کرنے کا حکم ہے تو سوچئے! جو اپنی زبان، کردار اور انداز سے کسی کو تکلیف پہنچاتے ہیں وہ درست نہیں کرتے اور ایسا کرنا بہت بری بات ہے۔

غلاموں پر رحمت

جانِ کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے غلاموں پر مہربانی فرماتے تھے، یوں تو تمام صحابہ کرام ہی حضور کے غلام تھے مگر ان میں سے کئی صحابہ کرام نے مخصوص فرائض اپنے ذمہ پر لئے ہوئے تھے، ایک صحابی حضور کے نعلین مبارک اٹھاتے، دوسرے مسواک سنبھالتے، تیسرے وضو کا پانی پیش کرتے الغرض جسے جو سعادت ملی وہ نبھائی، انہی خدام صحابہ کرام میں سب سے مشہور صحابی حضرت انس تھے، آپ فرماتے ہیں: میں 10 سال رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں رہا، نبی پاک نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا کسی کام کرنے میں یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا؟ اور نہ کرنے پر یہ بھی نہیں فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا؟(1)

سیکھنے کی بات

ان روایات کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بھی چیک کرتے جایئے، ہمارے ملازمین، ڈرائیور، خانسامہ یا آفس میں کام کرنے والے افراد کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہوتا ہے؟ کبھی ان سے غلطی ہو جائے تو ہم کیا کرتے ہیں؟ انہیں معاف کر دیتے ہیں یا پھر

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقاً، حدیث: 2309، ص 1264۔

انہیں برا بھلا اور ان پر چیخنا چلانا شروع کر دیتے ہیں ؟ ہم ملازمین کو جائز ناجائز کچھ بھی بول دیتے ہیں مگر وہ چپ چاپ سن لیتے ہیں، نوکری اور بے روز گاری کے خوف سے برداشت کرلیتے ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اگر آج میں افسر ہوں، میرے ماتحت بہت سارے لوگ ہیں، میرا لوگوں پر کنٹرول ہے تو میں جو چاہوں ان کے بارے میں فیصلہ کروں جیسی چاہے سزادوں تو پھر یہ بھی غوروفکر کرلیجئے اگر رب نے غلطیاں پکڑنا شروع کردیں تو پھر کہاں جائیں گے ؟

ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہم جس آقا کے امتی ہیں وہ تو ایسا نہیں کرتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سیرت تو ہمیں سکھارہی ہے کہ آقا تو اپنے غلام کو "اف "تک بھی نہ فرماتے اور ہم چھوٹی سی بات پر بڑی سزا دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا **ہمیں معاف کرنے کی سیرت اپنانی چاہیے۔**

معاف کرو، معاف کردیئے جاؤ گے

جو بندوں کو معاف کرتا ہے اللہ پاک اسے معاف کر دیتا ہے چنانچہ ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا انتقال کے بعد اسے دوست نے خواب میں دیکھا ، پوچھا تیرا کیا حال ہے ؟ گنہگار شخص نے کہا: اللہ پاک نے مجھے معاف کر دیا۔ دوست نے پوچھا: تو گنہگار تھا تجھے کیسے بخش دیا گیا، گنہگار نے کہا: ایک بار میری بیوی نے کھانا بنایا، اس میں نمک زیادہ ہو گیا، میرا دل چاہا کہ میں اپنی بیوی کو سزادوں لیکن دل میں سوچا میری بیوی نے ایک غلطی کی اور میرا سزا دینے کا دل چاہ رہا ہے اور میں دن میں کتنی نافرمانیاں کرتا ہوں اگر میری پکڑ ہو گئی تو میرا کیا بنے گا ؟ میں نے کھانا کھایا اور چلا گیا۔ مرنے کے بعد مجھے بتایا کہ

اس دن تو نے بندہ ہو کر میری بندی کو معاف کیا تو میں سب سے بڑا معاف کرنے والا ہوں جا تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

اگر کبھی بیوی سے غلطی ہو جائے، کھانا بنانے میں دیر ہو جائے، چائے ٹھنڈی مل جائے، پانی گرم نہیں ملا تو غصہ نہیں کرنا چاہئے، مار پیٹ اور سزا مت دیجئے، آپ نے عورت سے شادی کی ہے، روبوٹ سے نہیں، آپ کی بیوی انسان ہے اس سے غلطی ہو سکتی ہے۔ کاش! ہمیں یہ بات سمجھ آ جائے کہ بندوں کو معاف کروں گا تو اللہ پاک مجھے معاف کرے گا۔ حدیث پاک میں ہے:

”جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا جو معاف نہیں کرتا اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔“(1) اللہ کرے ہم معاف کرنے والے بن جائیں۔

ہم بے کسوں کے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کمزوروں کے بارے میں فرماتے ہیں: ”: (اگر تم مجھے ڈھونڈنا چاہو تو) مجھے اپنے کمزور اور غریب لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں کمزور اور غریب لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“(2)

طاقتور سے نہیں کمزور سے ڈرو

ہمارا حال بالکل مختلف ہے، ہماری سوچ تو ہے کہ طاقتور لوگوں سے اچھے تعلقات ہونے چاہئیں جبکہ نبی کریم فرماتے ہیں ”مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو۔“(3) پنجاب کے لوگ کہتے ہیں: **طاقتور سے نہ ڈرو کمزور سے ڈرو**، طاقتور اپنا بدلہ خود لیتا مگر کمزور وہ رب

1... مسند احمد، 7/71، حدیث: 19264۔

2... ترمذی، کتاب الجہاد، باب ماجاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین، 3/268، حدیث: 1708۔

3... ابو داود، کتاب الجہاد، باب فی الانتصار برذل الخیل ۔۔۔ الخ، 3/22، حدیث: 2594۔

کی بار گاہ میں فریاد کرتا ہے اور مظلوم کی آہ عرش تک جاتی ہے، اللہ پاک مظلوم کے ساتھ ہو جاتا ہے پھر بندہ برباد ہو تا ہے۔

ہائے نہیں دعا لیجئے

زندگی کا ایک فارمولہ بنالیجئے **ہائے نہیں دعا لیجئے**۔ ہائے لے کر برباد ہوتے دیکھا ہے جبکہ دعائیں لے کر کامیاب ہوتے دیکھا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہی غریبوں کے بارے میں فرماتے ہیں: **غریب مسلمان دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت داخل ہوں گے اور وہ آدھا دن کتنا ہو گا، فرمایا یہ عرصہ 5 سو سال پر مشتمل ہے**۔(1)

اگر کوئی غریب ہے تو وہ امیروں کو دیکھ کر احساس کمتری میں مبتلا مت ہوا کریں، دنیا کی دولت تو آنی جانی ہے۔ اصل آخرت اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا ہے، جن کے پاس دولت ہے انہیں دولت پر نہیں اترانا چاہئے اور غریبوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہمیں کیا معلوم رب کی بار گاہ میں کس کا کیا مرتبہ ہے؟

گھر والوں کے لئے رحمت

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فیملی کے بارے میں بھی ہماری تربیت فرمائی، رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: **تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین ہے**۔(2)

سیکھنے کی بات

بعض اوقات ہم باہر والوں کے ساتھ بڑے بہترین ہوتے ہیں مگر اپنی فیملی کے

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ان فقراء المھاجرین الخ، 4/158، حدیث: 2361۔

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، 5/475، حدیث: 3921۔

ساتھ رویہ ٹھیک نہیں ہوتا حالانکہ رحمۃ للعالمین کی تعلیمات بتااور سکھارہی ہے کہ ”ہمارے حسن اخلاق کاسب سے زیادہ حقدار کوئی ہے تووہ ہمارے اپنے گھر والے۔“

یتیموں کے لئے رحمت

رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے۔(نبی پاک نے دونوں انگلیوں کو ملا کر بتایا)(1)

دوسری روایت انتہائی دلچسپ اور عجیب تر ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہ پہلا شخص ہونگا جس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔ مگر ایک عورت جلدی میں میرے پاس آئے گی، میں پوچھوں گا تمہارا مسئلہ کیا ہے ؟تم کون ہو؟ وہ عرض کرے گی میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے بیٹھی رہی اور دوسرا نکاح نہیں کیا۔(2)

بیٹیوں کے لئے رحمت

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جلوہ گری ایسے دور میں ہوئی جب بچیوں کو زندہ ہی دفن کر دیا جاتا تھا، دورِ جاہلیت تو گزر گیا مگر اس کی باقیات اب بھی نظر آتی ہے، آج بھی کسی کی ایک دو یا تین بیٹیاں ہو جائیں تو گھر والوں کا موڈ آف ہو جاتا ہے، عورت کو طعنے دیئے جاتے ہیں، رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہی تو رسم ورواج ختم کرنے تشریف لائے

1... بخاری، کتاب الادب، باب فضل من یعول یتیما، 4/102، حدیث:6005۔

2... مسند ابی یعلی، 12/7، حدیث:6651۔

تھے، اللہ پاک کے آخری نبی نے بچیوں کی فضیلت بیان کر دی، حضور فرماتے ہیں:

1۔ بیٹیوں کو برا مت کہو بے شک میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔(1)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ اس کی اچھی پرورش کرے اللہ پاک کی رضا کے لئے ان کی خدمت کرے اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ایک صحابی رسول نے کھڑے ہو کر سوال کیا، حضور اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں؟ آقا فرماتے ہیں: دو بیٹیاں ہوں تب بھی جنت واجب ہو جاتی ہے، صحابی کہتے ہیں حضور اگر کسی کی ایک بیٹی ہو آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک بیٹی ہو تب بھی جنت واجب ہو جاتی ہے۔(2)

سیکھنے کی بات

بیٹیاں باعث رحمت اور جنت کا ٹکٹ ہیں۔

بیمار پرسوں کے لئے رحمت

معلم کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبے میں ہماری تربیت فرمائی ہے ان میں سے ایک کسی بیمار کی خیریت معلوم کرنا بھی ہے، آج کل کسی کے پاس جانا تو دور کی بات صرف واٹس ایپ بھیج کر ہی فریضہ سر انجام دیدیا جاتا ہے حالانکہ بیمار پُرسی بہت بڑی نیکی ہے، اللہ کے حبیب ہم گنہگاروں کے طبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک قیامت کے دن اللہ پاک اپنے بندے سے فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا

1... مسند الفردوس، 2/415، حدیث: 7556۔

2... مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، 3/234، حدیث: 8433۔

تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا مالک تو تو خالق ہے، میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ رب فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندا بیمار تھا اگر تو اس کی عیادت کے لئے جاتا تو میری رحمت کو وہاں موجود پاتا۔ (1)

اسلام کی پیاری تعلیمات

یہ ہمارا پیارا مذہب اسلام ہے اور اس کی پیاری تعلیمات ہیں نیز ہمارا رویہ غریبوں کے ساتھ کیسا ہے؟ ملازمین کے ساتھ کیسا ہے؟ حالانکہ رحمۃ للعالمین آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو سب کے لئے رحمت ہیں ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اللہ پاک کے بندوں کے لئے رحمت اور آسانی کا باعث بنیں۔ محبتیں اور پیار تقسیم کرنا اسلام کو مطلوب ہے، غصہ کرنا لڑائی جھگڑا کرنا، بدلے کی آگ میں جلنا یہ سب ختم کر دیجئے۔ ہم تو اس آقا کے امتی ہیں جو پتھر کھا کر بھی دعائیں دیتے تھے مگر ہمارا کردار بالکل الٹ ہے، ”میں نہیں چھوڑوں گا“، ”میں بتاؤں گا“، ”میرے خلاف خبر کیسے لگائی؟“، ”میرے خلاف پوسٹ کیوں شئیر کی؟“ انتقام اور بدلے کی آگ میں جلتے ہیں دل میں بات رکھ لیتے ہیں، بس آج سے سب چیزیں ختم کر دیجئے، ہم جس رحمۃ للعالمین کے امتی ہیں وہ تو سب کو معاف کرنے والے ہیں جبکہ ہم سالوں دشمنیاں پالتے ہیں۔

غصہ مت کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: طاقتور وہ نہیں جو مقابلے کے وقت پہلوان کو پچھاڑ دے، طاقتور وہ ہے جو غصے میں اپنے اوپر قابو

---

1 . . . مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، حدیث:2569، ص1389۔

رکھے۔ (1)

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ دَفَعَ غَضَبَہُ دَفَعَ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہُ ”جو اپنا غصہ روک لیتا ہے اللہ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے۔“ (2)

عادل حاکم اور عرش کا سایہ

قیامت کا دن بہت ہی ہولناک دن ہو گا، اس دن عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا مگر رب کی رحمت سے وہاں پر کچھ لوگ عرش کے سایہ میں ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جن لوگوں کے لئے عرش کا سایہ فرمایا ان میں سب سے پہلے ”عادل حکمران“ کا فرمایا ہے۔ (3) وہ لوگ بہت خوش ہی نصیب ہیں جن کے پاس حکمرانی بھی ہے اور عدل بھی کرتے ہیں۔

حاکم ہو تو ایسا

صحابہ کرام ہمارے لئے رول ماڈل ہیں، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: ”اگر میری بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔“ حضرت عمر کی انداز حکمرانی رہتی دنیا تک حکمرانوں کے لئے رول ماڈل کی حیثیت رکھے گا۔ حضرت عمر معلم کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے، حضور کی امت کا خیال رکھتے تھے، ایک بار رات کے اندھیرے میں ”عوام“ کی خبر گیری کرنے کے لئے مدینہ منورہ کی گلیوں

1... بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، 4/130، حدیث: 6114۔
2... معجم اوسط، 1/362، حدیث: 1320۔
3... بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ، 1/236، حدیث: 660۔

کا دورہ کرنے لگے، ایک خستہ سے گھر میں بچوں کے رونے کی آواز آئی، آپ عورت سے پوچھتے ہیں: بچے کیوں رو رہے ہیں؟ کہا: بچوں کے لئے کھانے کو کچھ نہیں، حضرت عمر نے ہانڈیا کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: پھر ہنڈیا میں کیا پک رہا ہے؟ عورت نے کہا: پانی ہلا رہی ہوں تاکہ بچے بھوک سے سو جائیں۔ حضرت عمر بے قرار ہوگئے کہ میری رعایا، میری حکومت اور اس میں یہ حال ہے؟ حضرت عمر واپس جاتے ہیں، گودام سے اناج لیتے ہیں اور اپنے کندھے پر اناج کی بوری اٹھاتے ہیں، آپ کا خادم اسلم کہتا ہے: مسلمانوں کے خلیفہ! یہ بوری مجھے اٹھانے دیجئے، آپ نے فرمایا: نہیں اسلم! قیامت کے دن سوال مجھ سے ہوگا تم سے نہیں۔

عورت کے گھر پہنچ کر اپنے ہاتھ سے کھانا بناتے ہیں، بچوں کو کھلاتے ہیں، پیٹ بھرنے کے بعد بچے کھیلنے اور مسکرانے لگ جاتے ہیں حضرت عمر کہتے ہیں: اب مجھے تسلی اور قرار آگیا۔ اس سارے واقعے کے دوران عورت کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کون ہیں؟ عورت کہتی ہے: تم جیسا ہی شخص امیر المومنین ہونا چاہئے ہمارے امیر المومنین کو تو پتہ ہی نہیں ہے ہمارا حال کیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: جب کل تم دربار میں آؤ گی تو مجھے وہاں دیکھو گی،(1) یوں حضرت عمر نے اس خاتون کی ضرورت پوری کر دی اور اپنا تعارف بھی نہیں کروایا۔

اے کاش! ہمارے حکمران کے دلوں میں عوام کا درد پیدا ہو جائے کہ بیچارے غریب کس طرح مفلسی کے زندگی گزار رہے ہیں اگر حکمران کسی کا بھلا کر دیں گے تو اللہ

---

(1) ... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابۃ، 6/289، حدیث: 35973۔

پاک حکمران کے لئے بے شمار صدقہ جاریہ کا باعث بنادے گا۔

حضرت عمر اور مال وقف

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ وقف کے مال کا بہت خیال کرتے تھے۔ خلیفہ وقت ہوتے ہوئے آپ ایک اونٹ کے زخم کو دھو رہے تھے اور یہ بھی کہتے جا رہے تھے کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قیامت کے دن اس زخم کے بارے میں مجھ سے سوال نہ ہو جائے۔ (1)

حاکم کے لئے دعائے نبی

رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ ”یا اللہ! جو شخص اس امت کے کسی معاملے کا نگران ہے، پس وہ ان سے نرمی برتے تو تو بھی ان سے نرمی فرما اور اگر وہ سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما۔“ (2)

دیکھا جائے تو یہ دعا بھی ہے اور ایک قسم کا آلارم بھی ہے اور نبی پاک کی دعا تو قبول ہی قبول ہے مگر اس طرح کی روایات پڑھنے کے بعد لوگوں کا ذہن حکمران، وزیر، گورنر، صدر کی طرف چلا جاتا ہے اور ہمیں حکمران یاد آجاتے ہیں حالانکہ ہم بھی اپنے گھر کے حکمران ہیں، ہمارے پاس بھی اپنے خاندان کی بہت ساری ذمہ داریاں ہیں، اگر کوئی ایسی جگہ یا ذمہ دار ملتی ہے جہاں آپ فیصلہ کرسکتے ہیں تو وہاں پر لوگوں کے ساتھ نرمی والا

1... طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، 3/217۔

2... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام...الخ، حدیث: 1828، ص1016۔

معاملہ کرنا چاہئے۔

نرم دلی نہیں تو گورنری بھی نہیں

ایک بار امیر المومنین نے قبیلہ بنو اسد کے ایک شخص کو نیا نیا حاکم بنایا، وہ عہدہ لینے کے لئے آپ کے پاس آیا تھا، فاروق اعظم ایک بچے کو محبت سے پیار کر رہے تھے، گورنر نے کہا: آپ تو بچوں کو چومتے ہیں میں تو نہیں چومتا۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر نے فرمایا: تم تو لوگوں پر بہت کم رحم کرنے والے ہو، لاؤ ہمارا عہدہ واپس کرو اور آئندہ تم کبھی کوئی حکومتی کام نہیں کروگے۔ (1)

غریب گورنر

حضرت عمر نے ایک بار حمص شہر کے غریبوں کی لسٹ منگوائی تاکہ غرباء میں پیسے تقسیم کئے جائیں، حضرت عمر لسٹ دیکھ کر حیران ہوگئے کیونکہ اس لسٹ میں سب سے پہلا نام وہاں کے گورنر کا تھا، آپ فرمانے لگے: ہم سعید بن عامر کو ہر مہینے تنخواہ دیتے ہیں پھر بھی ان کا نام سرفہرست ہے، پوچھنے پر بتایا گیا کہ جتنی سیلری ملتی ہے وہ ساری غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

حضرت عمر کے احتساب کا نظام انتہائی زبردست تھا، آپ نے حمص کے لوگوں سے سعید بن عامر کے رویے کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا: ہمیں سعید بن عامر سے 4 شکایتیں ہیں:

(1)..."وہ ہمارے پاس صبح صبح نہیں آتے بلکہ دن چڑھنے کے بعد آتے ہیں۔"

1... سنن کبریٰ، کتاب السیر، باب ما علی الوالی من امر الجیش، 9/72، حدیث: 17906۔

(2)... ”دن کے وقت تو ملاقات فرماتے ہیں لیکن رات کے وقت ملاقات نہیں فرماتے۔“

(3)... ”مہینے میں ایک دن ایسا آتا ہے کہ وہ کسی سے بھی نہیں ملتے۔“

(4)... ”ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کبھی کبھی ان پر بے ہوشی کا طویل دورہ پڑتا ہے۔“

حضرت عمر نے گورنر صاحب سے ان 4 شکایتوں کی وضاحت طلب کی، حضرت سعید بن عامر نے فرمایا:

(1)... ”حضور! ان کی پہلی شکایت یہ ہے کہ میں دن چڑھنے کے بعد ان کے پاس آتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا کوئی بھی خادم وغیرہ نہیں ہے جبکہ میری زوجہ بیمار ہے لہٰذا میں خود ہی نمازِ فجر کے بعد دن چڑھنے تک اپنے گھر کے سارے کام کاج کرتا رہتا ہوں جس کے سبب لیٹ ہو جاتا ہوں۔“

(2)... ”حضور! ان کی دوسری شکایت یہ ہے کہ میں رات کے وقت ان سے ملاقات نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں دن بھر لوگوں کی خدمت کرتا ہوں، ان کے حقوق کی پاسداری کرتا ہوں جبکہ رات کا وقت میں نے اللہ پاک کے حقوق کی ادائیگی کے لئے وقف کر رکھا ہے۔“

(3)... ”حضور! ان کی تیسری شکایت یہ ہے کہ میں پورے مہینے میں ایک دن گھر سے باہر نہیں نکلتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس کپڑوں کا صرف ایک ہی جوڑا ہے، جسے میں مہینہ بھر پہنتا ہوں، پھر ایک دن اسے دھوتا ہوں پھر خشک ہونے پر اسے پہن لیتا ہوں، تو کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے میں اس دن لوگوں سے ملاقات نہیں کر سکتا۔“

(4)... ”حضور! ان کی چوتھی شکایت یہ ہے کہ مجھ پر کبھی کبھی بے ہوشی کا طویل دورہ پڑتا

ہے، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ میرے سامنے شہید کئے گئے، میں اس وقت حالتِ کفر میں تھا۔ مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے کہ کس ظلم کے ساتھ انہیں شہید کیا تھا گیا مجھ پر ایک طویل غم کا دورہ پڑتا ہے اور مجھ پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ (1)

اللہ اکبر! حضرت عمر نے جب اپنے گورنر صاحب کی یہ باتیں سنیں تو آپ زار و قطار رونے لگے۔ آپ پر رقت طاری ہو گئی اس شدت سے روئے کہ روتے روتے آپ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

سعید بن عامر جیسا گورنر

حضرت عمر نے ایک بار صحابہ کرام کو جمع کیا اور ان سے اپنی اپنی خواہش کا پوچھا: ایک صحابی نے کہا: میرے پاس بڑا لشکر ہو میں دشمنوں سے جہاد کروں۔ ایک صحابی نے کہا: میرے پاس بہت سارے پیسے ہوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کروں۔ حضرت عمر سے پوچھا گیا آپ کی خواہش کیا ہے آپ کہتے ہیں کہ میری آرزو ہے کہ میرے پاس سعید بن عامر جیسا کوئی امیر ہو جسے میں مسلمانوں کے اُمور کا والی بنا دوں، یہ کہنے کے بعد حضرت عمر اتنا روئے کہ آپ سے بات کرنا بھی مشکل ہو گئی۔ اور آپ کی زبان سے بار بار حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے لئے یہی دعا نکلتی تھی:

رَحِمَهُ الله رَحِمَهُ الله رَحِمَهُ الله اللہ ان پر رحم فرمائے، اللہ ان پر رحم فرمائے، اللہ ان پر رحم فرمائے۔ (2)

1...اسد الغابۃ، سعید بن عامر، 2/462۔

2...من نفحات الخلود، ص199۔

سب کے لئے ایک سا انصاف

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر کے پاس ایک مصری نے آکر عرض کی: میں امیر المومنین کی پناہ چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں پناہ دی، کہو کیا بات ہے؟ مصری نے کہا: میں نے آپ کے گورنر کے بیٹے کے ساتھ دوڑ لگائی اور میں اس سے جیت گیا، گورنر کے بیٹے نے مجھے کوڑے مارے اور یہ بھی کہا کہ تم میرا مقابلہ کرتے حالانکہ میں دو کریموں کا بیٹا ہوں۔

حضرت عمر نے فوراً گورنر کو اپنے بیٹے کے ساتھ مدینے آنے کا حکم دیا، جیسے ہی حضرت عمرو بن عاص اپنے بیٹے کے ساتھ بارگاہ فاروقی میں آئے تو آپ نے مصری کو بلایا اور فرمایا: گورنر کے بیٹے کو کوڑے مارو، جب وہ کوڑے مار کر فارغ ہو گیا تو حضرت عمر نے مصری سے کہا: اب گورنر کو بھی کوڑے مارو، مصری نے کہا: مجھے لڑکے نے مارا تھا گورنر نے نہیں، حضرت عمر نے عمرو بن عاص سے فرمایا: تم نے کب سے انسانوں کو غلام بنانا شروع کر دیا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے تو انہیں آزاد پیدا کیا تھا۔ گورنر نے عرض کی: امیر المومنین مجھے اس واقعے کا علم نہیں تھا، اور نہ ہی یہ شخص میرے پاس آیا تھا۔ (1)

انصاف سب کے لئے ایک ہونا چاہئے، امیر کے لئے الگ، غریب کے لئے الگ، اثر و رسوخ والے کے لئے الگ، جسے کوئی نہ جانتا ہوں اس کے لئے انصاف کا الگ معیار۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ کرے ہم سب مسلمانوں کے لئے رحمت بنیں، کل قیامت میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرما دیا کہ میں تو رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا، میں

---

(1) ... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الفاروق، عدلہ، 6/ 294، حدیث: 36005۔

نے غریبوں ، مسکینوں ، محتاجوں کا ساتھ دیا تھا ان پر ترس بھی کھایا تھا مگر تم نے اپنی زندگی میں کیا کیا؟ اگر شافع روز محشر نے ہماری شفاعت نہیں کی تو ہم کہاں جائیں گے؟ ہم سب نے مرنا ہے اور قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے لہذا اس دن کی تیاری کیجئے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 13 اکتوبر 2022 کو ”جامع مسجد دربار سلطان، فیڈرل بی ایریا“ کراچی کے قریب ہوا تھا۔

نبی پاک سے محبت کیوں ضروری ہے؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... کسی سے محبت کرنے کی 3 وجوہات ہیں
- ✿... حسن یوسف حضور کا صدقہ ہے
- ✿... حضور کے دنیاوی کمالات
- ✿... حضور کے اخروی کمالات
- ✿... حضور کے احسانات

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Scan کیجئے۔

Click کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور ایمان کی جان ہیں

ایمان کی جان کیا ہے؟ ہمارے ایمان کا جوہر کیا ہے؟(What is the essence of our Faith) یقیناً اللہ پر ایمان لانا بالکل ضروری ہے مگر یاد رکھیئے! جب تک اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان نہ لایا جائے، اس وقت تک ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ کوئی زندگی بھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا رہے مومن نہیں ہو گا جب تک محمد رسول اللہ کی دل سے تصدیق نہیں کرے گا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

1…الترغیب والترہیب، 2/326، حدیث:2590۔

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایمان کی بھی جان ہیں۔ مومن ہونے کے لئے حضور پر ایمان لانا ضروری ہے مگر کامل مومن بننے کے لئے آقا کریم سے سچی محبت کرنی ہے اور ایسی محبت کرنی ہے جیسا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ(1) ”تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر حضرت عمر نے عرض کی: خدا قسم! آپ میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں اس پر حضور نے فرمایا: ہاں اب! اے عمر!۔(2)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سب محبت کرتے ہیں مگر حضور سے محبت کا ایک پیمانہ ہے اور وہ پیمانہ یہ ہے کہ ”**اپنی جان سے بھی بڑھ کر حضور سے محبت کرنا ہے**۔“ ہم سب جمعہ کا خطبے سنتے ہیں، بعض اوقات لوگوں کو پورا یا آدھا خطبہ یاد ہو جاتا ہے، سر جھکا کر خطبہ سنتے ہیں مگر مطلب نہیں جانتے اور نہ کبھی جاننے کی کوشش کی ہے، ایک بار کوشش

---

1 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، 1/17، حدیث: 15۔

2 . . . بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، 4/283، حدیث: 6632۔

کرکے خطبے کا ترجمہ پڑھ لیجئے تاکہ معلوم ہوجائے کہ خطبہ میں کیا بولا جاتا ہے، اسی خطبے میں ایک جملہ 3 بار بولا جاتا ہے: ”اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ۔“ کبھی اس کے مطلب پر غور کیجئے، اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ کا مطلب ہے:

”سن لو! اس کا ایمان نہیں جس کے دل میں نبی پاک سے محبت نہیں۔“

ایمان مکمل ہی اس وقت ہوتا ہے جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سچی محبت کی جائے۔

محبت کی نہیں جاتی بلکہ محبت ہو جاتی ہے

ممکن ہے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ یہ کیسا حکم ہے؟ ”**نبی پاک سے محبت کرو اور محبت بھی سب سے بڑھ کر کرو**“ حالانکہ محبت کی نہیں جاتی بلکہ محبت ہو جاتی ہے، انسان زندگی بھر ساتھ رہتا ہے مگر محبت نہیں ہوئی، کوئی کسی سے زبردستی کیسے پیار کر سکتا ہے؟ کیونکہ زبردستی محبت کرنا انسان کے اختیار میں نہیں، اس سوال کا آسان سا جواب یہ ہے کہ کسی انسان سے محبت کیوں ہوتی ہے؟ علماء نے کسی سے محبت کرنے کی 3 وجہ بیان کی ہیں:

- **حسن:** انسان قدرتی طور پر حسین لوگوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔
- **کمال:** حسین نہیں ہے مگر باکمال ہے، بعض اوقات فٹبالر، کرکٹر یا اسپورٹس مین حسین نہیں ہوتے مگر اپنی فیلڈ میں باکمال ہوتے ہیں اس لئے کروڑوں لوگ ان کے دیوانے (فین) ہوتے ہیں۔
- **احسان:** حسین بھی نہیں ہے کمال بھی نہیں مگر اس کے احسانات بہت ہیں، بے حد

خیال کرتا ہے، جب بھی موقع آتا ہے میرے ساتھ یہی کھڑا ہوتا ہے اس لئے مجھے اس سے پیار ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تین وجوہات ہیں (This means that there are three reasons)

رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات ان 3 تین چیزوں میں دیکھئے:

خوشبودار پسینہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حسن تو بہت بعد کی بات ہے حسن سے پہلے حضور کا پسینہ مبارک ہے، دنیا بھر میں جتنے بھی حسین لوگ ہیں، ان کے پسینے سے بو ضرور آئے گی مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے حسین ہیں کہ ان کا پسینہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔ اسی بات کو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

آج کسی جگہ پہنچنا ہو تو گوگل میپ اور لوکیشن سے بہت آسانی ہو گئی ہے، لوکیشن ڈالو اور جہاں جانا ہے وہ پہنچ جاؤ، گوگل میپ سے پہلے کسی جگہ پہنچنا تھوڑا مشکل تھا، فلاں اسپتال آئے گا، اس کے بعد گلی آئے گی، الٹے ہاتھ پر مڑنا ہے، پھر دو گلیاں چھوڑ کر ایک کھمبا(پول/Pole) نظر آئے گا اس کے برابر میں لال رنگ کا گیٹ ہے یوں ڈھونڈ ڈھونڈ کر برا حال ہو جاتا تھا۔ آج گوگل کے اس سسٹم نے بہت آسان کر دیا۔

صحابہ کرام کے پاس بھی ایک سسٹم تھا، انہیں جب نبی پاک کو تلاش کرنا ہوتا تو راستے میں کھڑے ہو جاتے اور خوشبو بتاتی تھی کہ آقا کریم یہاں سے گزرے ہیں، پسینہ

مبارک سے گلیاں مہک جایا کرتیں تھیں، 1400 سال پہلے جو فضائیں مہکی تھیں وہ اب بھی مہک رہی ہیں۔ آج بھی کسی عاشقِ مدینہ کے آنکھوں پر پٹی باندھ کر لے جایئے وہ ہواؤں کو سونگھ کر بتادے گا یہ فضا، یہ ہوا کہیں اور کی ہیں خوشبو بتارہی ہے کہ کوئی گزر کر گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے:

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے ہیں
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو پسینے کی

نایاب عطر

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا ہے اور میں اسے خاوند کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں اور میرے پاس کوئی خوشبو نہیں۔ آپ کچھ عنایت فرمادیجئے۔ سرکار نے فرمایا: میرے پاس موجود نہیں مگر کل صبح ایک چوڑے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی میرے پاس لے آنا۔ دوسرے روز وہ شخص شیشی اور لکڑی لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ آپ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں اپنا پسینہ مبارک ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ پھر فرمایا: اسے لے کر جا! اپنی بیٹی سے کہہ دینا کہ اس لکڑی کو تر کرکے مل لیا کرے۔ پس جب وہ پسینہ مبارک کو لگایا کرتی تو تمام اہلِ مدینہ کو اس کی خوشبوں پہنچتی یہاں تک کہ اس گھر کا نام **بیتُ المطیبین** (خوشبوؤں والا گھر) ہوگیا۔⁽¹⁾

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

1… معجم اوسط، 3/190، حدیث: 6295۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سر تا بہ قدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

حسن

حضور نبی کریم سے پہلے سب سے زیادہ حسین و جمیل حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، قرآن مجید میں ان کے حسن کا تذکرہ ہے، ملکہ زلیخا آپ سے محبت کرنے لگی، مصر کی عورتوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں: ملکہ ہو کر غلام سے محبت! زلیخا نے عورتوں کو بلایا اور انہیں پھل کاٹنے کے لئے چھریاں پکڑا دیں، اسی دوران حضرت یوسف علیہ السلام ان عورتوں کے سامنے سے گزرے، آپ کا حسن ایسا تھا کہ عورتوں نے پھل کاٹتے کاٹتے اپنی انگلیاں بھی کاٹ لیں۔ اس واقعہ کو قرآن یوں بیان کرتا ہے:

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ-اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ

(پ:12، یوسف:31)

ترجمہ کنزُ العِرفان: توجب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اس کی بڑائی پکار اُٹھیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اٹھیں سُبْحَانَ الله، یہ کوئی انسان نہیں ہے یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے۔

حسنِ یوسف حضور کا صدقہ ہے

حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حسن کا ایک حصہ ہے اور حضور کو پورا حسن عطا کیا گیا ہے، امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت یوسف کو تمام انبیا و مرسلین بلکہ تمام مخلوق سے بڑھ کر حسن عطا کیا

گیا مگر ہمارے نبی کو ایسا حسن و جمال عطا کیا گیا جو نہ پہلے کسی کو عطا ہوا اور نہ بعد میں عطا ہو گا۔ “

ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نورانی پیشانی دیکھ لیتی تو ہاتھ کاٹنے کے بجائے اپنے دلوں کو کاٹنا پسند کرتیں۔ (1) اعلی حضرت فرماتے ہیں:

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں انگُشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مَردانِ عرب

اس شعر کا مطلب سمجھ آتے ہی اعلی حضرت سے محبت بڑھ جائے گی۔

شعر کا مطلب: اعلی حضرت نے پہلے مصرعہ میں 6 باتیں بیان کی ہیں:

(1) یوسف (2) حسن (3) کٹنا (4) مصر (5) انگلیاں (6) عورتیں۔

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن دیکھ کر مصر کی عورتوں کی انگلیاں کٹ گئیں۔

دوسرے مصرعے میں بھی 6 باتیں بیان کی ہیں:

(1) حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم (2) آپ کا نام (3) کٹوانا (4) عرب (5) سر / گردن (6) مرد

یاد رکھئے! کٹنا اور چیز ہے جبکہ کٹوانا دوسری چیز۔ بسا اوقات بے اختیاری میں کٹ جاتا ہے جیسے مصری عورتوں کی انگلیاں کٹ گئیں اور جو ہوش حواش اور خوشی خوشی کٹوائے وہ دوسری چیز ہے۔

1... زرقانی علی المواہب، 4/390۔

اب دونوں مصرعوں کا مطلب سمجھئے:

(1) وہاں **”حسن“** تھا یہاں صرف **”نام“** ہے (2) وہاں **”بے اختیار“** کٹیں اور یہاں اپنے **”اختیار“** اور **”خوشی خوشی“** کٹوا رہے ہیں (3) وہاں **”کٹنے“** کا واقعہ صرف **”ایک بار“** ہوا یہاں **”کٹوانے“** کا عمل **”بار بار“** جاری ہے (4) وہاں **”عورتیں“** تھیں یہاں **”مرد“** ہیں (5) وہاں **”مصر“** تھا یہاں **”عرب“** ہے (6) وہاں **”انگلیاں“** تھیں یہاں **”سر“** ہیں۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مَردانِ عرب

مخلوق میں حسین ترین

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا حسن مبارک دیکھا، ہر صحابی نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق حضور کا حسن بیان فرمایا ہے چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُ خَلْقًا(1) نبی پاک تمام لوگوں میں خوبصورت ترین اور سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

چودھویں دا چن تے عرشاں دا تارا

بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: میرے سر تاج سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش

1... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، 2/487، حدیث: 3549۔

رنگ تھے مزید فرماتی ہیں: لَمۡ یَصِفۡهُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّهَ وَجۡهَهٗ بِالۡقَمَرِ لَيۡلَةَ الۡبَدۡرِ یعنی جس نے بھی آپ کی توصیف بیان کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی وَكَانَ عَرَقُهٗ فِيۡ وَجۡهِهٖ مِثۡلَ اللُّؤۡلُؤِ (1) یعنی آپ کے پسینہ کی بوند آپ کے چہرۂ انور میں یوں معلوم ہوتی جیسے موتی۔“

چاند کا ٹکڑا

حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں: وَكَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسۡتَنَارَ وَجۡهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطۡعَةُ قَمَرٍ (2) ”جب رسول پاک خوش ہوتے تو چہرہ انور خوشی سے دمک اُٹھتا یوں معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے۔“

حضور کے حسن وجمال کو سمجھانے کے لئے صحابہ کرام نے چاند کی مثال دی ورنہ حقیقت تو یہی ہے کہ

چاند کی طرح ان کو ہم کہیں تو مجرم ہیں
کیونکہ ان کی چوکھٹ پر چاند خود سوالی ہے

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان بہت اعلی ہے چاند کو جہاں اشارہ فرمادیتے چاند اسی طرف گھوم جایا کرتا تھا، حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ سے کہتے ہیں: میں نے آپ کو بچپن میں جھولے میں دیکھا تھا آپ جدھر اشارہ کرتے تھے چاند اسی

1... خصائص الکبریٰ، 115/1۔

2... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، 488/2، حدیث: 3556۔

طرف چلا جاتا تھا، حضور فرماتے ہیں: میں چاند سے باتیں کرتا تھا وہ مجھے رونے سے منع کرتا تھا اور جب چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کی آواز سنتا تھا۔ (1) ہمارے نبی چاند کی آواز بھی سن لیتے ہیں تو پھر امتی درود پڑھے تو کیوں نہ سماعت فرمائیں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چاند سے بھی زیادہ خوبصورت

گاؤں، دیہات یا ریگستانی علاقوں میں جہاں لائٹ نہ ہو وہاں چودھویں کا چاند اور تارے انتہائی حسین منظر پیش کرتے ہیں، ایسا ہی منظر حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایک مرتبہ چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ کے چہرہ انور کو دیکھتا تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصورت نظر آتا تھا۔“(2)

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالب دیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

چہرہ مصطفیٰ نبوت کی دلیل

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ کو معجزات نہ بھی ملے ہوتے صرف آپ کا چہرہ مبارک ہی نبوت کی دلیل کے لئے کافی تھا۔ (3)

1... خصائص الکبریٰ، 1/91۔
2... الشمائل المحمدیۃ، ص24، حدیث:9۔
3... سبل الہدی والرشاد، 1/531۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

نعت پڑھنا، لکھنا، سننا اور سنانا یہ آج کل کی ایجاد نہیں ہے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانے میں بھی محافل ہوتی تھی، مسجد نبوی میں محفل میلاد منعقد ہوتی تھی، حضرت حسان بن ثابت پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعتیں پڑھتے تھے، حضور انہیں منبر پر بٹھاتے، دعائیں دیتے نعتیں سنتے تھے، حضرت حسان بن ثابت نے پیارے مصطفیٰ کا مبارک چہرہ دیکھا اور نعت پڑھی۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
حضور آپ جیسا حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
حضور آپ جیسا جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں ہے
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
اللہ نے آپ کو سارے عیبوں سے پاک بنایا
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ
اللہ نے آپ کو ایسا بنایا جیسا آپ چاہتے تھے

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فیض سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم | خدا چاہتا ہے رضائے محمد

چہرہ مصطفیٰ کا ذکر ہو یا حضور کے حسن کا تذکرہ عاشقوں کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے، آنکھیں نم ہو جاتی ہیں، روح بے قرار ہو جاتی ہے اور دل دیدار کرنے کو مچلنے لگ جاتا

ہے کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب کو کیسا بنایا ہے۔ شاعر کہتے ہیں:

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

اُن کا جو ہو گیا زمانہ اُس کا ہو گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت جب بھی بیان کی جائے گی 2 خواتین کا ذکر ضرور کیا جائے گا، بظاہر دیکھا جائے تو نہ ان کے پاس زیادہ علم تھا اور نہ ہی کوئی بڑا کارنامہ کیا مگر رہتی دنیا تک لوگ ان کے "گیت" گائیں گے، ان خواتین سے میں ایک **بی بی دائی حلیمہ** اور دوسری **ام معبد** ہیں۔

دائی حلیمہ جاگ اٹھے تیرے سوئے نصیب

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیدائش کے بعد عرب میں بہت سی دائیاں آئی تھیں مگر دائی حلیمہ کی قسمت میں نبی پاک آئے اور حضور کی برکت سے ان کے سوئے نصیب جاگ گئے: ✿ بی بی حلیمہ کی سست سواری تیز ہو گئی ✿ بکریوں کے خشک تھن دودھ سے بھر گئے ✿ کمزور جانور خوب موٹے تازے ہو گئے ✿ بنا چراغ کے رات بھر مکان میں روشنی رہنے لگ گئی، پوچھنے پر بتایا کہ نورانی چہرے والا بچہ لائی ہوں سارت رات گھر چمکتا ہے۔

یہ کہتی تھیں گھر گھر میں جا کر حلیمہ
مرے گھر میں خیر الوری آ گئے ہیں
بڑے اوج پر ہے مرا اب مقدر
مرے گھر حبیب خدا آ گئے ہیں

ام معبد اور بکری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی چونکہ کفار جانی دشمن تھے اس لئے آپ کا پیچھا کرنے کے لئے لوگ روانہ کئے گئے تاکہ گرفتار کرسکیں اور مدینے جانے سے روک سکیں، چلتے چلتے رسول اللہ کو ایک خیمہ نظر آیا، خیمہ میں موجود بوڑھی عورت کا کام ہی مسافروں کو کھانا اور پانی پلانا تھا، مگر قحط کی وجہ سے اس وقت اس کے پاس کچھ نہیں تھا، حضور نے بکری دیکھی جو انتہائی کمزور تھی اور اس کے تھن بھی سوکھے ہوئے تھے، حضور نے فرمایا: کیا میں اس بکری کا دودھ دوھ لوں؟ انہوں نے کہا: اس میں تو دودھ ہی نہیں ہے اگر ہے تو نکال لیجئے، حضور نے جیسے ہی دعا پڑھ کر تھن کو ہاتھ لگایا دونوں تھن دودھ سے بھر گئے، اتنا دودھ نکلا کہ سب نے پیٹ بھر کر پیا اور گھر کے سارے برتن بھی دودھ سے بھر گئے، بکری بھی فربا ہوگئی، کچھ دیر بعد حضور روانہ ہوگئے، ام معبد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نہیں جانتی تھیں، جب ان کے شوہر آئے اور گھر میں دودھ، برکت اور رونق دیکھی تو اس کا سبب پوچھا، ام معبد نے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حلیہ جن الفاظ میں بیان کیا وہ تاریخ کی کتب میں درج ہوگیا، ایک ایک لفظ گویا موتی ہوں، آپ فرماتی ہیں:

رَأَيْتُ رَجُلاً ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ اَبْلَجَ الْوَجْهِ حَسَنَ الْخُلُقِ لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ وَسِيمٌ قَسِيمٌ فِي عَيْنَيْهِ دَعِجٌ وَفِي اَشْفَارِهِ وَطَفٌ وَفِي صَوْتِهِ صَهَلٌ وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ وَفِي لِحُيَتِهِ كَثَاثَةٌ اَزَجُّ اَقْرَنُ اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ وَاَحْسَنُهُ وَاَجْمَلُهُ

مِنْ قَرِيبٍ حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلاً لَاَ نَزْرٌ وَلَاَ هَذْرٌ كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لَاَ تَشْنَاَهُ مِنْ طُولٍ وَلَاَ تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ قَدْرًا لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ اِنْ قَالَ سَمِعُوا لِقَوْلِهِ وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلَى اَمْرِهِ مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَاَ عَابِسٌ وَلَاَ مُفَنَّدٌ(1)

میں نے ایسی شخصیت دیکھی جن کا حسن نمایاں، چہرہ خوبصورت، تخلیق بہت عمدہ نہ تو پیٹ بڑا ہونے کا عیب تھا نہ بالکل ہی دبلے پتلے ہونے کا نقص تھا۔ بڑے حسین، انتہائی خوبصورت، آنکھیں سیاہ اور پلکیں بڑی اور لمبی تھیں۔ ان کی آواز گونج دار، گردن چمکدار تھی، داڑھی مبارک گھنی تھی، ابرو خمیدہ اور درمیان سے پیوستہ، خاموش رہے تو باوقار، لب کشا ہو تو چہرے پر بہار اور وقار، سب سے بڑھ کر باجمال، دور و نزدیک سے حسین و جمیل، شیریں زباں، گفتگو صاف اور واضح، نہ بے فائدہ اور نہ بے ہودہ، گفتگو کرے تو موتی جھڑیں، میانہ قد، نہ لمبا تڑنگا کہ دراز قامتی بُری لگے، نہ پست کہ آنکھوں میں حقارت پیدا ہو، دو سرسبز و شاداب شاخوں کے درمیان لچکتی ہوئی شاخ جو حسین منظر اور عالی قدر ہو، اس کے خُدّام و رُفقا حلقہ بستہ، اگر لب کشا ہو تو وہ غور سے سُنیں اور اگر حکم دے تو تعمیل کے لیے دوڑیں، قابلِ رشک، قابلِ احترام، نہ تلخ رُو، نہ زیادتی کرنے والا۔

ام معبد نے اپنے شوہر کے سامنے ایسا حلیہ بیان کیا کہ ان کے شوہر بے ساختہ بول پڑے، خدا کی قسم! یہ قریش کے سردار ہیں جن کا چرچا ہو رہا ہے پھر دونوں میاں بیوی

---

1. . . مستدرک للحاکم، 3/543، حدیث: 4333۔

مدینہ پاک حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

ام معبد نے حضور کا چرچا کیا قیامت تک ان کا شہرہ بلند ہوتا رہے گا معلوم ہوا جس نے نبی پاک سے اپنا رشتہ جوڑا اس کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ شاعر کہتے ہیں

ان کے جو غلام ہوگئے وقت کے امام ہوگئے
نام لیوا ان کے جو ہوئے ان کے اونچے نام ہوگئے

محبت کرنی ہے تو حَسِین و جمیل سے کیجئے اور حضور سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ حسن کامل اس وقت ہوتا ہے جب رسول اللہ کے قدموں پر حاضری دیتا ہے، تاجدارِ بریلی، اعلی حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حسن زیبا کا انتہائی خوبصورت نقشہ اشعار کی صورت میں بیان کیا۔ آنکھ کے متعلق فرماتے ہیں:

جس طرف اُٹھ گئیں دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

ہونٹ کے متعلق فرماتے ہیں:

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

زبان کے متعلق فرماتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

دہن اقدس کے متعلق فرماتے ہیں:

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

دستِ اقدس کے متعلق فرماتے ہیں:

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

چہرہ انور کی رنگت سے متعلق فرماتے ہیں:

جس کی رنگت سے بے رنگ رنگے گئے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

حضور کے بچپن کے متعلق فرماتے ہیں:

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

شکم مبارک کے متعلق فرماتے ہیں:

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کان مبارک کے متعلق فرماتے ہیں:

دور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

کھیعص کی عشقیہ تفسیر

قرآن مجید کی کچھ سورتیں حروف سے شروع ہوتی ہیں جیسے: یس، طه، ق، ن، الم، الر ان حروف کو "حروف مقطعات" کہتے ہیں۔ انھی حروف مقطعات میں سے "کھیعص" بھی ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت امام احمد رضا خان "کھیعص" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ک" حضور کی "**زلفوں**" کی طرف اشارہ ہے۔ "ہ" پیارے آقا کے "**دہن**" کی طرف اشارہ ہے، "ی" نبی کریم کی مبارک "**ابرو**" کی طرف اشارہ ہے، "ع اور ص" رسول اللہ کی دونورانی "**آنکھوں**" کی طرف اشارہ ہے۔

کٓ گیسو ہٰ دَہن یٰ اَبرو آنکھیں عٓ صٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
آقا تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

شعر کا مطلب: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: کاف سے مُراد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گیسو مُبارک ہیں کہ جس طرح کاف مخصوص حلقے و دائرے کی طرح ہوتا ہے، اسی طرح گیسوئے مصطفٰے بھی ایک دلکش حلقے کی شکل میں ہیں، "ہٰ" سے دہنِ مصطفٰے مُراد ہے کہ جس طرح "ہٰ" مُنہ کی طرح گول ہوتی ہے، اسی طرح دہنِ مصطفٰے بھی حسین گولائی میں ہے، "یٰ" سے اَبروئے مصطفٰے مُراد ہیں کہ "یٰ" کی صُورت بھی اَبرو کی مانند ہوتی ہے، ع اور ص سے حضور کی آنکھوں کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی شکلیں بھی آنکھوں سے ملتی

جُلتی ہے، الغرض کٓھٰیٰعٓصٓ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رُخِ روشن کو بیان کیا گیا۔

محبت کرنے کی دوسری وجہ "باکمال" ہونا

کسی سے محبت کرنے کی دوسری وجہ "باکمال" ہونا ہے، حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی باکمال نہیں ہے بلکہ کمال کو کمال عطا کرنے والی ذات ہمارے نبی کی ہے۔

حضور کے کمالات:

- زمین سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔
- ڈوبا سورج لوٹا دیا۔
- اشارے سے بارش برسا دی۔
- جب چاہا برستی بارش روک دی۔
- ٹوٹے ہاتھ اور پنڈلی پر دستِ اقدس پھیر کر فوراً جوڑ دی۔
- جسم سے جدا آنکھ کو لعابِ دہن لگاتے ہی فوراً درست کر دی۔
- لعابِ دہن ڈالتے ہی نمکین کنواں میٹھا کر دیا۔

بریلی کے تاجدار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

حضور کے کمال کا سلسلہ تھما نہیں بلکہ جاری وساری ہے محشر میں جو کمالات ملیں گے وہ سب سے جدا ہیں، محشر میں مقام محمود ملے گا، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
لَاوَرَبِّ اَلعَرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

قیامت کے دن میدان محشر سجانے کا صرف ایک ہی مقصد ہے(The Day of Judgment has a single purpose)اس دن نبی پاک کی شان بتائی جائے گی، شاعر کہتا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

محشر کا انعقاد کرکے پوری خلقت کو شان محبوبی دکھانا مقصود ہے ورنہ قبر سے نکل کر اعمال نامہ ہاتھ میں دیدیا جاتا ہے اور اعلان کر دیا جاتا کہ جنت والے جنت میں جائیں اور دوزخ والے دوزخ میں مگر ایسا نہیں ہو گا بلکہ بزم محشر سجا کر پیارے نبی کی شان محبوبی ظاہر کی جائے گی، قیامت میں حضور کے اختیارات اور رب کی بارگاہ میں مقام دیکھ کر شفاعت

کی بھیک لینے کے لئے دوڑیں گے، قفلِ شفاعت حضور ہی کھولیں گے، اس وقت کا ماننا فائدہ نہیں دے گا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا

اگر باکمال سے محبت کرنی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کیجئے کیونکہ دربارِ مصطفیٰ سے کمال تقسیم ہوتا ہے۔

مبارک لعابِ دہن

دنیا میں حسین سے حسین تر آدمی کیوں نہ ہو مگر اس کا تھوک تنفیر کا سبب ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا لعاب ایسا نہیں تھا بلکہ وہ بہت ہی کمال کا تھا، مدینہ منورہ میں جب لوگ پانی کے لئے کنواں کھودتے تھے، اگر پانی کھارا نکلتا تو حضور کی خدمت میں حاضری دیتے، حضور یا تو خود کنویں پر جاکر اپنا لعابِ دہن ڈالتے یا پھر صحابہ آپ کا لعابِ دہن لے جاتے، لعابِ دہن کی برکت سے کنویں کا کھارا پانی میٹھا ہو جاتا تھا۔

لکڑی روشن ہو گئی

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں دو صحابی حاضر تھے، رات کافی ہو گئی، ہمارے زمانے میں لائٹ کی ہر سہولت موجود ہے مگر اس زمانہ میں ایسا نہیں تھا، راستے میں گھپ اندھیرا ہوتا تھا، صحابی کہتے ہیں: ہم نے حضور سے عرض کی: روشنی نہیں ہے اور گھر جانا ہے، حضور نے ایک لکڑی منگوائی، جیسے ہی دستِ اقدس پھیرا لکڑی ٹارچ کی طرح روشن ہو گئی، دونوں صحابی چلتے گئے، دونوں نے اپنے اپنے گھر جانا تھا اور راستہ ایک دوسرے سے

الگ الگ تھا مطلب ایک کا سیدھی طرف اور ایک کا الٹی طرف، صحابی نے ایک اور لکڑی اٹھائی، اس لکڑی سے جیسے ہی ملایا وہ بھی روشن ہو گئی۔ (1) حضور تو ایسے نورانی ہیں جسے ہاتھ لگائیں وہ بھی نور بن جاتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اعلیٰ حضرت چاند و سورج کی چمک سے متعلق فرماتے ہیں:

یہ جو مہر و مَہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

پہلی تاریخ کا چاند پیارا لگتا ہے اور اس چاند کو "**ماہ نو**" کہتے ہیں، تنخواہ دار کو پہلی تاریخ کو تنخواہ ملتی ہے اعلیٰ حضرت "**ماہ نو**" کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے چاند مہینہ شروع ہو گیا روشنی چاہئے تو اپنا کشکول لا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پورے مہینے کی خیرات لے جا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

محبت کرنے کی تیسری وجہ "محسن" ہونا

کسی سے محبت کرنے کی تیسری وجہ اس کا "محسن" ہونا ہے، وہ خیال بہت کرتا ہے، اس کے ہمارے اوپر بہت احسانات ہیں، بسا اوقات لوگوں نے پرس یا بیڈ روم میں تصاویر لگائی

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، 2/399، حدیث: 5944۔

ہوتی ہیں، اگر ان سے پوچھا جائے کیا وہ آپ کو جانتا ہے جواب ملتا ہے وہ تو نہیں جانتا مگر پھر بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔

ہمیں تو ان سے محبت کرنی چاہئے جن کے ہمارے اوپر اَن گِنَت احسانات ہیں اگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے احسانات کی بات کی جائے تو زندگیاں ختم ہو جائیں گی مگر احسانات بیان نہیں ہوسکتے۔ ان سے محبت کیجئے جو ہمیں جانتے بھی اور پہچانتے بھی ہیں۔ اور ہمارا بے حد خیال بھی رکھتے ہیں۔

- پیدا ہوتی ہی "رب ھب لی امتی" (میری امت کو بخش دے) کہا۔
- ہماری پیدائش سے پہلے، 1400 سال قبل ہمارے لئے آنسو بہائے۔
- شب معراج ہمیں یاد رکھا۔
- قبر انور میں اتارا گیا پھر بھی نہ بھولے۔
- اعلی حضرت فرماتے ہیں: بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔ کان بجنے کا یہی سبب ہے، جب کبھی ایسا ہو تو اس وقت درود پاک پڑھ لینا یہ وہی آواز ہے جو روضہ رسول میں نبی پاک امت کو پکار رہے ہیں، وہ کبھی کبھی کسی مسلمان کی روح سے ٹکرا جاتی ہے۔ (1)

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ ہمارا خیال رکھتے ہیں،

1... فتاویٰ رضویہ، 30/712۔

قیامت کے دن ہر ایک کو اپنی پڑی ہو گی، نہ ماں بیٹے کے کام آئی گی نہ باپ کو اولاد کی فکر ہو گی، خیال ہو گا تو صرف ہمارے آقا و مولی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہو گا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

گناہ کھلنے پر جب گنہگار پریشان ہوں گے تو محسن انسانیت ہمارے گناہ چھپالیں گے۔

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں

سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسارہا ہو گا، پیاس سے حال برا ہو جائے گا، ہر طرف پیاس پیاس کی صدائیں بلند ہوں گی اس دن صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارا خیال کریں گے۔

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

کسی سے محبت کرنے کی 3 وجوہات ہیں اور وہ تینوں وجوہات ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں سب سے زیادہ ہیں اب بھی اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت نہ کی جائے تو وہ کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟

نبی سے رشتہ جوڑلیجئے

ربیع الاول کا مبارک مہینہ نبی سے رشتہ جوڑنے کے لئے آتا ہے، نبی سے رشتہ جوڑ لیجئے، تعلق مضبوط کرلیجئے، نعرے لگانا، گھر کو سجانا، لائٹنگ کرنا، جھنڈے لگانا، میلاد منانا، نیاز پکانا، لنگر کرنا یہ سب اچھے کام ہیں مگر صرف یہ کام کافی نہیں ہیں، رسول پاک سے محبت کا دعوی اس وقت سچا سمجھا جائے گا جب آپ کے فرمان پر عمل بھی کیا جائے

گا۔ محبت کا صرف زبانی دعوی نہیں ہونا چاہئے بلکہ عمل سے بھی محبت کا اظہار ہونا چاہئے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

قُرَّةُ عَيْنَيَّ فِي الصَّلَاةِ(1) ”نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“ محبت کا دعوی کرنے والی کی نمازیں قضا ہو رہی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا(2) ” جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم سے نہیں۔“ موقع ملتے ہی دھوکا دیدیتے ہیں۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حرام روزی سے منع فرمایا ہے مال بنانے کے چکر میں حرام طریقے اپنا لئے۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں سچ کی تعلیم دیں اور محبت کا دعوی کرنے والا جھوٹ پر جھوٹ بولے۔

نبی سے سچی محبت کیجئے

انسان جس سے محبت کرتا ہے اسے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں پڑتی لوگوں کو خود ہی پتا چل جاتا ہے مثلاً ایک شخص ہر وقت اپنے بچے کی باتیں کرتا ہے میرا بیٹا ایسا ہے، میرا بیٹا پیارا ہے، میرا بیٹا یوں کرتا ہے اس کی باتوں سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ اپنے بچے سے پیار کرتا ہے۔ لہٰذا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ایسی محبت کیجئے کہ لوگوں کو خود معلوم ہو جائے کہ یہ نبی کا عاشق ہے، ستھرا کردار، پیاری گفتار، سنت کے مطابق لباس، میرا سراپا بتادے کہ میں نبی کا امتی ہوں۔

1... سنن نسائی، ص2307، حدیث:3392۔

2... مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی۔۔۔الخ، ص65، حدیث:101۔

اپنی پہچان مشکل مت بنائیے

آج کل کے نوجوانوں کو دیکھ کر انسان سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ مسلم ہے یا غیر مسلم کیونکہ اوپر سے لے کر نیچے تک مسلمانوں والی کوئی چیز نہیں ہوتی، نہ چہرہ مسلمانوں والا اور نہ ہی لباس۔ گفتگو میں بھی مسلمانوں والا عنصر ”**ان شاء اللہ**“، ”**ماشاء اللہ**“، ”**سلام و دعا**“ کچھ بھی شامل نہیں ہوتا۔ بس ابے تبے، گالم گلوچ تو تکاڑ ہوتی ہے، گھر میں کوئی مسلمانوں والی چیز یا تصویر نظر آجائے، مگر وہاں فلم ایکٹر کی تصاویر نظر آتی ہیں۔ آج کا ماڈرن نوجوان کے مسلمان ہونے کا صرف نام سے معلوم ہوتا ہے۔ خدارا! اپنی ایسی پہچان مت بنائیے بلکہ ایسی پہچان بنائیے دور سے دیکھ کر لوگ بتادیں کہ یہ نبی کا امتی ہے۔

فنا اتنا تو ہوجاؤں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہوجائے

کوشش کیجئے کہ ہماری باتیں بتائیں، ہمارا انداز بتائے، ہماری سچائی بتائے، ہمارا کاروبار بتائے کہ ہم کس کے امتی ہیں۔ دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں بہت ساری باتیں بتائی اور سکھائی جاتی ہیں، مدنی چینل پر بیانات سنیں گے تو ان شاء اللہ اپنے اندر تبدیلی محسوس کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 13 اکتوبر 2022 کو "جامع مسجد کنز الایمان، بابری چوک"، کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

آقا کی نعت خوانی
قرآن کی زبانی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿ ... نعت خوانی پر وسوسہ نہیں
- ✿ ... مسجدِ نبوی میں محفل میلاد
- ✿ ... آیاتِ قرآنی اور نعتِ نبی
- ✿ ... خدا چاہتا ہے رضائے محمد
- ✿ ... آبِ کوثر دلانے والی نیکیاں
- ✿ ... آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درود پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جو نبی پاک کی محفلِ میلاد میں شرکت کرتے ہیں وہ خوش نصیب ہوتے ہیں کیونکہ

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

محفلِ میلاد کے لئے ہزاروں لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے مگر اس میں مخصوص لوگ آتے ہیں گویا کہ وہ نصیب والے ہوتے ہیں جو ایسی محفل میں آتے ہیں، شاعر کہتا ہے:

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں
آقا کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

---

(1) ... فردوس الاخبار، 1/ 422، حدیث: 3149۔

نعت خوانی پر وسوسہ نہیں

نبی پاک کی مدح سرائی کرنا، نعت پڑھنا نئی چیز نہیں ہے اور نہ ہی یہ 100 یا 200 سال پرانا طریقہ ہے، جب کبھی نعت خوانی یا محفل میلاد کا ذکر ہوتا ہے تو لوگ خود وسوسے کا شکار ہو جاتے ہیں یا پھر دوسروں کو وسوسوں میں مبتلا کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ نعت خوانی نیا کام ہے، پہلے زمانے میں نہیں ہوتا تھا، ان بیچاروں نے نہ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کیا اور نہ ہی اسلامی تعلیمات کو سمجھا ہوتا ہے اگر مطالعہ کرتے تو پھر وسوسوں میں نہ آتے۔

علمائے اسلام نے صحابہ کرام کو خصوصیات کے اعتبار سے تقسیم کیا ہے مختلف صحابہ کرام کی مختلف ذمہ داریاں ہوتی تھیں جیسے بعض صحابہ کرام وحی لکھا کرتے تھے انہیں "کاتبین وحی" کہا جاتا ہے بعض حضور کی حفاظت کرتے تھے انہیں "محافظ" کہہ سکتے ہیں اور صحابہ کرام کی اسی بزم میں نعت گو اور نعت خواں صحابہ بھی تھے جن کا فرض "نعت رسول" بیان کرنا تھا۔

حضور کے زمانے میں جنگ تلوار سے بھی لڑی جاتی تھی اور اشعار کے ذریعے سے بھی مدمقابل کو گھائل کیا جاتا تھا چونکہ انہیں اپنی زبان پر ناز تھا کسی کو بھی لفظوں کے نشتر سے زخمی کر دیا کرتے تھے، کفار اور بے ایمان لوگ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہتے تو نعت گو صحابہ کرام حضور کی شان میں نعت اور اشعار لکھ کر کفار کو جواب دیتے۔ مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی پاک کا فرمان ہے: "ان کے اشعار کفار کے لئے تیر کا کام کرتے ہیں۔"(1)

1... مواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، باب عمرۃ القضاء، 3/318۔

مسجدِ نبوی میں محفلِ میلاد

دربارِ رسالت کے سب سے مشہور نعت گو شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت حسان بن ثابت مسجد نبوی شریف میں منبر پر کھڑے ہو کر نعت مصطفیٰ پڑھا کرتے تھے اور نعت سننے والوں میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بھی ہوتے تھے مسجد نبوی شریف میں منبر لگا کر آپ سے نعتیں سنا کرتے تھے اور حضور فرماتے ہیں: اللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اے اللہ! جبریل کے ذریعے حسان بن ثابت کی مدد فرما۔(1)

معلوم ہوا کہ نعت پڑھنا صحابہ کا اور نعت سننا نبی پاک کا طریقہ ہے، جو لوگ نعت خوانی کرتے ہیں انہیں مبارک ہو کیونکہ مسجد نبوی میں صحابہ کرام محفل نعت سجایا کرتے تھے، اس لئے اب ذرا بھی پریشان یا کنفیوژ مت ہونا۔ لوگوں کا تو کام ہی وسوسے ڈالنا ہے ممکن ہے اب کوئی یہ وسوسہ ڈال دے کہ صحابہ کی نعت خوانی اور آج کی نعت میں فرق ہے، اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ **کوئی فرق نہیں ہے**۔

حضرت حسان بن ثابت نے حضور کی شان میں کئی اشعار لکھے، اگر ان اشعار کا مطلب یاد کرلیں گے تو ان شاء اللہ نعت خوانی پر کوئی بھی وسوسوں میں مبتلا نہیں کرسکے گا، سب سے زیادہ مشہور شعر یہ ہے:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
حضور آپ جیسا حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں ہے

---

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حدیث: 2485۔

وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءُ
حضور آپ جیسا حَسِین و جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں ہے
خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ
حضور اللہ نے آپ کو تمام عیبوں سے پاک پیدا فرمایا
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ
حضور آپ کو اللہ نے ایسا بنایا ہے جیسا آپ چاہتے تھے

حضرت حسان بن ثابت کے عربی شعر وَاَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِيۡ (حضور آپ جیسا حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں ہے) وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءُ (حضور آپ جیسا حَسِین و جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں ہے) کو اردو میں کوئی یوں بیان کرے

جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

گویا آپ کے شعر کی ترجمانی ہو رہی ہے، اسی طرح خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ (حضور اللہ نے آپ کو تمام عیبوں سے پاک پیدا فرمایا) کو حسان الہند مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے انداز میں یوں فرماتے ہیں:

وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

سننے اور پڑھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حضرت حسان کی شاعری کی شرح ہو رہی ہے، حضرت حسان کی نعت کا اگلا شعر كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ (حضور آپ کو اللہ نے ایسا بنایا ہے جیسا آپ چاہتے تھے) جسے امام عشق و محبت نے اپنے انداز میں یوں بیان کیا:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم | خدا چاہتا ہے رضائے محمد

آیاتِ قرآنی اور نعتِ نبی

کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
دساں کی میں مصطفٰے دی کڈی سونڑی شان اے
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سیپارہ
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

رب کریم نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظیم شان اور نعت بیان کی ہے چنانچہ عاشقانِ رسول کی مساجد میں ہر دعا کے بعد آیت درود پڑھی جاتی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پارہ:22، احزاب:56)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

درود بھیجنے کا مطلب

علمائے اسلام نے اللہ پاک کے درود بھیجنے کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ ”اللہ پاک رحمت نازل فرماتا ہے“ فرشتے اور ہمارا درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ ”اے اللہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اپنی رحمتوں کو نازل فرما۔

مدنی پھول

عام طور پر یہ آیت یاد ہی ہوتی ہے، اس آیت کے تحت چند مدنی پھول پڑھ لیجئے پھر جب کبھی یہ آیت سنیں گے تو شوق مزید بڑھ جائے گا۔

- قرآن مجید میں بہت سارے اعمال کرنے کا حکم بیان کیا گیا مگر کوئی ایسا عمل بیان نہیں ہوا جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ اور فرشتے بھی عمل کر رہے ہیں مسلمانوں تم بھی کرو۔
- حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے صرف ایک بار سجدہ کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر فرشتے مسلسل درود بھیج رہے ہیں۔
- حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو ہمارے درود کی حاجت نہیں ان پر تو اربوں کھربوں فرشتے درود بھیج رہے ہیں۔ درود پاک ہمارے لئے نعمت ہے اس کے پڑھنے سے ہمارے نصیب جاگتے ہیں، شاعر کہتا ہے:

ان کے جو غلام ہوگئے وقت کے امام ہوگئے
نام لیوا ان کے جو ہوئے ان کے اونچے نام ہوگئے

فرشتوں کی تعداد

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ پاک فرشتوں سے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط
(پ:29، مدثر:31)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

فرشتوں کی تعداد کتنی ہے یہ نہیں معلوم البتہ کچھ مخصوص فرشتے ہیں اور جن کے مختلف

کام ہیں جیسے : ملائکہ مقربین، حاملین عرش، مالک جنت، داروغہ جہنم، بارش برسانے والے، ہوا چلانے والے ، پہاڑوں پر معمور، آسمانوں پر رہنے والے، آمین کہنے والے، نباتات اگانے والے، نماز کے منتظرین کے لئے دعا کہنے والے، حفاظت کرنے والے، کراما کاتبین۔ امام اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ "سعادۃ الدارین "میں فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں آسمان کے چرچرانے کی آواز سن رہا ہوں اور اس کا چرچرانا بجا ہے کیونکہ آسمان میں بالشت بھر جگہ بھی خالی نہیں کہ جہاں کوئی فرشتہ سجدہ یا قیام کی حالت میں نہ ہو۔"(1)

اس کے بعد فرماتے ہیں: انسان جنات کا دسواں ہیں، اور یہ دونوں (انسان اور جنات) خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ ہیں، خشکی کے جانور پرندوں کا دسواں حصہ ہیں، ان سب کا مجموعہ سمندری مخلوقات کا دسواں حصہ ہے،(2) ان سب کا مجموعہ زمین پر رہنے والے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے اور اس کا مجموعہ پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے اور ان کا مجموعہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے اسی طرح ساتویں آسمان تک کے فرشتوں کی تعداد ہے۔ اور سب کا مجموعہ کرسی کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے۔"

روئے زمین پر انسانوں کی تعداد 8 ارب ہے، اور یہ تعداد جنات کا دسواں حصہ بنتی ہے اگر جنات کی تعداد کو دیکھا جائے تو اس کی تعداد 80 ارب بنتی ہے، اور جنات خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ ہے اگر یوں حساب و کتاب کرنے جائیں تو شاید کمپیوٹر اور گنتی بھی

1… معجم کبیر، 3/201، حدیث: 3122۔

2… ایک تحقیق کے مطابق اگر دنیا میں کھانا پینا سب ختم ہو جائے تو سمندر 100 سال تک دنیا کو خوراک دے سکتا ہے۔ سگِ عطار عبد الحبیب عطاری۔

جواب دے جائے گی۔

سَتَّر ہزار صبح ہیں سَتَّر ہزار شام

فرشتوں کی تعداد کو اس طرح بھی معلوم کیا جاسکتا ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضے پر ستر ہزار فرشتے صبح حاضری دیتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضری دیتے ہیں اور جس فرشتے کی ایک بار روضہ پر حاضری ہوگئی دوبارہ کبھی نہیں ہوگی۔ ایک بار حاضری کے بعد فرشتے دوبارہ کیوں نہیں آئیں گے؟ اس کی وجہ اعلیٰ حضرت نے اشعار کی صورت میں یوں بیان فرمائی ہے:

سَتَّر ہزار صبح ہیں سَتَّر ہزار شام
یُوں بندَگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
یہ بارگاہ مَرحَمتِ عام تَر کی ہے

حضور کی بارگاہ رحمت والی ہے، اس بارگاہ بے کس پناہ میں تمام فرشتوں نے حاضری دینی ہے اگر فرشتوں کا آنا جانا نہ ہو تو کروڑوں فرشتے حاضری سے محروم ہوجائیں گے ہم گنہگاروں پر کتنی مہربانی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

معصوموں کو ہے عُمر میں صرف ایکبار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضہ انور پر ایک دن میں 1 لاکھ 40 ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں، ایک مہینے میں 42 لاکھ اور ایک سال میں 5 کروڑ 4 لاکھ فرشتے حاضری دیتے ہیں، اب اندازہ لگایئے 1400 سال میں کتنے فرشتوں نے حاضری دی؟ اور قیامت تک کتنے فرشتے حاضر ہوں گے؟ اور یہ سارے فرشتے نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

ابتدائے اسلام کے دور میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کو اسلامی احکام بیان فرماتے، صحابہ کرام کو کوئی بات دوبارہ پوچھنی ہوتی تو عرض کرتے ”راعنا یارسول اللہ“ یارسول! ہماری رعایت کیجئے، اگر آج کسی کو کوئی بات دوبارہ پوچھنی ہو تو وہ اردو میں کہتا ہے: ”دوبارہ ارشاد فرمادیجئے“ یا انگریزی میں Repeat، Perdan please,come again کہتا ہے، صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ غیر مسلم بھی اس مجلس میں آجاتے تھے، لفظ ”راعنا“ بظاہر اچھا ہے لیکن یہودیوں کی زبان میں بے ادبی کا مطلب بنتا تھا۔ یہودی جان بوجھ کر ”راعنا“ بولتے تھے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کی زبان سے جب سنا تو جلال میں آگئے چونکہ آپ یہودیوں کی زبان سے واقف تھے، یہودیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا: ”اب کسی نے راعنا کہا تو اس کا سر قلم کردوں گا۔“ یہودیوں نے جواباً کہا: مسلمان بھی تو ”راعنا“ کہتے ہیں، یہودیوں کا جواب سن کر آپ رنجیدہ ہوگئے، حضور کی بارگاہ میں آنے سے پہلے قرآن کی آیت نازل ہوگئی، جس میں دربارِ رسالت کا ادب سکھایا گیا، سورہ بقرہ پارہ 1، آیت نمبر 104 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

(پ:1، بقرہ:104)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

قرآن ہمیں انظرنا کہنا سکھا رہا ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں:

يَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
يَا حَبِيْبَ اللهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ يَدِیْ سَهِّلْ لَّنَا اَشْكَالَنَا

اس آیت کریمہ کے تحت مفتی اہلسنت، مفتی محمد قاسم عطاری تفسیر صراط الجنان میں فرماتے ہیں:

انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ ایسے الفاظ کے بارے میں حکمِ شرعی یہ ہے کہ جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے اور لفظ بولنے میں اس برے معنیٰ کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے لئے استعمال نہ کئے جائیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کا ادب ربُّ العالمین خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔ یادرہے کہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ

انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ (1)

قرآن مجید میں دربارِ رسالت کے آداب بیان کئے جارہے ہیں اسی لئے ہم کہتے ہیں:

دساں کی میں مصطفیٰ دی کڈی سونڑی شان اے
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سیپارہ
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

خدا چاہتا رضائے محمد

ابتدائے اسلام میں مسلمان قبلہ اول "بیت المقدس" کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے، جب مسلمان مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئے تو مسلمان وہاں منہ کرکے نماز پڑھتے تھے غیر مسلم جملے کستے تھے اور طعنہ دیتے تھے کہ "دین نیا اور قبلہ پرانا۔" حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دل میں خیال آتا کہ "کاش! کعبہ ہی ہمارا قبلہ ہوجائے۔" ظہر کی نماز سے پہلے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بار بار آسمان کی طرف دیکھتے رہے کہ شاید حکم آجائے، حضور نے نماز شروع کردی اور دو رکعت کے بعد آیت نازل ہوئی:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ
(پ:2، بقرہ:144)

ترجمہ کنزُ العِرفان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں

اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے حبیب کی ادا کا ذکر فرمایا کہ "اے محبوب تمہارا بار بار

1... صراط الجنان، 1/ 186۔

آسمان کی طرف رُخ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں۔“

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ (پ:2،بقرہ:144)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔

اللہ اکبر! یہ نہیں کہا کہ تمہیں قبلے کی طرف پھیر دیں گے بلکہ فرمایا: ”اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔“

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ (پ:2،بقرہ:144)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تو ابھی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔

اسی لئے ہم کہتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم | خدا چاہتا ہے رضائے محمد

سبحان اللہ! مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: تمام لوگ قانون کے پابند ہوتے ہیں اور قانون مرضی محبوب کا منتظر ہوتا ہے۔ کعبے کو حضور علیہ السلام سے یہ عزت ملی کہ وہ تا قیامت سارے مسلمانوں کا سجدہ گاہ بن گیا انہی کی مرضی نے کعبہ کو قیامت تک کے لئے قبلہ بنایا۔“(1)

آپ کا چاہا رب کا چاہا | رب کا چاہا آپ کا چاہا
رب سے ایسی چاہت والے | تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
رب کے پیارے راج دلارے | ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے

1… تفسیر نعیمی، 2/33۔

اے دامانِ رحمت والے | تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

اللہ پاک قرآن شریف میں فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ (پ:30، کوثر:1)

ترجمۂ کنزُ العِرفان : اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

حضرت علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں اور فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خَلق پر افضل کیا، حسنِ ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی، نسبِ عالی بھی، نبوّت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امّت بھی، اعدائے دِین پر غلبہ بھی، کثرتِ فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔“(1)

اسی بات کی طرف سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اشارہ فرماتے ہیں:

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم | رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ | ساری کثرت پاتے یہ ہیں

آبِ کوثر دلانے والی نیکیاں

اللہ پاک سے دعا ہے کہ کل بروزِ قیامت نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھوں سے

1... خزائن العرفان، ص1122۔

ہمیں آب کوثر کے جام نصیب فرمائے، یقیناً قیامت کا دن انتہائی خوفناک ہوگا، تانبے کی زمین ہوگی، سورج ایک میل پر ہو گا، لوگ پیاس سے پریشان ہوں گے، اس دن کچھ خوش نصیبوں کو جامِ کوثر کے جام ملیں گے اور وہ یہ ہیں:

- درود پاک کی کثرت کرنے والا۔
- روزے دار کو کھانا کھلانے والا۔
- فضول گوئی سے بچنے والا۔
- راہ خدا کے مسافروں کو پانی پلانے والا۔

آج سے ہی ان کاموں کی نیت کر لیجئے تاکہ کل بروز قیامت محبوب کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھوں سے آب کوثر پینا نصیب ہو جائے۔

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا | پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

اللہ پاک ہمیں جلدی سے مدینہ لے جائے، ہاتھ میں زم زم کا پیالہ ہو اور سامنے گنبد خضری اور پھر اس شعر کو پڑھیں تو ان شاء اللہ مزید لطف آئے گا، اعلیٰ حضرت خوب فرماتے ہیں:

آقا تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

شاعر کہتا ہے:

تمنائے دل اشرف بس اتنی ہے سر محشر
جب آقا جام کوثر دیں لب اقدس لگا کر دیں

ان شاء اللہ! ضرور کرم ہو گا تو سبحان اللہ کس کس آیت کو بیان کروں اللہ پاک

قرآن میں آقا کے مبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مبارک زلفوں کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی گئی۔ اللہ کریم فرماتا ہے:

وَالضُّحٰى ۙ① وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى
(پ:30، والضحٰی:1-2)

ترجمہ کنزُ العِرفان: : چاشت کی قسم۔ اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: وَالضُّحٰى سے مراد ہے مصطفیٰ کے روشن چہرے کی قسم اور وَالَّيْلِ سے مراد ہے نبی پاک کی سیاہ زلفوں کی قسم۔(1)

دساں کی میں مصطفےٰ دی کڈی سوہنڑی شان اے
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سیپارہ
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے

ایک قول کے مطابق قرآن کریم کی 6 ہزار 2 سو 36 آیتیں ہیں اور ان آیات میں 7 ہزار مرتبہ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے گویا جس پارے کو اٹھائیں اس میں نبی کی شان بیان کی گئی ہے جیسا کہ

- سورہ فتح، آیت نمبر 29 میں محمد رسول اللہ کہا گیا۔
- سورہ آل عمران آیت نمبر 33 میں مصطفیٰ قرار دیا گیا۔
- سورہ آل عمران، آیت نمبر 179 میں مجتبیٰ فرمایا۔

---

1 . . . تفسیر کبیر، سورۃ والضحٰی، تحت الآیۃ: 1-2، 11 / 192۔

- سورہ جن، آیت نمبر 27 میں مرتضیٰ کے لقب سے یاد کیا گیا۔
- سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 01 میں عبد کامل کہا گیا۔
- سورہ مائدہ آیت نمبر 15 میں آپ کو نور فرمایا گیا۔
- سورہ النساء، آیت نمبر 174 میں برہان (واضح دلیل) کہا گیا۔
- سورہ الاحزاب آیت نمبر 40 میں خاتم النبیین فرمایا گیا۔
- سورہ الاحزاب آیت نمبر 45 میں شاہد یعنی حاضر وناظر، سراج منیر یعنی چمکتا ہوا سورج اور داعی الی اللہ یعنی اللہ کی طرف بلانے والا فرمایا گیا۔
- سورہ یٰسین آیت نمبر 01 میں آپ کو یٰسین۔
- سورہ طہ آیت نمبر 01 میں آپ کو طہ۔
- سورہ بقرہ آیت نمبر 119 میں بشیر یعنی خوشخبری سنانے والا اور نذیر یعنی ڈر سنانے والا فرمایا گیا۔
- سورہ مزمل آیت نمبر 01 میں آپ کو مزمل۔
- سورہ مدثر آیت نمبر 01 میں آپ کو مدثر۔
- سورہ آل عمران آیت نمبر 164 میں اللہ پاک نے آپ کو مومنوں پر اپنا احسان قرار فرمایا۔
- سورہ الانبیاء آیت نمبر 107 میں رحمۃ للعالمین فرمایا گیا۔
- سورہ قلم آیت نمبر 04 میں آپ کو صاحب خلق عظیم فرمایا۔
- سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 01 میں صاحب معراج فرمایا۔

- سورہ بقرہ میں دعائے ابراہیمی۔
- سورہ صف آیت نمبر 06 میں بشارت عیسیٰ۔
- سورہ کوثر آیت نمبر 1 میں خیر کثیر دینے کا فرمایا گیا۔
- سورہ بنی اسرائیل میں 79 میں مقام محمود قرار دیا گیا۔

دساں کی میں مصطفٰے دی کڈی سونڑی شان اے
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سیپارہ
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 30 ستمبر 2022 کو ”فیضان عشق رسول مسجد، محمد علی سوسائٹی“ کراچی، پاکستان ہوا تھا۔

تعظیمِ رسول

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... محشر کا نقشہ بزبان مصطفٰی
- ✿... عثمان غنی اور تعظیم نبی
- ✿... نبی کا احترام صحابہ سے سیکھو
- ✿... عشق نبی کا امتحان

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درود پاک کی فضیلت

نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰهَ رَاضِیًا فَلْیُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَیَّ جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے کہ خدا اس سے راضی ہو اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے۔“(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے دنیا بنائی گئی ہے بلکہ سب چیزیں بنانے کی اصل وجہ آپ ہی ہیں (You are the original reason for creating everything) چنانچہ حدیث قدسی ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا(2) اے محبوب! اگر میں تمہیں نہ بناتا تو یہ دنیا ہی نہ بناتا۔ گویا جن کے صدقے دنیا بنی میری، آپ کی، ہم سب کی پیدائش بھی حضور ہی کی وجہ سے ہوئی ہے تو ضرور ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آمد کی خوشیاں منائی جائیں، امام عشق و محبت، بریلی کے تاجدار، عاشقوں کے سردار، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اپنے نعتیہ

1...القول البدیع، ص262۔
2...تاریخ دمشق، 3/518۔

کلام میں ہمیں سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لیے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

صرف تمہارے لئے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے دنیا میں آنا تو سمجھ آگیا کیونکہ اللہ پاک نے کائنات ہی نبی پاک کی وجہ سے بنائی ہے، لیکن! قیامت میں نبی کریم کے لئے کیسے اٹھیں گے ؟ جیسے حضور کے لئے دنیا سجائی گئی ہے ایسے ہی میدان محشر سجایا جائے گا جو کہ صرف اور صرف حضور کی شان دکھانے کے لئے ہو گا کیونکہ اللہ پاک ہمارے تمام اعمال جانتا ہے بلکہ جب قبر میں جائیں گے تب ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس کی قبر جہنم کا گڑھا بنے گی اور کس کی قبر جنت کا باغ بنے گی پھر قیامت کے دن اٹھتے ہی ہاتھ میں نامہ اعمال (رجسٹر) پکڑا دیا جائے گا اور اس میں ہماری قسمت کا فیصلہ لکھا ہو گا، کسی کے لئے کامیابی کی صورت میں جنت کا پروانہ ہو گا اور کسی کے لئے ناکامی کی صورت میں جہنم کا داخلہ ہو گا۔ اللہ پاک کو تمام لوگوں کے نامہ اعمال کا علم ہے تو پھر میدان محشر میں جمع کرنے کا کیا مقصد ہے؟ مقصد صرف ایک ہے۔

محشر کا نقشہ بزبان مصطفیٰ

جان عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میدان محشر کا نقشہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: میدان

محشر میں کئی سال لوگ اس انتظار میں گزار دیں گے کہ حساب وکتاب شروع ہو، لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ حضرت آدم کے پاس چلتے ہیں وہ ابو البشر (آدمی کے باپ) ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ سے سب سے پہلے زمین پر آنے والے نبی ہیں، لوگ آپ کے پاس آکر عرض کریں گے، اے آدم! آپ ابو البشر ہیں، ہماری شفاعت کیجئے، اللہ کریم کے اس غضب سے ہمیں بچایئے، حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے، میں آج تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا، اِذْھَبُوا اِلٰی غَیرِی کسی اور کے پاس جاؤ، اہل محشر باری باری حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی کے پاس جائیں گے ہر نبی یہ ہی فرمائیں گے اِذْھَبُوا اِلٰی غَیرِی کسی اور کے پاس جاؤ، میں آج تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا ہے، لوگ آخر میں حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عرض کریں گے: آپ ہی ہماری مدد کیجئے کہ ہم کس کے پاس جائیں؟ حضرت عیسی فرمائیں گے: رسول اللہ محمد مصطفیٰ کے پاس جاؤ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ جب اہل محشر حضور کی بارگاہ میں فریادی بن کر آئیں گے تو حضور فرمائیں گے: اَنَا لَھَا میں آج کے دن کے لئے ہوں، میں تمہاری مدد کروں گا، پھر حضور سجدے میں جائیں گے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ، جو مانگو وہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (1)

حضور کی شان اور امت کا نسیان

ہمیں احادیث مبارکہ کی روشنی میں معلوم ہو گیا کہ بروز قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم شفاعت فرمائیں گے مگر قیامت کے دن سب بھول جائیں گے، تمام انسان میدان

1... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامۃ، 4/578، حدیث: 7510۔

محشر میں دربدر گھومیں گے، آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضری ہوگی، سب انسانوں کو بھلادیا جائے گا اور کس کی شان سمجھانے، بتانے اور دکھانے کے لئے ایسا کیا جائے گا؟ صرف اور صرف ایک ہی ذات کے لئے، بریلی کے تاجدار، حسان الہند مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

شعر کا مطلب: خلیل، نجی، مسیح اور صفی یہ انبیائے کرام علیہم السلام کے القابات ہیں، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت نوح نجی اللہ، حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت عیسی علیہ السلام مسیح ہیں، مخلوق ان مقدس انبیائے کرام کی بارگاہ میں حاضری دے گی اور حساب وکتاب کا کہی گی مگر وہ سب اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی فرمائیں گے گویا مخلوق کی کہیں بات ہی نہیں بنے گی، میدان محشر میں تمام خلق ایک جگہ سے دوسری جگہ کیوں گھومے گی؟ میدان محشر سجانے کا صرف ایک ہی مقصد ہے(The Day of Judgment has a single purpose)۔ شاعر کہتا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
تمہاری شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

اللہ پاک اس دن تمام خلق کو بتائے اور دکھائے گا کہ اس کے حبیب کا مقام ومرتبہ کتنا بلند وبالا ہے، بہت سے لوگ آج حضور کی شان نہیں مانتے، اپنے ذہنوں میں بلاوجہ کی باتیں گھڑ لی ہیں، ان پر ایمان نہیں لے کر آئے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آخری نبی نہیں

مانتے الغرض انہوں نے حضور کی شان نہیں مانی اور قیامت میں ربِ محمد سب کو بتائے گا، اسی لئے اعلیٰ حضرت سمجھا رہے ہیں:

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

آج لے ان کی پناہ

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان آج ماننی ہے قیامت میں سبھی مان جائیں گے کیونکہ قیامت میں اپنی آنکھوں سے نظارہ کریں گے کہ وہاں حضور ہی کی چلے گی اور آپ کی بات ہی مانی جائے گی، وہاں سب کچھ دیکھ لینے کے بعد پھر حضور کو ماننا قبول نہیں کیا جائے گا، جس نے آج حضور کو مانا، اپنا سب کچھ مانا، آج ان سے مدد طلب کی، ان شاء اللہ قیامت کے دن بھی اسے نوازا جائے گا۔

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے
عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہوگا

شہنشاہ سخن، استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

گنہگار پہ جب لطف آپ کا ہوگا
کیا بغیر کیا بے کیا کیا ہوگا

شعر کا مطلب: اس شعر میں 4 بار لفظ "کیا" آیا ہے، "کیا[1] بغیر کیا[2]"، "بے کیا[3] کیا[4] ہوگا"۔ "کیا بغیر کیا" کا مطلب یہ ہے کہ جتنے گناہ اور جرم کئے ہوں گے وہ حضور کی شفاعت سے سب ختم ہوجائیں گے یعنی جتنے گناہ ہوں گے وہ سب بے

کیا ہو جائیں گے، اور ”بے کیا کیا ہو گا“ کا مطلب یہ ہے کہ نامہ اعمال میں نیکیاں نہیں ہوں گی صرف گناہ ہوں گے اور رب کی رحمت ایسی ہو گی کہ نیکیاں نہ کرنے کے باوجود نامہ اعمال میں نیکیاں آجائیں گی۔ یعنی جو کیا ہی نہیں ہو گا وہ کیا ہوا ہو جائے گا۔

مولانا حسن رضا خان ایک جگہ فرماتے ہیں:

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضل مولیٰ سے
حسن فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

در نبی سے جڑے رہیے

در نبی سے جڑے رہیے، نبی کریم سے دل و جان سے محبت کیجیے، حضور کی تعظیم و توقیر کیجیے، سرکار مدینہ سے عشق کیجیے، ان کے میلاد کی خوشیاں منایئے، نہ دل میں وسوسہ آنے دینا ہے اور نہ ہی کسی کے وسوسے میں آنا ہے، ہمیں کسی ایسے مذہب یا دین سے کوئی سروکار نہیں جس میں نبی پاک کی تعظیم میں کمی کی بات کی جائے، یا ان کی تعظیم و توقیر سے منع کیا جائے۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

دنیا میں کوئی نیا مذہب ایجاد ہو گیا جس میں نبی کی تعظیم کو شرک کہا جانے لگا حالانکہ اسلام تعظیم، ادب، پیار و محبت سکھاتا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم (Respect for the Greatest Prophet) ہمارے دینِ اسلام میں بے حد ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا صحابہ کرام سے سیکھنی چاہیے، صحابہ کرام حضور سے

بے حد محبت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

عثمان غنی اور تعظیم نبی

ہجرت مدینہ کے 6 سال بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مکہ جانے کا ارادہ فرمایا، آپ کے ساتھ عمرہ ادائیگی کے لئے 1500 صحابہ کرام بھی تیار ہو گئے، مسلمانوں کا قافلہ جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچا تو کفار مکہ کی جانب سے مسلمانوں کو مکہ آنے سے روک دیا گیا اور پیغام بھجوایا گیا کہ ہم مسلمانوں کو ہر گز ہر گز مکہ میں نہیں آنے دیں گے۔ لڑائی کا ماحول بننے لگا، رسول پاک نے حکمت عملی کا مظاہرہ کیا اور عثمان غنی کو مکہ والوں سے بات چیت کے لئے روانہ کیا۔ عثمان غنی مالدار اور مکے کے بڑے تاجر تھے، سب ان کی عزت کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان غنی کو مکہ آنے کی اجازت دیدی گئی۔

کفار مکہ نے عثمان غنی سے کہا: مسلمانوں کو ہم مکہ میں نہیں آنے دیں گے، آپ چونکہ یہاں آ گئے، طواف کرنا چاہو تو طواف کر لو۔ عثمان غنی کا اپنے نبی کا کتنا ادب واحترام کرتے تھے؟ ان کی نظر میں حضور کی تعظیم دیکھئے، عثمان غنی نے ارشاد فرمایا: **نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بغیر میں ہر گز عمرہ نہیں کروں گا**۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو سمجھئے کہ اگر کوئی احرام باندھ کر عمرہ نہ کرے تو اس پر دم واجب ہو جاتا ہے، ہمارے یہاں جتنی جلدی احرام پہننے کی ہوتی ہے اس سے زیادہ جلدی احرام اتارنے کی ہوتی ہے، بس کسی طرح سے احرام اتر جائے، جلدی سے طواف و سعی کروں، حلق کرواؤں اور احرام کی پابندی سے خود کو آزاد کر دوں۔ کفار مکہ عثمان غنی کو رعایت (Offer) دے رہے ہیں، آپ چونکہ مکہ میں آ گئے، حالتِ احرام میں ہیں تو بس صرف آپ عمرہ کر لیجئے آپ کے علاوہ نہ کسی مسلمان کو عمرہ کرنے دیں گے اور نہ

ہی تمہارے نبی کو مکہ میں داخل ہونے دیں گے۔

انہیں جانا انہیں مانا

آج کل کے نادان لوگ نبی کی تعظیم کرنے پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ لوگ نبی کی بہت عزت (Respect) کرتے ہو، ذرا سوچئے! کیا کوئی عثمان غنی سے بڑا مفتی ہو سکتا ہے؟ خانہ کعبہ سامنے ہے، طواف خالص اللہ پاک کی عبادت ہے، اور عبادت صرف اللہ کی ہوتی ہے مگر عثمان غنی نے طواف سے منع کر دیا کہ اپنے نبی سے پہلے طواف نہیں کروں گا بہر حال عثمان غنی بنا طواف کئے حدیبیہ واپس تشریف لے گئے۔ واپسی پر لوگوں نے پوچھا: اے عثمان! آپ تو خوش نصیب ہیں آپ نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہو گا، عثمان غنی کہتے ہیں:

" اس ذات کی قسم جسے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک سال تک بھی مکہ پاک میں رہتا تب بھی حضور کے بغیر طواف نہ کرتا۔"(1)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا شعر اس واقعے سے سمجھ آجائے گا:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اگر آقا کریم راضی نہیں ہیں تو پھر رب کی عبادت بھی قبول نہیں ہے اور اگر محبوب رب اکبر راضی ہیں تو رب کریم ان کے صدقے ہم سے راضی ہو جائے گا، ہمیں اپنی ترجیح

---

1 . . . مدارج النبوہ، 2/209۔

(Priority) دیکھنی ہے کہ آقا کی تعظیم میں کوئی پس و پیش یا بال برابر بھی کمی نہیں ہو سکتی، ہمیں یہ بھی سمجھنا ہو گا کہ رسول پاک کی تعظیم کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ آپ کی تعظیم کس حد تک کرنی ہے؟ چنانچہ حدیث پاک ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (1) ”تم میں سے کوئی کامل مومن ہو ہی نہیں سکتا، جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد اس کے گھر بار اس کی تمام فیملی سے زیادہ اُسے محبوب نہ ہو جاؤں۔“

یہ پہلا اور آخری مرتبہ ہے، جب تاجدار ختم نبوت سے محبت، عزت، احترام کی بات آئے گی تو پھر کسی اور کی بات درمیان میں نہیں آئے صرف اور صرف رسول اللہ کی بات ہو گی اور یہی بات ہمیں بریلی کے تاجدار، عاشقوں کے سردار، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے سمجھائی ہے:

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

نبی کا احترام صحابہ سے سیکھو

عروہ بن مسعود ثقفی کا قیصر و کسریٰ اور حبشہ جیسے بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں جانا ہوا، صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار عالی میں حاضری دی حالات کا جائزہ لیا، صحابہ کرام کو دیکھا، نبی محترم کی زیارت کی، جو باتیں کرنا تھیں وہ کرکے کفار قریش کے پاس واپس آگئے، عروہ بن مسعود نے کہا:

---

1 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، 1/ 32، حدیث: 15۔

”قریش والو! میں نے کسریٰ کے محل بھی دیکھے، قیصر روم کا دربار بھی دیکھا، نجاشی کی سلطنت کا بھی بغور جائزہ لیا مگر کسی قوم کے بادشاہ کو اتنا محترم و مکرم نہیں دیکھا جتنا محمد عربی کو دیکھا، ان کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں، جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو وہ بالکل خاموش ہو کر سنتے ہیں، جب وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے اصحاب ایک قطرہ بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے، اس پانی کو حاصل کرنے کی اتنی کوشش کرتے کہ وضو کا پانی نہ ملنے کے سبب لڑ پڑیں، دہن مبارک سے پانی نکالتے تو ہاتھوں میں لیتے، اپنے چہرے، جسم اور آبرو پر ملتے، آپ کا کوئی بال مبارک جسم مبارک سے الگ نہیں ہوتا تھا مگر اس کو لینے میں بہت جلدی کرتے، میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جو کبھی بھی نبی کو نہیں چھوڑے گی اور ہمیشہ آپ کی تعظیم کرتی رہے گی۔“(1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے محبت رسول اور تعظیم مصطفٰی صحابہ کرام سے سیکھنا ہے، ربیع الاول کے مبارک مہینے میں یقیناً آقا کا میلاد منایا جاتا ہے، اس خوشی میں لائٹنگ کرتے ہیں، جھنڈے لگاتے ہیں، یہ بھی تعظیم نبی کا ایک طریقہ ہے مگر تعظیم نبی یہی نہیں ہے کہ میں صرف نعرے لگاؤں، لنگر کھاؤں، لائٹ اور جھنڈے لگاؤں مگر جب نبی پاک کے عشق میں میرا امتحان ہو کہ حرام کاموں سے بچنا ہے، پیارے آقا کی سنت کو اپنانا ہے یہی اصل امتحان (Test) ہے صحابہ کرام کو مختلف آزمائشوں سے آزمایا گیا، انہوں نے حضور کے لئے اپنا مال، گھر، جان سب کچھ قربان کر دیا۔

عاشق اکبر، صدیق اکبر کا واقعہ آج بھی تاریخ میں تر و تازہ ہے، جب جب اس واقعے

1... الشفا، 2/69۔

کو پڑھا یا سنا جاتا ہے ایمان تازہ ہو جاتا ہے، ہمارا حال تو بالکل ہی الٹ ہے اگر زندگی میں کبھی دو پیسے زیادہ آجائیں، اچانک کوئی پرائز بانڈ لگ جائے، مال و دولت کی کثرت ہو جائے تو خواہشات اور آسائشوں کی لمبی فہرست تیار ہو جاتی ہے، فلاں گاڑی کا ارمان تھا، موبائل لینے کی خواہش تھی، فلاں ملک گھومنے کا دل تھا سب پوری کرتے ہیں، معاذ اللہ کچھ لوگ تو حرام کام بھی شروع کر دیتے ہیں۔

اللہ کا رسول کافی ہے

صحابہ کرام ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کا مقابلہ کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا، اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا، میں نے کہا: اگر میں صدیقِ اکبر سے کسی دن نیکیوں میں بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ سکتا ہوں، گھر گئے، کل مال کے دو حصے کئے، آدھا گھر والوں کے لئے چھوڑا اور آدھا حضور کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہو گئے، رسولُ اللہ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی: آدھا مال چھوڑا ہے۔ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق اپنا سارا مال (جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی) لے کر حاضر ہوئے تو حضور نے ان سے فرمایا ”گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق نے تاریخی جواب دیا، عرض کی: **اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ** گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا اور رسول بس

دے کے سب کچھ پھر بھی بچ گیا میرے لیے
اک خدا میرے لیے، اک مصطفےٰ میرے لیے
مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمت عالم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لیے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب سے ان لوگوں کو غور وفکر کرنا چاہیئے جو کہتے ہیں "صرف اللہ ہی کافی ہے۔" یقیناً اللہ اس کے لئے کافی ہے جس سے اللہ کے رسول راضی ہو جائیں اگر رسول ناراض ہیں تو خدا کبھی بھی راضی نہیں ہو گا اور جب وہ راضی نہیں ہو گا تو وہ ہرگز کافی بھی نہیں ہو گا۔

جب حضرت عمر نے صدیق اکبر کی ایسی شان سخاوت دیکھی تو فرمایا: میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ (1)

رب کا سلام ابو بکر کے لئے

صدیق اکبر نے اپنا سب کچھ بارگاہ رسالت میں قربان کر دیا تھا حتی کہ آپ کے کرتے پر بٹن موجود نہیں تھے، بٹن کی جگہ کانٹے لگا لئے تھے، رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں جبریل امین حاضر ہوئے جبریل امین کے لباس پر بھی بٹن کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے، حضور نے جبریل سے پوچھا یہ کیسا لباس پہنا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: "یارسول اللہ! آج نہ صرف میں نے بلکہ آسمان کے ہر فرشتے نے صدیق اکبر جیسا لباس پہنا ہوا ہے کیونکہ اللہ پاک نے آج تمام فرشتوں کو بھی حکم فرمایا ہے کہ آج ویسا ہی

---

1 . . . ابو داوٗد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذلک، 2/179، حدیث: 1678۔

لباس پہنیں جیسا صدیق اکبر نے زیب تن کیا ہے۔ جبریل امین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ابو بکر کو رب کا سلام دیجئے اور ان سے پوچھئے کہ تمہارے پاس اب کچھ نہیں ہے کیا تم اس حال میں بھی اپنے رب سے راضی ہو؟ حضرت ابو بکر یہ پیغام سنتے ہی زارو قطار رونے لگتے ہیں، عرض کی: یارسول اللہ! میں بھلا اپنے رب سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں۔“ پھر تین بار فرمایا: ”میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔“(1)

گھر بار لٹا کر کہتے ہیں اللہ نبی ہی کافی ہے
کیا بات اجاگر کہتے ہیں صدیق اکبر میرے ہیں
جب جاگے گا قلب مومن ہر دل سے صدا یہ آئے گی
صدیق اکبر میرے ہیں صدیق اکبر میرے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! صدیق اکبر سے متعلق آج تک کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ سارا مال صدقہ کرنے کے بعد وہ مانگنے والے بن گئے تھے؟ کیا صدیق اکبر غریب ہو گئے تھے؟ ہرگز ہرگز نہیں پڑھا ہو گا کیونکہ میرے آقا کا وعدہ ہے جو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کا مال ختم نہیں ہوتا بلکہ مال پہلے سے بڑھ جاتا ہے، حضرت ابو بکر صدیق پھر سے سخی بن گئے اور راہ خدا میں مال لٹانے لگے۔ ہمیں صحابہ کرام کی سیرت اپنانی چاہئے کہ وہ حضور سے کیسی محبت، تعظیم و توقیر کیا کرتے تھے، وہ عشق کے ہر امتحان میں کیسے

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، 5/380، حدیث: 3695۔ تاریخ الخلفاء، ص 30

کامیاب ہو جاتے تھے اور یہ سب انہوں نے کر کے دکھایا ہے۔

آج ہمارے پاس تھوڑے پیسے کم ہو جائیں، کاروبار ڈاؤن ہو جائے، ڈالر تھوڑا سا نیچے آجائے، مارکیٹ ٹھنڈی پڑ جائے تو فوراً مزاج خراب ہو جاتا ہے حالانکہ بینک میں کروڑوں اربوں روپے ہوتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق نے تو اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا، گھر کا ایسا صفایا کیا کچھ بھی نہیں چھوڑا حتی کہ کرتے کے بٹن تک راہ خدا میں قربان کر دیئے۔ رب کریم کو اپنے محبوب کے عاشق اکبر کی ادا ایسی پسند آئی کہ فرشتوں کو ویسا لباس پہننے کا حکم کر دیا، نبی سے عشق کا صلہ ایسا ملتا ہے کہ خود رب کائنات ابو بکر کی رضا معلوم کرتا ہے۔

دنیا کی انوکھی دعوت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعوت کی اور یہ نیت کی کہ میرے گھر تک آنے میں جتنے قدم مبارک اٹھے ہوں گے ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کروں گا چنانچہ عثمان غنی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدمین مبارک گننا شروع کئے، رسول اللہ نے پوچھا: عثمان! یہ کیا کر رہے ہو؟ حضرت عثمان نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان میری تمنا ہے کہ حضور کے ایک ایک قدم کے بدلے میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں بعد ازاں حضرت عثمان غنی نے ایسا ہی کیا اور ہر قدم کے بدلے اتنے ہی غلام خرید کر آزاد کئے۔ (1)

مولا علی کی خواہش

اس دعوت میں مولا علی بھی شریک تھے، آپ اپنے گھر انتہائی افسردہ حالت میں

1... جامع المعجزات (مترجم)، ص257۔

آئے، خاتون جنت بی بی فاطمہ نے افسردگی کی وجہ پوچھی تو مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ نے عثمان غنی کی دعوت کا حال سنایا: آج میرے بھائی عثمان نے نبی کریم کی دعوت کی اور ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا، کاش! ہم بھی اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایسی ہی دعوت کر پاتے۔

دعوت اور ہمارا رویہ

آج ہم بھی دعوتوں میں جاتے ہیں، دعوت سے واپسی کے بعد ہمارے گھروں میں لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے، جھگڑے کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے اتنی بڑی دعوت کی تھی، اتنا شاندار ”ہال“، ”بینکویٹ“، ”ہوٹل“ تھا، اتنے مہنگے اور برانڈڈ کپڑے سلوائے تھے، اتنا زیور دیا، کھانے میں 70 قسم کی ڈشز تھیں، دعوت کسی کی ہوئی جھگڑا ہمارے گھر ہو رہا ہے کیوں؟ کیونکہ دعوتوں میں جاتے ہی اسی لئے ہیں کہ چیک کر کے آئیں گے کہ ان کے کپڑے کیسے تھے؟ فرنیچر کیسا دیا؟ جہیز میں کیا کیا دیا؟ کھانا کیسا تھا، کسی کے گھر جائیں تب گھر میں فتنہ وفساد شروع، ان کے گھر میں ہر 6 مہینے بعد نیا کلر ہوتا ہے، ان کے صوفے بھی نئے اور خوبصورت تھے ہمارے گھر میں تو وہی سالوں پرانے صوفے ہیں، انسان بھی سوچتا ہے کہ میں دعوت پر لے کر گیا تھا یا سامان کی تحقیقات پر لے گیا تھا۔ ہم لوگوں کا مسئلہ یہی ہے کہ کسی کی نعمت دیکھ کر ہم اپنی نعمتوں کو برا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔

ہر حال میں صبر کیجئے

صحابہ کرام نبی کی تعظیم، عزت، محبت اور نیکیوں میں مقابلہ کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے نکلنے کی کوشش کیا کرتے تھے، مولا علی نے گھر آکر یہ نہیں فرمایا: کاش! ہمارے پاس بھی عثمان غنی جتنا بڑا گھر ہوتا، بہت زیادہ پیسے ہوتے بلکہ انہوں

نے خواہش ظاہر کی کاش! ہم بھی نبی پاک کی ایسی تعظیم والی دعوت کرتے اور اپنا سب کچھ نبی پاک پر لوٹاتے۔ مولا علی اور خاتون جنت کا صبر بھی اعلی پائے کا تھا، آج ہمارے پاس مال کم ہو جائے یا کبھی کاروبار میں نقصان ہو جائے تو شکایت اور شکوے زبان پر جاری ہو جاتے ہیں، ایسا مت کیجئے بلکہ صبر اختیار کیجئے اور صبر سیکھنا ہو تو خاتون جنت سے سیکھئے۔ جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔(1) بی بی فاطمہ کے گھر کئی کئی دن تک کھانا نہیں پکتا تھا، فاقوں میں دن گزرتے تھے۔

تسبیح فاطمہ کا تحفہ

تسبیح فاطمہ خاتونِ جنت کا صدقہ ہے آپ کی وجہ سے امت کو یہ تسبیح ملی ہے چنانچہ خاتون جنت اپنے گھر کا کام کاج خود ہی فرماتی تھیں، اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی، پانی اٹھا کر لاتیں، روٹیاں پکاتیں، جس کی وجہ سے ہاتھ اور جسم پر چھالے پڑ جاتے، مولا علی مشکل نے خاتون جنت سے کہا: حضور کے پاس غلام اور کنیزیں آئی ہیں، حضور سے کچھ مانگ لو تاکہ وہ تمہارے گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹالیں، بی بی فاطمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں مگر حیا کی وجہ سے کچھ عرض نہ کر سکیں اور واپس آ گئیں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بی بی فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: فاطمہ تم آئی تھیں مگر بنا کچھ کہے واپس چلی گئی، بی بی فاطمہ نے عرض کی: حضور کام کرتی ہوں اور ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور تھکاوٹ بھی ہو جاتی ہے اگر خدام و کنیز میں سے مجھے بھی عطا ہو جاتا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بی بی فاطمہ سے بہت محبت فرماتے تھے، آپ نے بی بی فاطمہ کی تربیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: فاطمہ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کیا

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، حدیث: 2449، ص 1329۔

کرو اور جب تھک جایا کرو تو 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ، 34 بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو تمہاری تھکن دور ہو جایا کرے گی۔ (1)

اس واقعے میں گھریلو خواتین کے لئے درس ہے، جن کی فرمائشیں ہی ختم نہیں ہوتیں، انہیں الگ الگ کام کے لئے ماسیاں چاہئیں، اگر ایسا نہ ہو تو لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں، اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم آلِ رسول، پنجتن پاک اور بی بی فاطمہ کے غلام ہیں، بی بی فاطمہ تو اپنے کام اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتیں تھی اور نبی پاک نے ہمیں سادگی والی زندگی گزارنے کا درس دیا اگر کبھی زندگی میں مشکل وقت آ بھی جائے تو شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔

بے مثال و بے نظیر دعوت

خاتونِ جنت بی بی فاطمہ نے کہا: آپ حضور کی دعوت کیجئے ان شاء اللہ انتظام ہو جائے گا، مولا علی کو اپنے گھر کے بارے میں معلوم تھا کہ گھر میں پیسے نہیں اور نہ ہی دعوت کے لئے سامان اگر نبی کریم کو دعوت پر بلاؤں تو انتظام کیسے ہو گا؟ مگر انہیں شہزادی کونین پر اعتماد تھا کہ خاتونِ جنت نے کہہ دیا تو انتظام ہو ہی جائے گا۔ مولا علی گئے اور حضور کی بارگاہ میں دعوت کا عرض کیا، حضور نے دعوت قبول فرمالی۔

جنتی کھانا

حضور صحابہ کرام کے ساتھ شہزادی کونین کے گھر تشریف لائے، خاتونِ جنت تنہائی میں گئیں اور سجدہ میں جاکر دعا مانگنا شروع کی: اے اللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور محبوب کے اصحاب کی دعوت کی ہے۔ تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسہ

1… ابو داود، کتاب الادب، باب فی التسبیح عند النوم، 5/409، حدیث: 5063۔

ہے لہٰذا اے میرے رب! تو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تو عالم غیب سے انتظام فرما۔ دعا مانگ کر خالی برتن چولہے پر رکھ دیئے اور ایسا ہی ہوا خالی برتن کھانوں سے بھر گئے۔ صحابہ کرام نے جب کھانا کھایا تو کھانے کی خوشبو اور لذت سے حیران ہوگئے، ہمارے پیارے نبی تو غیب کی خبریں جاننے والے ہیں، حضور نے صحابہ کو حیرت زدہ دیکھا تو پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ کھانا کہاں سے آیا، صحابہ کرام نے عرض کی: حضور ہم نہیں جانتے کہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ حضور نے فرمایا: یہ کھانا ہم لوگوں کے لئے جنت سے آیا ہے۔

ہر قدم کے بدلے جہنم سے ہزار آزاد

خاتون جنت ایک بار پر رب کائنات کے حضور سجدہ میں چلی گئیں اور عرض کی: یا اللہ! عثمان غنی نے اپنے محبوب کو گھر بلایا اور ہر قدم پر ایک غلام آزاد کیا تھا، یا اللہ! میری خاطر اپنے محبوب کے اتنے قدم جو میرے گھر کی طرف اٹھے ہیں ہر قدم کے بدلے محبوب کی امت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرما دے، بی بی فاطمہ جیسے ہی دعا سے فارغ ہوئیں، جبریل خوشخبری لے کر حاضر ہوگئے، بارگاہ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! خاتون جنت کی دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگئی، اللہ پاک نے فرمایا ہے جتنے قدم آپ مولا علی کے گھر کی طرف چل کر آئے ہیں رب نے ہر قدم کے بدلے آپ کی امت کے ایک ایک ہزار گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرما دیا ہے۔(1)

اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے اپنی زندگی، مال سب کچھ حضور پر قربان کر دیا تھا، ان حضرات نے عملی طور پر ہمیں سکھایا ہے کہ حضور کی

1... جامع المعجزات (مترجم)، ص257۔

تعظیم کس طرح سے کرنی ہے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کیسے کی جاتی ہے انہوں نے اپنی جان، مال، آل و اولاد ہر چیز سے بڑھ کر حضور سے محبت کر کے دکھائی ہے اور بتایا بھی ہے چنانچہ

مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں

غزوہ احد میں کسی نے افواہ پھیلا دی کہ معاذ اللہ نبی کریم شہید ہو گئے، بوڑھی عورت نے یہ سنا تو وہ احد کی طرف سرپٹ دوڑی، راستے میں اسے کسی نے خبر دی تمہارے والد شہید ہو گئے، اس نے کہا مجھے کوئی پروا نہیں، بس یہ بتاؤ میرے آقا کیسے ہیں؟ کچھ دور چلی پھر کسی نے خبر دی تمہارے شوہر شہید ہو گئے، عورت نے کہا: مجھ اس کی بھی پروا نہیں، یہ بتاؤ میرے نبی کیسے ہیں؟ تھوڑا آگے پہنچی تو کسی نے کہا: تمہیں معلوم ہے تمہارا بیٹا بھی شہید ہو گیا، بوڑھی عورت کا ایک ہی لمحے میں باپ بیٹا اور شوہر سبھی شہید ہو گئے مگر اسے ان میں سے کسی کی پرواہ نہ تھی اس نے ہر ایک سے یہی پوچھا: بس یہ بتادو میرے آقا کیسے ہیں؟ جب قریب پہنچی تو اسے بتایا کہ نبی پاک حیات ہیں، اسے دیکھے بنا چین نہیں آیا کہا: مجھے رسول پاک کے پاس لے چلو، جب رسول کریم کو دیکھا تو کہتی ہے:

كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعدَكَ جَلَلٌ(1) حضور آپ کے ہوتے ہوئے پھر کوئی مصیبت مصیبت نہیں ہے۔ آپ سلامت ہیں تو سب سلامت ہے۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

1... کتاب المغازی للواقدی، 1/315۔

عشقِ نبی کا امتحان

صحابہ کرام تو نبی سے محبت ، عشق اور تعظیم کے امتحان میں کامیاب ہوگئے مگر ہم لوگ ہر امتحان میں ناکام ہورہے ہیں چند مثالوں کے ذریعے بات خوب واضح ہوجائے گی جیسا کہ کاروبار کے دوران کوئی ایسی ڈیل آگئی جس میں اچھا منافع ہورہا ہو مگر تھوڑا سا جھوٹ اور کچھ رشوت دینی ہوگی، سود پر چند ہزار لینے ہوں گے اور اس سے لاکھوں کا فائدہ ہوگا اصل امتحان یہاں سے شروع ہوتا ہے، رسول پاک کی غلامی یاد آتی ہے یا پھر حرام کام کی طرف جاتے ہیں آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حرام کمانے سے منع فرمایا، ہمارے نبی کے گھر میں تو کئی کئی دن چولہا نہیں جلتا تھا اور آپ صرف مال کمانے کے لئے نبی کو ناراض کردو گے؟

خدا اور رسول کو ناراض مت کیجئے

گھر میں بیٹے یا بیٹی کی شادی ہو تو اصل امتحان شروع ہوتا ہے، بچوں کو راضی کرنا ہے یا رسول پاک کو خوش کرنا ہے، کیا بچوں کو خوش کرنے کے لئے خدا و رسول کو ناراض کرلوگے؟ انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ میں اپنی اولاد کو سمجھاؤں گا ہم رسول پاک کو ناراض کرنے والا کام نہیں کرسکتے، بعض نمازی پرہیز گار ہوتے ہیں مگر عین شادی کے وقت ان کے گھر میں کیا کچھ نہیں ہوتا جب ان سے کہا جائے تو جواباً کہتے ہیں: ”بچوں کی خوشی کے لئے کرنا پڑتا ہے“، کیا بچوں کی خوشی کے لئے خدا کے حبیب کو ناراض کردو گے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی دولت دینے والا کون ہے؟ نعمت دینے والا کون ہے؟ عروج دینے والا کون ہے؟ رشتہ اور شادی جیسی نعمت دینے والا کون ہے؟ کسی کو

اولاد دینے والا کون ہے؟یقیناً یہ سب کچھ رب کی طرف سے ہے تو جس کی طرف سے یہ خوشیاں اور نعمتیں مل رہی ہیں میں اسی کو ناراض کر تا ہوں، یہ عقلمندی نہیں ہے بلکہ بے وقوفی ہے۔ خوشی کے فنکشن میں بندہ ہر ایک کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے، میری فیملی خوش، بچے خوش، دوست واحباب بھی خوش مگر جس رب نے خوشی دی اس کو ناراض کرنے والے کام کئے جاتے ہیں۔

شیطان کی چال

شیطان انسان کا دشمن ہے، وہ نت نئے طریقوں سے مسلمانوں کو گناہوں میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے، آج کا مسلمان شیطان کے جال میں بری طرح پھنس چکا ہے کیونکہ ہم جب بھی کوئی خوشی مناتے ہیں (Whenever we celebrate any festival) چاہے سالگرہ (Birth Day) منانی ہو، شادی کرنی ہو، نئے گھر کی پارٹی کرنی ہو، کاروبار کی افتتاحی تقریب (Opening Ceremony) کرنی ہو الغرض جس بھی نعمت کی خوشی منانی ہو رب کو ناراض کرکے منائی ہوتی ہے پھر یہی لوگ شکوہ بھی کرتے ہیں:

نئے گھر میں سکون نہیں ہے، کاروبار شروع کیا مگر برباد ہوگیا، بچی کی شادی کی اپنے گھر میں خوش نہیں ہے، آپ نے چند 15، 20 لوگوں کو خوش کرنے کے لئے رب کو ناراض کر دیا، جس سے خوشیاں، ترقیاں اور سکون لینا تھا اسی کو ناراض کر دیا، پھر کہتے ہو کاروبار میں ترقی نہیں ہے، بیٹی خوش نہیں ہے، گھر سے سکون چلا گیا، ایک بار سنجیدگی سے غور و فکر تو کیجئے اپنی خوشیوں میں رب کو ناراض کرنے والے کون کون سے کام کئے؟

رب کو راضی کرکے خوشیاں منائیے

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی میں ایک اصول بنالیجئے خوشی اس انداز میں منایئے کہ گھر والے بھی خوش ہوں اور رب بھی خوش ہوجائے، رب کو ناراض کرکے خوشی نہیں مناؤں گا۔ ایک بات یاد رکھئے! اسلام میں شادی کے اندر اچھا کھانا بنانا منع نہیں ہے، اچھے اور مہنگے کپڑے پہننے سے بھی نہیں روکتا، سالگرہ منانے پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے، آپ نعت شریف پڑھ کر سالگرہ مناسکتے ہیں، اچھے اچھے کھانے پکا کر بھی فنکشن کئے جاسکتے ہیں، مہنگے اور برانڈڈ سوٹ پہن کر دعوت کا اہتمام کیا جاسکتا ہے مگر ان سب فنکشنز میں، گانے باجے، ڈھول ڈھمکے، ناچ گانے، بے پردگی یہ سارے کام رب کو ناراض کرنے والے ہیں، ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم نبی کے غلام ہیں پھر کیسے اپنی خوشی میں گناہ کو شامل کرلیتے ہیں؟ پھر وہ بندہ سوچے جو کہتا ہے میں نبی پاک کا غلام ہوں کیسے بچوں کی خوشی میں گناہ کرتا ہے؟ کیسے اپنی سیلیبریشن میں گناہ کرتا ہے یہ میلاد کا مہینہ ہمیں ایک بات یاد دلاتا ہے۔

میں گدا ہوں اپنے کریم کا

سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ لوگوں نے آکر کہا: ریاست نان پارہ کے نواب صاحب امیر کبیر آدمی ہیں، جو بھی ان کی شان میں کلام لکھتا ہے، نواب صاحب اسے خوب انعام و کرام اور تحفے تحائف دیتے ہیں، آپ کمال کے شاعر ہیں، نواب صاحب کی شان میں کلام لکھیں تاکہ آپ کو بھی تحفے مل جائیں۔ اعلی حضرت نے قلم اٹھایا اور مدح سرائی میں ایک زبردست کلام لکھ دیا، مگر وہ کلام کسی نواب کی شان میں نہیں تھا بلکہ اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں تھا۔ آپ لکھتے ہیں:

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
تِرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جہاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

اعلی حضرت لکھتے لکھتے جب مقطع پر پہنچے تو ریاست ”نان پارہ“ لفظ کے ٹکڑے کر دیئے اور لفظ خوبصورت انداز میں استعمال کیا:

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

شعر کا مطلب: ”اہل دول“ پیسے والوں کو کہتے ہیں اور پارہ ناں کا مطلب روٹی کا ٹکڑا۔ اعلی حضرت کہتے ہیں: اے رضا میں پیسوں والی کی تعریف کروں یہ بلا ہے اور اس بلا میں میری بلا ہی پڑے، میں تو اپنے آقا کا غلام اور بھکاری ہوں میرا دین روٹی کا ٹکڑا نہیں کہ تھوڑے پیسوں کے لئے دین بیچتا پھروں۔

بس! آج ذہن بنالیجئے جب بھی حرام روزی نظر آئے، گناہ کی محفل دِکھے، غلط اور برے کام

نگاہوں میں آئیں، رسول پاک کی نافرمانی کی طرف کوئی بلائے، دوست شراب، جوئے، بے پردگی یا عیاشی کی دعوت دے تو بس اعلی حضرت کا یہ شعر دہرا لیجئے

میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

میرا دین روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے کہ تھوڑی خوشی، تھوڑے پیسے، تھوڑی انجوائمنٹ کے لئے میں اپنے دین پر کوئی سمجھوتا کر جاؤں!!! نبی پاک کی غلامی کو بیچ دوں!!! ہر گز نہیں میں نبی کی غلامی، تعظیم، محبت پر کوئی سمجھوتا نہیں کروں گا اگر ایسی زندگی گزاری جائے تو ان شاء اللہ دنیا میں بھی مزے ہوں اور آخرت میں بھی وارے نیارے ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

ان شاء اللہ، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قبر میں تشریف لائیں گے اور اپنے دیدار سے غلاموں کو نوازیں گے۔ بس کوشش کیجئے کہ زندگی میں سب سے زیادہ محبت حضور سے کرنی ہے، تعظیم اور عزت نبی پاک کی کرنی ہے، حضور سے محبت کرنے والوں میں صحابہ و اہل بیت اطہار کا اونچا مقام ہے لہٰذا ان حضرات سے بھی دل و جان سے پیار کرنا ہے، اپنی زندگی میں ان کاموں سے بچنا جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب بنتے ہیں اور وہی کام کرنے ہیں جس سے اللہ و رسول خوش ہوتے ہیں اگر یہ خوش ہیں تو پوری دنیا خوش ہے اور یہ ناراض ہیں تو سب کچھ برباد ہے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ بیان 13 اکتوبر 2022 کو ”نورانی مسجد، نشتر اسکوائر، ملیر“، کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

چہرۂ مصطفٰی کی خوبصورتی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿ ...چہرۂ مصطفٰی اور صحابہ کی تڑپ

✿ ...عاشقِ اکبر کی 3 خواہشات

✿ ...حسنِ یوسف حسنِ مصطفٰی کا جز ہے

✿ ...دیدارِ مصطفٰی کا وظیفہ

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا سے روایت ہے کہ اللہ پاک نے جنت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشْبُودار ہے۔ اس دَرخت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زَبَرجَد کے ہیں ۔ لَا یَاْکُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ اس دَرخت کا پھل صرف وہی کھا سکے گا جو سرکار والا تَبار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درود پاک کی برکت

درود پاک پڑھنے کے ایسے فضائل وبرکات اور فوائد ہیں کہ سننے اور پڑھنے کے بعد یہی دل چاہتا ہے کہ بس درود پاک ہی پڑھتے رہنا چاہئے اس کے علاوہ کچھ اور نہ کیا جائے۔ ایسا ہی ایک واقعہ ہے حضرت محمد بن سعید کا کہا ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے درود پاک کی ایک تعداد مقرر کی تھی، اتنی تعداد میں روزانہ درود پاک پڑھ کر سوتا تھا، درود پاک

1... الحاوی للفتاوی للسیوطی، 2/48۔

پڑھنے کی برکت سے مجھ پر کرم ہو گیا، جن پر درود بھیجتا تھا وہ میرے خواب میں آگئے، حضور اپنا نورانی چہرہ چمکاتے میرے کمرے میں جلوہ فرما ہیں، چہرہ انور سے نور کی ایسی کرنیں نکل رہی تھیں کہ پورا کمرہ جگمگا اٹھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے محبت بھرے انداز میں فرمایا، میرے امتی! جس منہ تم مجھ پر درودپاک پڑھتے ہو وہ میرے قریب لاؤ، میں اس پر بوسہ دوں گا، مجھے منہ قریب کرتے ہوئے حضور سے حیا آئی اور سر جھکا لیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آگے بڑھے اور میرے رخسار کو بوسہ دیدیا۔

اُن کا تو شعار کریمی ہے مائل بہ کرم ہی رہتے ہیں
جب یاد کیا اے صلّے علیٰ وہ آ ہی گئے تڑپایا نہیں

آپ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اتنا نوازا کہ پورا گھر خشبوؤں سے مہک گیا تھا۔

قربان میں اُن کی بخشش پر مقصد بھی زباں پہ آیا نہیں
بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں

رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم درود شریف پڑھنے والوں پر بہت مہربان ہیں، جس آقا کے امتی ہیں، جن کا کلمہ پڑھتے ہیں، جن کی یاد میں زندگی گزار رہے ہیں، اللہ کرے ہمیں دیدار مصطفیٰ نصیب ہو جائے۔ امام اہلسنت لکھتے ہیں:

اے کاش کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

درود پاک ایسا وظیفہ ہے، اگر پڑھتے رہیں گے تو ان شاء اللہ کرم ہو ہی جائے گا، لہٰذا روزانہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کی نیت کر لیجئے، بالخصوص سونے سے پہلے وضو کیجئے، ممکن ہو تو صلوۃ التوبہ پڑھ لیجئے اور پھر آقا پر درود پاک پڑھتے پڑھتے سو جائیے۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

اللہ پاک نے چاہا تو ایک رات ایسی بھی آئے گی، ہماری آنکھیں بند ہوں گی اور دل کی آنکھیں کھل جائیں گی اور نبی کریم کا دیدار نصیب ہو جائے گا۔

ایڈا سوہنا نبی کوئی دنیا تے آیا نئیں

دنیا میں بڑے بڑے حسین آئے مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی حُسن والا نہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔ شاعر کہتا ہے:

ایڈا سوہنا نبی کوئی دنیا تے آیا نئیں
یار ایہو جہیا کوئی رب نے بنایا نئیں
دید میرے نبی دی اے رب دا نظارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

شعر کا مطلب: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ”دید“ خدا کی قدرت کا نظارہ ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رب کی قدرت کے مظہر ہیں۔ جب انسان تصویر دیکھتا ہے تو فوراً مصور کا خیال آتا ہے کہ تصویر اتنی پیاری ہے تو بنانے والا کیسا ہو گا؟ لہٰذا حضور کا حسن

دیکھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے جب آقا اتنے حسین ہیں تو انہیں بنانے والے رب کی شان کیسی ہوگی؟

ہم لوگ ربیع الاول کے مہینے میں جلوس نکالتے ہیں، مرحبا کے نعرے لگاتے ہیں، پرچم لگاتے ہیں، گھر سجاتے ہیں، نذر و نیاز کرتے ہیں دل میں ایک تمنا ہوتی ہے کہ جن کا چرچا کرتا ہوں، جن سے محبت کرتا ہوں کبھی ان کا دیدار کروں، لہٰذا چہرۂ مصطفٰی کا ذکر کیجئے، اسی تصور میں گم ہو جائیے کیا عجب کسی رات کرم ہو جائے۔

چہرۂ مصطفٰی اور صحابہ کی تڑپ

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار سے صحابۂ کرام لطف اندوز ہوتے تھے اور حضور کے دیدار کی آرزو کیا کرتے تھے اور اسی فکر میں پریشان رہتے تھے چنانچہ اسی فکر میں ایک صحابی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے اپنی جان، اولاد، اہل و عیال اور مال سے بھی زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں لیکن! جس وقت آپ یاد آتے ہیں تو دیکھے بنا میرے دل کو چین نہیں آتا، دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اور جنت میں داخل ہونے کے بعد آپ انبیا کے ساتھ اعلیٰ مقام پر جلوہ فرما ہوں گے اور میں نیچے درجے میں ہونے کی وجہ سے ڈرتا ہوں کہ آپ کے دیدار سے محروم نہ ہو جاؤں، یہ سن کر غم خوار، امت کے مددگار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خاموش رہے اتنے میں جبریل امین یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾ (پ:5، نساء:69)	فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔(1)

ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں
جَنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے

نزع کا عالم بہت تکلیف دہ ہوتا ہے کیونکہ روح آسانی سے نہیں نکلتی لیکن اس وقت نبی پاک کا دیدار ہو جائے تو پھر یہ تکلیف تکلیف نہیں رہے گی۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں:

سکرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو
ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

دنیا کے حسین سے حسین چہرے کو انسان کتنی بار دیکھے؟ مگر ایک وقت ایسا آئے گا کہ دیکھنے سے دل بھر جائے گا مگر رسول انور، شاہ بحر وبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک ایسا حسین ہے کہ دیکھنے سے جی نہیں بھرتا بلکہ جو ایک بار دیکھ لے تو بار بار دیکھنے کو مچلے، صحابہ کرام صبح وشام نبی پاک کا دیدار کرتے تھے پھر بھی یہی تمنا رہتی کہ جلوہ یار کبھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو۔ شاعر لکھتے ہیں:

شربت دید نے اک آگ لگائی دل میں
تپش دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

1… حلیۃ الاولیاء، 4/267، حدیث:5516۔

کُل جہاں سے زیادہ محبوب چہرہ

یمامہ کے سردار، حضرت ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نے ایمان لانے کے بعد ارشاد فرمایا: یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلَی الْاَرْضِ وَجْہٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْہِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْہُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْہِ اِلَیَّ اللہ پاک کی قسم! میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا مگر حضور آج وہی چہرہ سارے جہان سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔

وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِكَ فَاَصْبَحَ دِیْنُكَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ خدا کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین مجھے برا نہیں لگتا تھا مگر اب وہی دین سارے دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔

وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضُ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ بخدا! میرے نزدیک کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند نہیں تھا۔ مگر اب وہی شہر ساری دنیا کے شہروں سے مجھے زیادہ پیارا ہے۔"(1)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنے کے بعد صحابہ کرام کے دل آپ کی طرف مائل ہو جاتے پھر ان کی زندگی کا محور و مرکز حضور کی ذات ہوتی تھی۔

عاشق اکبر کی 3 خواہشات

اگر کوئی ہم سے ہماری 3 خواہشات پوچھے تو ہمارا جواب کچھ اس طرح کا ہوگا: "گاڑی مل جائے"، "اچھے علاقے میں بنگلہ مل جائے"، "مختلف ممالک کی سیر کرلی جائے۔" جبکہ صحابہ کرام کی خواہشات نرالی ہوا کرتیں تھی، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، عاشق اکبر حضرت

---

(1) ... بخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفہ۔۔۔الخ، 3/ 131، حدیث: 4372۔

ابو بکر صدیق سے ان کی 3 خواہشات پوچھیں گئی، آپ نے فرمایا:

(1) آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھتا رہوں ۔ (2) اپنا مال آقا پر خرچ کرتا رہوں (3) آقا کے قدموں میں حاضر رہوں۔ (1) صدیق اکبر کی زندگی کو سمجھنے کے لئے یہ شعر کافی ہے:

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے
تمھاری یاد کو کیسے نہ زندَگی سمجھوں
یِہی تو ایک سہارا ہے زندَگی کے لئے

صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور کی بارگاہ میں رہتے اور شربت دیدار سے اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کرتے مگر یہ ایسا جام تھا کہ جتنا پیتے تشنگی بڑھتی چلی جاتی، صحابہ اپنے گھروں کو جاتے پھر بے چین ہو جاتے واپس دربار رسالت میں حاضری دیتے اور چہرہ مصطفی کی زیارت سے اپنے دلوں کو چین و قرار دیتے۔

چہرہ مصطفیٰ دلوں کا سرور ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: حضور جب آپ کے چہرہ انور کا دیدار کرتا ہوں تو میرا دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ (2)

ایک مرتبہ ایک صحابی حاضر ہوئے عرض کی حضور آپ مجھے میری اولاد سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ جب میں گھر ہوتا ہوں تو آپ کی یاد تڑپاتی ہے۔ مجھ سے صبر

1... روح البیان، پ20، النمل، تحت الآیۃ:62، 6/362۔

2... مسند احمد، 4/209، حدیث:8152۔

نہیں ہوتا۔ میں پھر دیدار کے لئے آجاتا ہوں۔(1)

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سرکارِ عالی وقار کے جلوے میں ایسے گم ہوئے کہ ٹک ٹکی باندھ کے دیکھنے لگے آپ پلک بھی نہیں جھپکاتے تھے نبی پاک نے جب یہ معاملہ دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابی نے عرض کی: حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کا چہرہ دیکھ رہا ہوں اور اس کی لذت اٹھا رہا ہوں۔(2)

نورانی چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا

اللہ پاک نے اپنے حبیب کو ایسا حسن عطا فرمایا تھا کہ جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا ہے، دشمن ہوتا دوست بن جاتا، جان لینے والا، جان قربان کرنے والا بن جاتا۔ گرفتار کرنے کے لئے آنے والا خود گرفتار ہو جاتا تھا۔ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب لوگوں کو ایمان کی دعوت دیتے تو لوگ نورانی چہرہ دیکھنے کے بعد کہتے کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا پھر وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے۔(3) بریلی کے تاجدار کہتے ہیں:

خامۂ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

حضور سلامت سب سلامت

کفار سے جنگ میں دشمن بھی مرتے ہیں اور مسلمان بھی شہید ہوتے ہیں، غزوہ احد

1...حلیۃ الاولیا، 4/267، حدیث: 5516۔

2...کتاب الشفا، ص19۔

3...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ،، 4/219، حدیث: 2493۔

انہیں جنگ میں سے ایک ہے، مدینہ منورہ سے دور احد کے مقام پر یہ لڑائی لڑی گئی، دورانِ لڑائی شیطان نے افواہ اڑادی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شہید ہوگئے، افواہ پھیلتے پھیلتے مدینہ منورہ تک چلی گئی، ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے جب سنا تو بے قرار ہوگئیں، مدینہ منورہ سے احد کی جانب دیوانہ وار بھاگنے لگیں، راستے میں ایک شخص نے بتایا تمہارے والد شہید ہوگئے، صحابیہ نے کہا: مجھے پروا نہیں بس یہ بتاؤ میرے آقا و مولی کیسے ہیں؟ بے چین دل کو قرار نہیں آیا، محبوب کے دیدار کے لئے قدم بڑھتے جا رہے ہیں، راستے میں پھر ایک شخص ملتا ہے، وہ کہتا ہے، تمہارا شوہر شہید ہوگیا، صحابیہ کہتی ہیں: مجھے پروا نہیں ہے، بس اتنا بتادو جانِ عالم کیسے ہیں؟ دیدارِ نبی کے بنا بے چینی برقرار ہے، اُحد کی طرف سفر جاری رکھا، مزید آگے بڑھنے پر بتایا تمہارا بیٹا بھی شہید ہوگیا۔ خاتون نے کہا: مجھے اس کی بھی پروا نہیں مجھے آنکھوں کے نور اور بے چین دلوں کو قرار دینے والی ہستی کے بارے میں بتاؤ وہ کیسے ہیں؟ حضور کے دیدار کے لئے اُحد کے مقام پر آ پہنچتی ہیں، حضور کو زندہ اور صحیح و سلامت دیکھا، جان میں جان آگئی، بے چین دل کو قرار آگیا، آنکھوں کو ٹھنڈک مل گئی، صحابیہ کہتی ہیں: كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعدَكَ جَلَلٌ حضور آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ ہے۔(1) اس پورے واقعے کو شاعر نے ان اشعار میں سمو دیا۔

بڑھ کے اس نے رخِ انور کو جو دیکھا تو کہا
تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رنج و الم
میں بھی باپ بھی شوہر بھی برادر بھی
اے شہِ دیں تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

---

(1)... کتاب المغازی للواقدی، 1/315۔

حسن یوسف حسن مصطفیٰ کا جز ہے

اللہ پاک نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بڑا حسن دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آمد سے پہلے دنیا میں سب سے زیادہ حسین حضرت یوسف تھے مگر حضرت یوسف کا حسن، حسن مصطفیٰ کا جزء ہے اور نبی کریم کو حسن کل عطا فرمایا گیا ہے۔ مولانا حسن رضا خان کہتے ہیں:

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا | یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا

فتنوں کو ختم کرنے والا حسن

قیامت تک حسین آتے رہیں گے اور شیطان اپنا وار کرتا رہے گا، یاد رکھئے جہاں عام حسن ہوتا ہے وہ فتنہ برپا ہوتا ہے، کئی عبادت گزار حسن کے فتنے میں گرفتار ہو کر جہنم کی راہ پر چلے گئے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حسن دیکھ کر لوگ جنت کی راہ چلنے پر لگ گئے، جس نے رخ زیبا کو دیکھا اس نے کلمہ پڑھ لیا، حضور کے حسن نے فتنوں کو ختم کر دیا۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان فرماتے ہیں:

وہ حسیں کیا جو فتنے اٹھا کر چلے | ہاں حسیں تم ہو کہ فتنے مٹا کر چلے
رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے | جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے
جگمگا ڈالی کلیاں جدھر وہ آئے | جب چلے وہ تو کوچے بسا کے چلے
کیسا تاریک دُنیا کو چمکا دیا | سارے عالَم میں کیسی ضِیا کر چلے

خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بچپن کا حسن بھی بے مثل و بے نظیر تھا، کچھ عرصہ

بی بی حلیمہ نے حضور کی خدمت کی، واپس مکہ لے کر جارہی تھیں، راستے میں حبشہ کے کچھ لوگ ملے، رخِ مصطفیٰ پر جیسے ہی نظر پڑی تو دیکھتے ہی رہ گئے اور پکار اٹھے:

هٰذا وَ اللهِ نَبِيٌّ ”خدا کی قسم! یہ اللہ کے نبی ہیں۔“(1)

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ابھی گود میں ہیں، اعلانِ نبوت نہیں فرمایا، گفتگو بھی نہیں فرمائی مگر چہرہ منور سب صاف صاف بتارہا تھا۔ سیّدی اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

یہ نبی کا چہرہ ہے

کفارِ مکہ نے حضرت رافع کو قاصد بنایا اور بارگاہ رسالت میں بھیجا، حضرت رافع فرماتے ہیں: رخِ زیبا پر نظر پڑنے کی دیر تھی میرے دل میں اسلام اتر گیا۔(2)

حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول رحمت، شفیعِ امت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم منٰی میں تشریف فرما تھے، دیہاتی لوگ آتے اور زیارت کرنے کے بعد کہتے ہیں هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ یہ تو بہت بابرکت چہرہ ہے(3)

حضرت ابو رمثہ تیمی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئے۔ لوگوں سے پوچھا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ لوگوں نے جگہ بتادی مگر جیسے ہی آقا کے چہرے کو دیکھا دیکھتے ہی پہچان لیا اور بے ساختہ منہ سے نکلا هٰذا نَبِيُّ اللهِ یہ تو اللہ پاک کے نبی ہیں۔(4)

1... دلائل النبوۃ للاصفہانی، 1/91۔

2... ابو داود، کتاب الجہاد، باب فی الامام یستجن بہ فی العھود، 3/82، حدیث:2758۔

3... ابو داود، کتاب المناسک، باب فی المواقیت، 2/144، حدیث:1742۔

4... معجم کبیر، 22/283، حدیث:724۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ | یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

رخ زیبا دل پر نقش ہو گیا

جب جب حضور کے رخ انور کی بات ہو گی خیمہ والی خاتون کی بات ہو گی، مکہ سے مدینہ ہجرت کے دوران، حضور وہاں رکے تھے، اس سے کھانے کے لئے کچھ مانگا تھا، قحط کی وجہ سے آسودہ حال تھی، بکری بھی انتہائی کمزور تھی، اس کے تھن خشک ہو چکے تھے، حضور نے بکری سے دودھ نکالنے کا کہا، ضعیف خاتون کہتی ہے، بکری دودھ دینے کے قابل نہیں ہے، حضور نے بکری سے دودھ سے نکالنے کی اجازت چاہی، دعا پڑھ کر سوکھے تھنوں کو جیسے ہی ہاتھ لگایا، ان میں دودھ اتر گیا، دودھ نکالا، خود بھی پیا، صدیق اکبر کو بھی پلایا، گھر والوں نے پیا، گھر کے سارے برتن بھر گئے، کچھ دیر رکنے کے بعد حضور مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

ان کے شوہر گھر آئے، گھر کی حالت بدلی بدلی سی دیکھی، کمزور بکری فربہ دیکھی، خالی برتن دودھ سے بھرے پائے، شوہر نے پوچھا، ام معبد! گھر میں یہ برکت کیسے آئی؟ ام معبد حضور کو جانتی نہیں تھیں، نام تک معلوم نہیں تھا، بس مکمل صورت آنکھوں میں سما گئی تھی، دل میں صورت نقش ہو گئی تھی، ام معبد نے حضور کا ایسا حلیہ بیان کیا جو مکمل نعت بن گئی، آپ فرماتی ہیں:

رَأَيْتُ رَجُلًا میں نے ایک شخص دیکھا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ جس کا حُسن نمایاں اَبْلَجَ الْوَجْهِ چہرہ حسین حَسَنَ الْخَلْقِ لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ ڈیل ڈول خوبصورت، نہ بڑے پیٹ کا عیب، نہ چھوٹے سر کا نقص وَسِيمٌ قَسِيمٌ فِي عَيْنَيْهِ

دَعِجٌ اِنتہائی خوبصورت، خوبرو آنکھیں وَفِي اَشْفَارِهِ وَطَفٌ سیاہ اور بڑی پلکیں وَفِي صَوْتِهِ صَهَلٌ دراز شیریں اور گونج دار آواز وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ گردن بلند وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ ریش مبارک گھنی اَزَجُّ اَقْرَنُ ابرو خمیدہ اور درمیان سے پیوستہ اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ خاموش رہے تو باوقار وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ لب کشا ہو تو چہرے پر بہار اور وقار وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ اَجْمَلُ النَّاسِ سب سے بڑھ کر باجمال وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ وَاَحْسَنُهُ وَاَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيبٍ دور و نزدیک سے حسین و جمیل حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلاً لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ شیریں زباں، گفتگو صاف اور واضح، نہ بے فائدہ اور نہ بے ہودہ كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ گفتگو کرے تو موتی جھڑیں يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لَا تَشْنَاُهُ مِنْ طُولٍ وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ نہ لمبا تڑنگا کہ دراز قامتی بُری لگے، نہ پست کہ آنکھوں میں حقارت پیدا ہو غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ قَدْرًا لَهُ دو سرسبز و شاداب شاخوں کے درمیان لچکتی ہوئی شاخ جو حسین منظر اور عالی قدر ہو رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ اس کے خُدّام و رُفقا حلقہ بستہ اِنْ قَالَ سَمِعُوا لِقَوْلِهِ وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلَى اَمْرِهِ اگر لب کشا ہو تو وہ غور سے سُنیں اور اگر حکم دے تو تعمیل کے لیے دوڑیں مَحْفُودٌ قابلِ رشک مَحْشُودٌ قابلِ احترام لَا عَابِسٌ نہ تلخ رُو وَلَا مُفَنَّدٌ نہ زیادتی کرنے والا۔(1)

کچھ عرصے بعد مدینہ طیبہ آکر دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے۔

1… مستدرک للحاکم، 3/543، حدیث: 4333۔

ان کے جو غلام ہوگئے | وقت کے امام ہوگئے
نام لیوا ان کے جو ہوئے | ان کے اونچے نام ہوگئے

دنیا کی عظیم عبادت

اللہ پاک نے ہمارے لئے بہت سی عبادتیں مقرر کی ہیں، نماز، روزہ، تلاوت، حج وعمرہ گوکہ عبادت کی کئی اقسام ہیں، اللہ پاک ہماری عبادتیں قبول کرے اور ہمیں ان کا اجر دے، مگر دنیا کی نرالی اور یکتا عبادت اور بھی ہے اس عبادت کا نام "**دیدار مصطفیٰ**" ہے، یہ ایسی عظیم عبادت ہے جس نے لمحہ بھر کے لئے یہ عبادت کی اور ایمان کی حالت میں اس انتقال ہوا، یہ عبادت "**صحابی**" بنادیتی ہے۔ روایتوں میں آتا ہے، دوران جنگ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آیا، ایمان لایا، جنگ میں جاکر شہید ہوگیا۔

ان صحابی نے نہ نماز پڑھی، نہ سجدہ کیا، نہ روزہ رکھافقط دیدار مصطفیٰ کی عبادت تھی، زیارت مصطفیٰ نے صحابی بنادیا۔ اولیائے کرام 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کریں، ساری رات تلاوتِ قرآن کریں، پوری زندگی روزے رکھیں، قیامت تک کے سارے غوث، قطب، ابدال مل بھی جائیں تب بھی ایک صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، ان کی ساری عبادتیں ایک طرف اور صحابی کی **دیدار مصطفیٰ** کی عبادت دوسری طرف۔ اللہ کریم نے صحابی کو شرف بخشا کہ انہوں نے ایمان کی حالت میں چہرہ مصطفیٰ دیکھا اور ایمان ہی کی حالت میں ان کا وصال ہوگیا۔ حضور کے وصال ظاہری کے بعد یہ عبادت بھی ختم ہوگئی، اب قیامت تک کوئی صحابی بھی نہیں بن سکتا ہے۔

ہر صحابیِ نبی، جنتی جنتی

بعض لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بری باتیں کرتے ہیں بلکہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں ان کے بارے میں کوئی بھی فضیلت نہیں ہے، ایسوں کو عقل سے کام لینا چاہئے، ”**صحابی**“ ہونا ہی باعثِ فضیلت ہے اور عقل کے اندھے اگر قرآن وحدیث کا مطالعہ کریں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ قرآن مجید وبرہان رشید میں ”**صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل**“ سے آیات جگمگا رہی ہیں، کتب احادیث میں سینکڑوں احادیث ”**فضائل صحابہ**“ پر موجود ہیں۔ اللہ پاک قرآن کریم میں صحابہ کرام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ
(پ:5، نساء:95)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔

یعنی ان سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمارا تو نعرہ بھی یہی ہے:

ہر صحابیِٔ نبی...... جنتی جنتی
ہر صحابیِٔ نبی...... جنتی جنتی

عشق بھرا جملہ

مدینہ منورہ میں ایک بزرگ نے کہا: معلوم ہے کہاں آئے ہو؟ ”**1400 سال پہلے آتے تو صحابی بن جاتے۔**“ یہ معمولی جملہ نہیں ہے اسے عشق کے ساتھ محسوس کیجئے، مدینہ منورہ کی حسین گلیاں ہوتیں، ایمان کی حالت میں آقا کریم کا دیدار کرتے، ایمان کی حالت میں ہی دنیا سے رخصت ہوتے تو ہمیں صحابی کا رتبہ مل جاتا۔

دیدارِ نبی کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَو رأى من رَآنِي(1) ”جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اُسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔“

رسول سرور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

طُوبىٰ لِمَنْ رَآنِي وَمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي وَمَنْ رَأَى مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي جس نے مجھے دیکھا اور ایمان لایا اس کے لئے بھی خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھنے والے (صحابی) کو دیکھا اس کے لئے بھی خوشخبری ہے اور جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھنے والے کو دیکھا اور ایمان لایا اس کے لئے بھی خوشخبری ہے۔(2)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابی، تابعی کے لئے بشارت اور نوید سنائی ہے، وہ خوش نصیب ہستیاں تھیں جنھوں نے حضور کی زیارت کی، وہ بھی مبارک نفوس تھے جنھوں نے صحابہ کرام سے فیض پایا اور وہ بھی بہترین لوگ قرار پائے جنھوں نے تابعین کی زیارت کی۔ ہم بس یہی کہہ سکتے ہیں:

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

اللہ پاک کے آخری نبی اپنی امت پر مہربان ہیں اور مہربان آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آج بھی اپنا دیدار کرواتے ہیں، خواب میں تشریف لاکر اپنے دیوانوں کی عید کرواتے ہیں۔

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل من رأی النبی۔۔۔ الخ، 5/461، حدیث: 3884۔

2... معجم اوسط، 6/171، حدیث: 6106۔

رسول پاک نے ارشاد فرمایا:

جاری ہے فیض ”دیدار“ کا

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ”(1) یعنی جس نے مجھے خَواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صُورت اِختیار نہیں کرسکتا۔“

ایک اور مَقام پر ارشاد فرمایا: ”مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ یعنی جس نے مجھے خَواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔“(2)

مشہور مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مختلف معنی بیان کئے ہیں:

(1) جس مسلمان نے حضور انور کو خواب میں دیکھا وہ روزِ قیامت بیداری میں دیدار مصطفٰے سے مشرف ہو گا۔

(2) جس مسلمان نے رسول مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا وہ زندگی میں بھی جاگتی آنکھوں سے نبی پاک کا دیدار کرے گا۔

دیدار مصطفٰے کی برکتیں

(1) عظیم عاشقِ رسول علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جس خوش بخت کو خواب میں دیدار مصطفٰے نصیب ہو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے، دل نور

1... بخاری، کتاب الادب، باب من سمی باسماء الانبیاء، 4/154، حدیث: 6197۔

2... بخاری، کتاب التعبیر، باب من راٰی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام، 4/206، حدیث: 6993۔

سے جگمگانے لگتا ہے اور ایمان پختہ ہو جاتا ہے۔“[1]

(2) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خواب میں انبیائے کرام میں سے کسی کی بھی زیارت، رحمت، نعمت، عزت، بزرگی، دولت، کامیابی، سعادت، استقامت، قوت، اور دونوں جہاں کی بھلائی پر دلیل ہے۔“[2]

(3) علم تعبیر کے بہت بڑے امام حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو خوش بخت خواب میں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مشرف ہو سب غموں سے راحت پائے گا، قرض دار ہے تو قرضے سے نجات مل جائے گی، قیدی ہو تو آزاد ہو جائے گا، خوف زدہ ہے تو امن پائے گا نیز خواب میں دیدار مصطفیٰ کی برکت سے قحط اور تنگی دور ہوتی ہے۔“[3]

دل میں ہو یاد تیری

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے پھر آپ کے لئے منبر بنوایا گیا آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا تنا آپ کی جدائی میں رونے لگا، یارسول اللہ! اس تنے کی نسبت آپ کی امت کا زیادہ حق ہے کہ وہ آپ کے ہجر و فرق میں روئے اور آنسو بہائے۔

1... سعادۃ الدارین، ص378۔

2... منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام، ص619۔

3... تفسیر الاحلام الکبیر، ص32۔

خالد بن معدان کی تڑپ

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ دن بھر کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد جب بستر پر لیٹتے تو حضور کی جدائی میں سسکیوں سے روتے، تڑپتے اور فرماتے: میں انہی کی یاد میں تڑپتا ہوں مگر جدائی کی گھڑیاں لمبی ہوتی جارہی ہیں بالآخر حضور کی حسین یادوں میں گم ہو کر سو جاتے تھے۔ (1)

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے صحابہ بے پناہ محبت کیا کرتے تھے، آپ کی یاد میں آنسو بہانہ، آپ سے ملاقات کے لئے موت کے قاصد کا انتظار کرنا، دیدار کی آرزو کرنا اور تڑپنا صحابہ کرام کا طریقہ ہے، ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم دیدار نبی میں روئیں، تڑپیں اور التجائیں کریں۔ اے کاش! ہمیں بھی کوئی ایسی رات نصیب ہو جائے کہ صرف یاد نبی میں نیند نہ آئے، ہم ہوں اور بس نبی کی یاد ہو۔

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو | پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دیدار میں تڑپنا اللہ والوں کے کام ہیں، شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنے کلام میں دعائیہ انداز میں کہتے ہیں:

بے تاب ہوں بے چین ہوں دیدار کی خاطر
تڑپائیں نہ اب خواب میں آجائیے آقا

دیدار مصطفیٰ کا وظیفہ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنی تصنیف ”مدنی پنج سورہ“ کے

1... الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، 2/21۔

صفحہ 167 پر فرماتے ہیں: میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ

”جو شخص یہ درود پاک پڑھے اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھ لے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر کے جام پیئے گا اور اس کے جسم کو اللہ پاک دوزخ پر حرام کر دے گا۔“

تری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
مرے خواب میں تو آنا مدنی مدینے والے

ہم سب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنا چاہتے ہیں لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہماری آنکھیں حرام دیکھتی ہیں لہٰذا اگر دیدار چاہتے ہیں تو پہلے اس کے تقاضے بھی پورے کیجئے، حرام کاموں کو چھوڑ دیجئے، نمازوں کی پابندی کیجئے، سنتوں پر عمل کیجئے پھر اللہ پاک کے آخری نبی سے عرض کیجئے: حضور آپ کا امتی ہوں، ادنیٰ سا غلام ہوں، بے انتہاء گنہگار ہوں، مجھ گنہگار کو اپنا دیدار کروا دیجئے، نبی کریم اپنی امت پر بہت مہربان ہیں تڑپ سچی ہوگی تو ضرور کرم ہوگا۔ لہٰذا آج سے نیت کر لیجئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں کے مطابق زندگی گزاروں گا۔

تم اُس کے مددگار ہو تم اُس کے طرفدار
جو تم کو نکمّے سے نکمّا نظر آئے

لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

اللہ کی قسم! دعوت اسلامی کا ماحول بڑا پیارا ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت دلوں میں اتارتا ہے، یہ دنیا کے نظاروں میں نہیں بلکہ مدینے کے نظاروں میں گھماتا ہے، کوشش کیجئے اور اس ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 28 اکتوبر 2019 کو ”گلستان جوہر“ کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

حقوقِ مصطفیٰ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...امتی پر 8 حقوقِ مصطفیٰ
- ✿...مسلمانوں سازش کو سمجھو
- ✿...دعویٰ سچا عمل جھوٹا
- ✿...درود بھیجنے کا مطلب
- ✿...دردمندانہ گزارش

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درود پاک کی فضیلت

ہمارے آقا، پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میرا جو اُمتی اخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے دس دَرَجات بلند فرمائے گا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بار درود پاک پڑھنے سے 30 برکتیں ملتی ہیں، آج ہمارا بہت سا وقت سوشل میڈیا کھا جاتا ہے، فضول باتوں میں وقت گزر جاتا ہے، ریموٹ ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں تو گھنٹوں ضائع کر دیتے ہیں، پوچھو کیا دیکھا کیا سیکھا؟ جواب ملتا ہے معلوم نہیں مگر ایک چیز یقینی ہے کہ اس دوران ہزاروں گناہ نامۂ اعمال میں درج کروالئے جاتے ہیں، اتنا وقت فضولیات میں گزار دیا جاتا ہے اس سے بہتر تھا کہ اللہ و رسول کا ذکر کر لیتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کرنا آسان ہے

خدا کی قسم! ہم آسانی سے نیکیاں کماسکتے ہیں مگر ہم نیکیوں کی طرف دھیان نہیں

1... سننِ کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ثوابُ الصلاۃ علی النبی، 6/21-22، حدیث: 9892۔

دیتے مثلاً زبان خدا کی عظیم نعمت ہے اس کے ذریعے ہم وہ کماسکتے ہیں جو شاید پوری زندگی تجارت، بزنس یا کاروبار کرکے بھی نہیں کماسکتے۔ مثلاً آپ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر جیسے کلمات ادا کیجئے، یہ تین کلمات ادا کرنے میں 30 سیکنڈز بھی نہیں لگتے مگر ان کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے ایک بار سبحان اللہ کہا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگادیا جاتا ہے، جس نے ایک بار الحمد اللہ اس کے لئے بھی جنت بھی ایک درخت لگادیا جاتا ہے اور جس نے ایک مرتبہ اللہ اکبر کہا اس کے لئے بھی جنت میں ایک درخت لگادیا جاتا ہے۔(1) ذرا سوچئے! دنیا کے سارے امیر اپنی دولت بھی جمع کرلیں تو جنت میں ایک درخت نہیں خرید سکتے مگر رب کی عطا کیسی ہے؟ کہ ایک کلمہ ادا کرنے پر جنت میں درخت کی بشارت ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکیاں بہت ہی آسان ہے لہٰذا چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، دوران ڈرائیونگ، چہل قدمی کے وقت یا جب کبھی فارغ ہوں تو اپنی زبان کو ذکر اللہ سے تر رکھئے، ذکر ودرود کی برکت سے آپ پر رحمتوں کا نزول ہو گا، آپ کی طبیعت اچھی ہو جائے گی اور آپ کے مسائل حل ہونا شروع ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

حقوق کی بحث

آج کل دنیا میں بہت سے موضوعات پر بحث (Debate) چلتی ہے ان میں سے ایک اہم موضوع حقوق (Rights) کا بھی ہے، بچوں کے کیا حقوق ہیں؟ شہری کے کون کون سے حقوق ہیں؟ ریاست کے کیا حقوق ہیں؟ عورتوں کے کتنے حقوق ہیں؟ ہر انسان اپنے اپنے حقوق کی بات کرتا ہے اور کرنا بھی چاہیے، اسلام نے حقوق العباد کی تعلیم انتہائی

---

1 ۔ ۔ ۔ ابن ماجہ، کتاب الادب، باب افضل التسبیح، 2/252، حدیث: 3807۔

وضاحت کے ساتھ بیان کی ہیں، ایک مسلمان اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا امتی ہونے کے ناطے (Being an Ummati) ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ نبی پاک کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟ اولاً بہت سے لوگوں کو حقوق معلوم ہی نہیں اور جنہیں معلوم ہے وہ حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں نبی کریم سے متعلق حقوق معلوم بھی ہونے چاہئیں اور ان کی ادائیگی کی حتی المقدور کوشش بھی کرنی چاہئے کیونکہ ہم ساری دنیا کے حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ لوگ باقاعدہ بولتے اور جتاتے بھی ہیں کہ میں بیوی بچوں کے حق ادا کرتا ہوں، ماں باپ بہن بھائی اور دیگر رشتے داروں کے حقوق کا بھی پاس رکھتا ہوں۔ ان تمام کے حقوق کا خیال رکھنا بہت اچھی بات ہے مگر جن کے لئے کائنات بنی ان کے حقوق کا نہ صرف خیال رکھنا ہے بلکہ ادا بھی کرنا ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق فرمایا:

لَو لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا(1) اے محبوب اگر تجھے نہ بناتا تو یہ دنیا ہی نہ بناتا۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

حدیث قدسی سے معلوم ہوا کہ کل جہاں حضور کے لئے بنا ہے لہٰذا ان کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے اور کیوں نہ رکھا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے اوپر حد درجہ مہربان ہیں جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ | ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں

1… تاریخ مدینہ دمشق، 3/518۔

عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(پ11، توبہ:128)

سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ساری ساری رات عبادت میں مصروف رہتے، نماز میں کھڑے ہونے کی وجہ سے پاؤں مبارک سوج جایا کرتے تھے، ساری رات امت کی مغفرت اور بخشش کے لئے دعائیں کرتے تھے اور صرف ہمارے لئے کیا کرتے تھے، اپنی امت کو ہر موقع پر یاد رکھا، ذرا سوچئے! ہم نبی کریم کے کتنے حقوق ادا کرتے ہیں؟

امتی پر 8 حق

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و معروف کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفی" میں نبی پاک کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک امتی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے 8 حقوق ہیں اور وہ حقوق یہ ہیں:

1 ✿... ایمان بالرسول۔

2 ✿... اتباعِ سنتِ رسول۔

3 ✿... اطاعتِ رسول۔

4 ✿... محبتِ رسول۔

5 ✿... تعظیمِ رسول۔

6 ✿... مدحِ رسول۔

7✿... درود پاک پڑھنا۔

8✿... میرے آقا کے روضے کی زیارت کو جانا۔(1)

پہلا حق: ایمان بالرسول (نبی پر ایمان لانا)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لانا یہ ہر امتی کا حق ہے، ہم اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم سبھی یہ حق ادا کر رہے ہیں، یہ بات بھی یاد رکھئے کہ ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو گا جب تک آپ کی رسالت اور خاتم النبیین (آخری نبی) ہونے کو نہ مان لیں کیونکہ یہ خدا کا فیصلہ ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا (پ26، فتح:13)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اس آیت نے نہایت وضاحت کے ساتھ یہ فیصلہ کر دیا کہ جو لوگ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت پر ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ وہ ساری زندگی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتے رہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں کیونکہ خدا کے ایک ہونے کی گواہی تو بہت سارے مذاہب دیتے ہیں مگر ایمان اس وقت مکمل ہوتا ہے جب دل سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے، خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ حق ادا کرنے کی توفیق دی۔

ایمان کی فکر کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نبی پاک پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر کبھی سنجیدگی سے غور کیا ہے کہ ہمیں **ایمان کی حفاظت کی کتنی فکر ہے؟** اکثریت کو تو اپنے ایمان کی فکر ہی نہیں ہے

---

[1]... الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، 2/2۔

اگر ایمان کے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے پھر مغفرت ناممکن ہے ایمان ہو گا تو مغفرت ہو گی لہٰذا مسلمان کے لئے سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، اس کی فکر کرنی چاہئے، حفاظت کی تیاری کس طرح کرنی ہے اس کا خیال رکھنا چاہئے اور اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے، ہم لوگ ہر چیز کے لئے دعا کرواتے ہیں، بچے سلامت رہیں، کاروبار سلامت رہے، مال و دولت سلامت رہے، فیکٹری چلتی رہے، دکان ٹھیک رہے، سب کے لیے دعا کرواتے ہیں مگر ایمان کے لئے کتنی بار دعا کروائی ہے یا خود کتنی بار سلامتی ایمان کی دعا مانگی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے ہم مسلمان ہوئے، ہمیں ایمان ملا، حضور ہم غلاموں کی تعلیم و تربیت کے لئے دعا کیا کرتے تھے:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ (1)

”اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔“

مسلمانوں سازش کو سمجھو

ایمان بہت زبردست نعمت ہے لیکن لاپرواہی، جرأت، بے باکانہ غلط گفتگو کرنے سے ایمان جا سکتا ہے۔ آج ہمارے ایمان کے خلاف طرح طرح کی سازشیں ہو چکی ہیں، فلموں، گانوں، ڈائیلاگز، لطیفوں اور کامیڈینز کے چٹکلوں حتی کہ ہماری کتابوں میں کفریہ کلمات داخل کر دیئے گئے بس کسی طرح مسلمانوں سے ان کا ایمان چھن جائے۔

کبھی فرشتوں کا مذاق، کبھی رسولوں پر چٹکلے، تو کبھی جہنم و جنت پر لطیفے، گانوں میں اپنے محبوب کی پوجا کا تذکرہ، سجدے کا اقرار، خدا کو ظالم کہا جارہا ہے، ان حربوں اور سازشوں سے ایمان چھیننے کی پلاننگ ہو چکی ہے اور ہمیں معلوم ہی نہیں ہے، مجدد دین و

1... ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء ان القلوب۔۔۔ الخ، 4/55، حدیث: 2147۔

ملت، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضاخان حنفی نے 100 سال پہلے ان سازشوں کے متعلق فرمایا تھا:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

ایمان کے دشمنوں نے ایسی شاطرانہ چال چلی ہے کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو خبر بھی نہ ہو اور ان کا ایمان ضائع ہو جائے، ان کی اسی شاطرانہ چال کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

ایسی سوچ ٹھیک نہیں

لوگ کہتے ہیں سب کی سننی چاہئے، ایسی سوچ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا ہے علاج کروانا ہے تو لوہار کے پاس چلے گئے، بلڈنگ بنانی ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلے گئے، گاڑی چاہئے تو قصائی کے پاس چلے گئے، بلکہ آج ڈاکٹر سے علاج کروانے سے پہلے اس کی معلومات لیتے ہیں، کس چیز میں اسپیشلسٹ ہے، آپریشن کروانا ہے تو معاملہ اور سنگین ہو جاتا ہے کیونکہ زندگی اور موت کا معاملہ ہوتا ہے، اسی طرح بلڈنگ بنوانے کے لئے ہر انجینئر کے پاس نہیں جایا جاتا بلکہ ایکسپرٹ، ماہر اور تجربہ کار سے مشورے طلب کئے جاتے ہیں، خراب بلڈنگ بننے کی صورت میں جانی اور مالی نقصان کا اندیشہ ہو گا مگر دین کے معاملے میں حد درجہ لاپرواہی، جس سے مرضی سیکھ لیں، یہ بھی نہیں دیکھتے کہ بیان کرنے

والا قرآن کی درست تفسیر کر رہا ہے یا نہیں؟ دین کا درست مطلب بیان کر رہا ہے یا نہیں؟ اس کے دل میں نبی پاک کا عشق ہے؟ پیارے آقا کے صحابہ اور اہلِ بیت سے محبت کرتا ہے؟ اولیائے کرام کا ادب و احترام کرتا ہے؟

لہٰذا **دین کے معاملے میں سب کی سُنی والی سوچ ٹھیک نہیں**، اپنی سوچ کو بدلئے، ایسے لوگوں سے دین مت سیکھئے، یہ لوگ ایمان کے ڈاکو ہیں، ایمان سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے، ایک جملہ غلط نکلا یا ایک عقیدہ بدلا ایمان چھن جائے گا، لہٰذا اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے۔

دوسرا حق: اتباعِ سنت

دوسرا حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ہے۔ اللہ کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ3، اٰل عمران:31)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تم فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اگر ہم اللہ سے پیار و محبت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کرنا ہوگی، دنیاوی طریقہ تو بالکل الگ ہے اگر کوئی کسی سے محبت کا اظہار کرے تو سامنے والا کہتا ہے میری اطاعت کرو، میری بات مانو مگر رب کی شان دیکھو رب فرماتا ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ ”اے رسول! فرمادیجئے اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ میری اتباع کرو۔ اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اتباع کریں گے تو اللہ پاک

ہمیں انعام و کرام سے نوازے گا اور وہ انعام یہ ہے **یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ** اللہ تم کو اپنا محبوب بنا دے گا۔ مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت میں یہ سب سے بڑا انعام ہے اس سے بڑا اور کوئی انعام نہیں ہوسکتا مگر خدا کی طرف سے مزید خوشخبریاں اور اعلانات ہیں اللہ فرماتا ہے: **یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ** ”اللہ محبوب بھی بنائے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور اللہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔“

سنتوں پر عمل کیجئے

بدقسمتی سے آج کل لوگوں نے سنتوں کو اہمیت دینا چھوڑ دی بلکہ یہ تک سننے کو ملتا ہے کہ **سنت ہی تو ہے فرض تو نہیں**۔ حج یا عمرے کے دوران لوگ مسائل پوچھتے ہیں کہ مولانا صاحب فلاں چیز ضروری تو نہیں، اگر یہ نہ کریں تو دم تو نہیں ہوگا؟ صد کروڑ افسوس ہے ایسی سوچ پر! دم لازم نہیں ہوگا مگر سنت کو چھوڑا جا رہا ہے، **سنتوں کو چھوڑا نہیں جاتا بلکہ ان پر عمل کیا جاتا ہے**۔ سنتوں پر عمل کرنا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حق ہے، صحابہ کرام تو حضور کی ہر ہر ادا کو اپنانے کی کوشش کیا کرتے تھے بلکہ صحابہ کرام تو حضور کی ان سنتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرتے جن کو کرنے کا حکم نہیں تھا۔

صدیق اکبر اور اتباعِ سنت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرت ابو بکر صدیق کی ساری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت میں گزری اور جب آخری وقت آیا تو یہی آرزو تھی کہ حضور کے طریقے کو اپنایا جائے، اپنی بیٹی بی بی عاشہ سے پوچھا: میرے آقا نے کس دن پردہ فرمایا؟ کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا، گویا صدیق اکبر کی یہ تمنا اور خواہش تھی کہ جس دن نبی پاک کا وصال مبارک ہوا کاش میرا ابھی اسی دن انتقال ہو جائے، حضور کو جیسا کفن دیا گیا تھا

مجھے بھی ویسا ہی کفن مل جائے۔ حضرت ابو بکر صدیق اس قدر حضور کی اتباع کا خیال کرتے تھے۔ (1)

کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک بار وضو کرکے مسکرائے۔ کسی نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: مجھے نہیں معلوم البتہ ایک بار نبی پاک کے ساتھ اسی مقام پر موجود تھا، حضور نے وضو کیا اور مسکرائے تھے۔ (2)

وُضُو کرکے خَنداں ہوئے شاہِ عثماں
کہا کیوں تَبَسُّم بھلا کر رہا ہوں
جوابِ سُوالِ مخاطب دیا پھر
کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

دعوت قبول نہیں کی

حضرت ابو ہریرہ چند لوگوں کے پاس سے گزرے جو سالم بکری کا گوشت کھا رہے تھے، لوگوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی مگر آپ نے یہ کہہ انکار کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی لہٰذا میں ایسی پر تکلف اور لذیذ کھانا کیسے گوارا کر سکتا ہوں۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! لذیذ کھانے کھانا جائز ہیں، صحابہ کرام پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر ہر سیرت پر عمل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے، ہمارا حال صحابہ سے بالکل جدا ہے ہمیں جن سنتوں پر عمل کا حکم دیا گیا ہے ہم وہ بھی چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ سنت پر

1... بخاری، کتاب الجنائز، باب موت یوم الاثنین، 1/468، حدیث:1387۔

2... مسند احمد، 1/130، حدیث:415۔

3... مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء... الخ، 2/254، حدیث:5238۔

عمل جنت کی ضمانت ہے، ہم سے ہر ایک جنت میں جانا چاہتا ہے، نبی پاک نے جنت میں جانے کا حل ارشاد فرمادیا ہے چنانچہ حدیث پاک ہے:

”مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ۔“(1) ترجمہ: جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

مسلمانوں والا کردار بنائیے

پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنت میں جانے کا فارمولا عطا کر چکے ہیں، ہمیں کوشش کرنی چاہئے سنتوں پر عمل کریں مگر ہم لوگ سنتوں پر عمل نہیں کرتے ہمیں اپنا محاسبہ خود کرنا ہو گا، آج حال یہ ہے کہ بیرون ملک اگر کسی نوجوان ماڈرن مسلمان سے ملاقات کی جائے تو انسان سوچتا ہے کہ سلام کریں یا نہ کریں کیونکہ چہرے پر تو نبی پاک کی سنت نہیں ہے، لباس بھی سنت والا نہیں ہے، گفتگو کر کے دیکھ لی جائے شاید بات سے معلوم ہو جائے کہ مسلمان ہے یا نہیں، گفتگو کرتے ہیں تو بات میں نہ سلام ہے نہ دعا اور نہ ہی کوئی اسلامی لفظ، بلکہ عجیب و غریب باتیں، گالیاں اور فضول باتیں ہیں۔ شاید گھر سے مسلمان ہونا معلوم ہو جائے گھر میں جایا جائے تو کوئی ایسی چیز خانہ کعبہ، مدینہ منورہ، اللہ و رسول کے نام یا قرآنی آیت کا طغرا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ بیڈ روم میں ایکٹر یا مشہور بندے کی تصاویر لگائی ہوتی ہیں، شاید کاروباری معاملات سے معلوم ہو جائے کہ مسلمان ہے یا نہیں، کاروبار میں بھی حرام کام ہو رہے ہیں، ماڈرن نوجوان نے اپنا حلیہ اور کردار ایسا بنالیا ہے کہ جب تک نام نہ پوچھا جائے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا ہے کہ مسلمان

1... ابن عساکر، 9/343۔

ہے یا نہیں حالانکہ حلیہ ایسا ہونا چاہئے تھا کہ کوئی دور سے دیکھے اور پکار اٹھے کہ یہ محمد عربی کا غلام ہے۔

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہو جائے

ہمیں لاکھوں کروڑوں میں پہچاننا آسان ہو کہ چہرہ، لباس سنتوں والا ہے، سلام سے بات کا آغاز کرتا ہے، گفتگو میں ان شاء اللہ، ماشاء اللہ، سبحان اللہ اور الحمدللہ بولتا ہے، حرام کاموں سے بچتا ہے۔ حضور کا غلام ایسا ہونا چاہئے، ہمیں اپنے اوپر غور کرنا چاہئے اور جو جو اپنے اندر کمی اور کوتاہی ہے اسے پورا کیجئے۔

تیسرا حق: اطاعت رسول

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم کو مانا جائے، جو فرمادیا وہ ہمارے لئے سب سے پہلے ہو اگر حضور کا حکم نہیں مانیں گے تو کس کا حکم مانیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پ7، مائدہ:92)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو۔

رب نے جہاں اپنے کی حکم کی بات وہی اپنے حبیب کی بھی بات کی بلکہ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ5، نساء:80)	ترجمہ کنزُ العِرفان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

بعض لوگوں کو اعلیٰ حضرت کی شاعری سمجھ نہیں آتی حالانکہ آپ کی شاعری قرآن وحدیث کی تشریح ہوتی ہے اس آیت کو پڑھئے اور اعلیٰ حضرت کا یہ شعر دیکھئے:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! جس سے حضور راضی نہیں اس سے رب بھی راضی نہیں اور جس سے پیارے آقا راضی ہو جائیں وہ شخص اللہ پاک کے دربار میں مقبول ہو جاتا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم ماننا سب سے مقدم ہے مگر افسوس کے ساتھ ہمیں حضور کی بہت سی باتیں معلوم ہیں کہ نبی پاک نے کیا کیا فرمایا ہے مگر اکثریت ان باتوں کو نہیں مانتی، حضور نے سچ بولنے کا درس دیا، مسلمان جھوٹ بولتے ہیں، حضور نے دھوکہ دینے سے منع کیا فرمایا: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا(1) ”جس نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔“ مگر آج یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دھوکہ دہی کا مقابلہ چل رہا ہو، کوئی جھوٹ بول کر کاروبار کرتا ہے اور کوئی ملاوٹ کے ذریعے دھوکہ دیتا ہے، آج ہمارا حال یہ ہے کہ اپنے وطن کی دوا استعمال کرتے ہوئے ڈرتے ہیں، دواؤں میں بھی دو نمبری کی جاتی ہے، صرف چند سکوں کے لئے لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے ہوتے ہیں۔

دھوکے باز ہم میں سے نہیں

ہمارے نبی کی تعلیمات ایسی نہیں ہے آپ نے دھوکہ دہی سے منع فرمایا ہے چنانچہ

1... مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی۔۔۔ الخ، ص65، حدیث: 101۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بار غلے والے کے پاس سے گزرے، پیارے آقا نے غلے کی ڈھیر کے اندر مبارک ہاتھ ڈالا، دیکھا تو غلہ اندر سے گیلا تھا، حضور نے فرمایا: گیلے کو اوپر کیوں نہیں رکھا؟ اس نے کہا حضور بارش ہوئی تھی اس لئے گیلا ہو گیا، نبی پاک نے فرمایا:

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (1) ”جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم سے نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی میں کبھی نبی پاک کی تعلیمات کو بھولنا نہیں چاہئے کیونکہ نبی پاک کی اطاعت یہ ہم پر ضروری ہے، صحابہ کرام نبی کریم کے ہر حکم کو مانا کرتے تھے، بارگاہ نبوی میں صحابہ کرام حاضر تھے، ایک شخص حاضر خدمت ہوا جس نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی، پیارے آقا نے انگوٹھی لی اور زمین پر پھینک دی اور فرمایا: کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں ڈالے، حضور یہ فرما کر تشریف لے گئے، صحابہ نے اس شخص سے کہا: اپنی انگوٹھی اٹھالو بیچ کر کسی اور کام میں لے لینا، عاشق رسول نے فرمایا: جسے میرے نبی نے پھینک دیا میں اسے نہیں اٹھا سکتا۔

مرد فیشن نہیں کرتا

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جس چیز سے منع کر دیا صحابہ اس کی طرف دیکھنا تک پسند نہیں کرتے تھے چاہے وہ کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہو مگر آج کا ماڈرن نوجوان سستی اور گھٹیا چیز کو دل سے لگائے رکھتا ہے، انگوٹھی کے نام پر کوئی چھلے پہنتا ہے، کبھی تصور نہیں کیا تھا کہ مرد بھی چوڑی پہنے گا آج کا نوجوان چوڑی کے نام پر کڑے پہنتا ہے، فیشن کے نام پر کان اور ناک تک چھدوالئے، بالیاں اور نتھنی تک پہننے لگ گئے، آج کے نوجوان کی عقل کہاں چلی گئی؟

---

1. . . مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی۔۔۔ الخ، ص 65، حدیث: 101۔

شَور ہے ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابُود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

پیارے اسلامی بھائیو! مرد کو کسی بھی قسم کا زیور پہننے کی اجازت نہیں، صرف ایک چاندی کی انگوٹھی جس کا وزن ساڑھے چار ماشے سے کم ہو اور اس میں نگینہ لازمی ہو، بغیر نگینے والی انگوٹھی جائز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے احکام کی اطاعت کیجئے ان شاء اللہ جنت میں مردوں کو سونے کے زیورات دیئے جائیں گے، دنیاوی زیور سے بہترین زیور تیار کیا گیا ہے، عورتوں سے دوستیاں کرنے سے منع کیا گیا، جنت میں حوریں عطا کی جائیں گی، شراب اور نشہ آور چیزوں سے روکا گیا ہے جنتیوں کے لئے شراب طہور (پاکیزہ شراب) تیار کی گئی ہے، حرام مال کے ذریعے بڑے بڑے گھر کے خواب دیکھنا چھوڑ دو حلال پر قناعت کرو، اللہ نے جنتی محلات تیار کئے ہیں، جس چیز سے شریعت نے منع کیا ہے اللہ پاک نے جنت میں اس سے بہتر چیز تیار کی ہے۔ زندگی چند سالوں کی ہے رب کی اطاعت میں گزار لیجئے پھر ہمیشہ والی زندگی میں عیش و آرام اور راحت ہی راحت نصیب ہو گی۔

چوتھا حق: محبت رسول

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے ہر کوئی محبت کا دعوی کرتا ہے لیکن اس محبت کا ایک معیار ہے جب تک اس معیار کی محبت نہیں ہو گی حق ادا نہیں ہو گا، انسان کو ماں باپ،

بہن بھائی، بیوی بچوں، دوست احباب، کاروبار اور نوکری ہر چیز سے محبت ہوتی ہے اور نبی پاک سے بھی محبت ہے مگر نبی کی محبت اور دوسروں کی محبت میں زمین و آسمان کا فرق ہونا چاہئے، حضور سے محبت کتنی ہونی چاہئے یہ خود نبی کریم نے ارشاد فرمادیا، چنانچہ بخاری شریف کی حدیث ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ(1)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے بال بچوں، والدین اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں جتنے بھی لوگ ہیں ان سب سے زیادہ مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کرنی ہے۔ کبھی ایسی محبت کے بارے میں غور و فکر کیا ہے؟ جمعہ کے خطبہ میں 3 بار اعلان کیا جاتا ہے:

اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ سن لو! اس کا ایمان نہیں جس کے دل میں نبی پاک سے محبت نہیں۔ حضور کی محبت کے بغیر ایمان مکمل ہی نہیں ہوسکتا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بہ قدم شان ہیں یہ | ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں | ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

دعویٰ سچا عمل جھوٹا

اپنے عمل سے محبت رسول کا اظہار کیجئے، اپنے دعوے میں سچائی لائیے، خود سے سوال کیجئے کہ آخری بار عشق رسول میں کب روئے تھے؟ حضور کی محبت میں دل کب تڑپا

1... بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، 1/ 17، حدیث: 15۔

تھا؟ محبت کو ایک فرضی مثال سے سمجھئے:

کسی کا چھوٹا بیٹا یا بھائی ہو، آپ اس سے ملاقات کریں اور وہ دورانِ گفتگو کہے **میں اپنے والد سے محبت کرتا ہوں**، اگلے دن ملاقات ہو تو پھر والد سے محبت کا اظہار یوں کرے کہ **میں اپنے والد پر فدا ہوں**۔ آپ بھی سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے واقعی یہ اپنے والد سے محبت کرتا ہے۔ اتفاق سے آپ کی ملاقات اس شخص کے والد صاحب سے ہو جائے، آپ والد سے بیٹے کے متعلق بتائیں کہ آپ کا بیٹا آپ سے بے حد پیار کرتا ہے اور وہ آپ پر فدا ہے، جب دیکھو آپ ہی کی باتیں کرتا ہے، والد صاحب نے حیرانی سے کہا: میرا بیٹا ایک نمبر کا جھوٹا ہے اس کے سارے دعوے محض دعوے ہی ہیں جو میں کہتا ہوں ہمیشہ اس کا الٹ ہی کرتا ہے، حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے، آپ خود بتایئے اسے محبت کہتے ہیں؟ کیا بغیر اطاعت کے محبت مکمل ہو سکتی ہے؟ میں صرف یہ بولتا رہوں کہ میں ابو سے پیار کرنے والا ہوں مگر ان کی ایک بھی بات نہ مانوں گا ظاہر ہے سب نے یہی کہنا ہے کہ محبت کا دعوی جھوٹا ہے۔

عمل سے عشق کا اظہار کیجئے

نبی سے محبت کا دعوی کرنے والو! کیا نبی کی کہی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہو؟ یاد رکھو! نبی کریم سے قیامت کے دن ملاقات ہو گی، کیا اس ملاقات کی تیاری کی؟ اگر حضور نے فرما دیا کہ صرف نعرے ہی لگاتے تھے عمل کیوں نہ کیا تو پھر کیا جواب دیں گے؟ حضور نے فرمایا: **قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ**⁽¹⁾ نماز میں میری انکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نعرے لگانے والوں کی نماز چلی جاتی ہے۔

---

(1) . . . سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص644، حدیث: 3946۔

نذر و نیاز کرنے والو! **ہم پہلے نمازی بعد میں نیازی ہیں۔** لہٰذا نماز ضروری ہے، حضور نے سب سے زیادہ نماز کی تاکید فرمائی ہے اور ہم نماز ہی چھوڑ دیتے ہیں، بہت سے لوگ کہتے ہیں چار نمازیں تو پڑھ لیتے ہیں مگر فجر میں آنکھ نہیں کھلتی، کبھی ٹرین اور فلائٹ تو نہیں چھوٹی بلکہ اس ٹینشن میں نیند ہی نہیں آتی اگر سو جائیں تو 3 سے 4 آلارم لگائے جاتے ہیں اس کے بعد رشتے داروں کو بولا جاتا ہے کہ جگا دینا، بہت مہنگا ٹکٹ ہے، پریشانی ہو جائے گی اور پھر وقت سے پہلے ائیر پورٹ بھی پہنچ جاتے ہیں۔

آفس میں کوئی اہم میٹنگ ہو اور سیٹھ دھمکی دیدے جو صبح 8 بجے نہیں آئے گا اس کی نوکری ختم، ملازمین 8 سے پہلے دروازے پر کھڑے ہو گا، نہیں بھائی نوکری چلی جائے گی، نوکری کی فکر ہے، فلائٹ کی بھی ٹینشن ہے اور ٹرین نہ چھوٹ جائے اس کی بھی فکر ہے سچ بتایئے کیا نماز کی بھی اتنی ٹیشن اور فکر رہتی ہے، میں رسول کریم کا امتی ہوں حضور نے فرمایا نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے محبت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ کسی بھی قیمت پر (At any cost) نماز قضا نہیں ہونی چاہئے بس! آج سے نیت کر لیجئے کہ میری کسی بھی حال میں کوئی بھی نماز قضا نہیں ہو گی، ان شاء اللہ نمازی بن کر میلاد منائیں گے، گھر کو سجائیں گے تو اس کی برکتیں بھی ملیں گی۔

محبت رسول اور صحابہ کرام

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے عمل سے بتایا اور سکھایا کہ حضور سے کتنی محبت کرنی ہے جیسا کہ غزوہ احد میں یہ افواہ اڑائی گئی کہ معاذ اللہ! نبی پاک شہید ہو گئے، مدینہ میں یہ خبر جب ایک عورت نے سنی تو وہ دیوانہ وار احد کی طرف دوڑی، اس وقت مدینہ اوراحد کے درمیان کافی فاصلہ تھا، راستے میں اسے اطلاع ملی کہ تمہارے والد شہید ہو گئے،

اس نے کہا مجھے اس کی پروا نہیں رسول اللہ کی خبر دو وہ کیسے ہیں؟ کچھ دور پہنچی تو پھر کسی نے بتایا تمہارا بیٹا شہید ہو گیا اس نے کہا مجھے پروا نہیں یہ بتاؤ اللہ کے نبی کیسے ہیں؟ پھر کچھ دور پہنچی تو کسی نے خبر دی کہ تمہارا شوہر بھی شہید ہو گیا اس نے کہا مجھے کوئی پروا نہیں، میرے آقا و مولا کا بتاؤ وہ کس حال میں ہیں؟ میدان احد میں پہنچی کسی نے بتایا رسول پاک زندہ ہیں، عورت کو قرار نہیں آیا کہا اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لوں تب تک سکون نہیں آئے گا جیسے ہی چہرۂ اقدس پر نظر پڑی تو کہا:

كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ آقا آپ سلامت ہیں تو ساری مصیبتیں ہیچ ہیں۔(1)

شاعر کہتا ہے

بڑھ کر اُس نے رُخِ انور کو جو دیکھا تو کہا
تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رنج و الم
میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہِ دیں ترے ہوتے کیا چیز ہیں ہم

حضرت زید کا عشق

حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دشمنان اسلام نے قید کر لیا، صفوان بن امیہ نے حضرت زید کو شہید کرنے کا حکم دیدیا، جب صفوان کا غلام آپ کو شہید کرنے کے لئے آیا تو ابوسفیان (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے آپ سے پوچھا، زید! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں

1... السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ص340۔

کروگے کہ اس وقت تمہاری جگہ محمد ہوتے اور تم اپنے گھر والوں کے ساتھ آرام و سکون سے رہتے۔

حضرت زید کو معلوم ہے کہ میں ابھی شہید کر دیا جاؤں گا، اگر بیان بدل دوں تو جان بچ سکتی ہے مگر محبت کا تقاضہ ہی کچھ اور ہے، حضرت زید کو جس ہستی سے کامل عشق تھا اس کے متعلق عشق سے بھرپور جواب دیا: حضرت زید نے فرمایا: بخدا! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس وقت میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جہاں کہیں بھی ہوں اور انہیں کانٹا بھی چبھے اور میں آرام و سکون سے اپنے اہل میں رہوں، یہ سن کر ابو سفیان نے کہا: میں نے ایسی محبت کہیں بھی نہیں دیکھی جیسی محمد کے اصحاب ان سے کرتے ہیں اس کے بعد حضرت زید کو شہید کر دیا گیا۔ (1)

حضرت بلال کا عشق

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد بہت تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیں، مالک آپ کو گرم اور تپتی ریت پر لٹاتا اور کہتا اسلام سے منہ پھیر لو مگر آپ توحید پر قائم رہے، اَحَدٌ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہی ہے) کی صدائیں بلند کرتے رہے، جب آپ کو آزاد کروایا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور اپنے آپ کو حضور کی غلامی میں دیدیا، آپ سفر و حضر میں حضور کے ساتھ رہتے، جب آپ کا آخری وقت آیا تو زوجہ نے دکھ اور غم کی وجہ سے کہا: واحزناہ (ہائے شوہر کے جانے کا غم) یہ سن کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرمایا: وَاطَرَبَاهُ غم نہیں بلکہ خوشی ہے

---

1 . . . شرح الشفاء للقاضی عیاض، 2/44۔

کیونکہ میں کل اپنے دوستوں محمد اور آپ کے اصحاب سے ملوں گا۔[1] کاش! مرتے وقت ہمیں بھی دیدارِ مصطفیٰ کی لذت نصیب ہو جائے۔

عشق کا سودا مت کیجئے

آج ہم تھوڑے پیسے یا نفع ملتے ہی عشقِ رسول کو بھول جاتے ہیں، نبی کریم کی تعلیمات کو یہ کہہ کر سائیڈ لائن کر دیتے ہیں کہ ساری مارکیٹ ایسا ہی کرتی ہے، تھوڑا بہت جھوٹ نہیں بولیں گے تو کام کیسے کریں گے؟ اگر ہم جھوٹ بول کر نہیں بیچیں گے تو کوئی دوسرا جھوٹ سے مال بیچ دے گا، یہ محبتِ رسول نہیں ہے بلکہ عشقِ رسول کا تقاضہ تو یہ ہے کہ تمام چیزوں سے زیادہ حضور سے محبت کرنی ہے جیسا کہ عاشقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اس کا عملی ثبوت دیا، چنانچہ

غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کو مال کی ضرورت تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا اعلان کیا، حضرت عمر فرماتے ہیں میرے پاس مال زیادہ تھا اور سوچا کہ اس بار حضرت ابو بکر سے نیکیوں میں آگے نکل جاؤں گا، گھر آیا اور مال کا حساب کیا، اور کل مال میں سے آدھا (50 فیصد) حضور کی بارگاہ میں حاضر کر دیا، حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے گھر کا سارا مال حضور کی بارگاہ میں پیش کر دیا، حضور نے فرمایا: ابو بکر! گھر والوں کے لئے کچھ چھوڑا ہے، حضرت ابو بکر نے عرض کی: **اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ** گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات وروایات کو پڑھنے کے بعد یہ ذہن بنالیجئے کہ دنیا

---

[1] ...الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ص 23۔

[2] ...ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذلک، 2/179، حدیث: 1678۔

میں سب سے بڑھ کر بس حضور سے محبت کرنی ہے، جب کبھی پیارے آقا کی عزت، عظمت، ناموس کی بات آئے، پیارے کی آقا کی سنت کی بات، حضور کے حکم اور اطاعت کی بات ہو تو میرے لئے وہی سب سے پہلے ہو گا باقی سب بعد میں ہو گا کیونکہ حضور کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو تا۔

پانچواں حق: تعظیمِ رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم، عزت کا حکم اللہ کریم کی طرف سے ہے جیسا کہ قرآن مجید میں رسولِ پاک کی تعظیم سے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا

(پ26، فتح: 8-9)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

نبی پاک کے امتیو! آپ کی تعظیم وتوقیر کا حکم قرآن دے رہا ہے حضور کی ذاتِ مقدسہ میں کمی تو دور کی بات آپ سے نسبت رکھنے والی چیز کی بھی کوئی تحقیر یا بے ادبی کرے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے، حضور کی تعظیم وتوقیر کرنا امتی کا حق ہے لہٰذا حضور کی تعظیم کے ساتھ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی عقیدت اور محبت ہمارے میں دلوں میں ہونی چاہئے۔ بزرگانِ دین حضور سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی کس قدر تعظیم کیا کرتے تھے اس کا اندازہ اس واقعے سے لگائیے:

ساری ککڑیاں کیوں کھائی؟

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دستر خوان پر موجود تھے، دستر خوان سے ایک ککڑی اٹھا کر کھائی تو اعلان کر دیا کہ یہ ساری ککڑی میں کھاؤں گا، میرے علاوہ کوئی اور نہ کھائے، اعلیٰ حضرت کے اس عمل پر لوگوں کو بہت تعجب ہوا کیونکہ اعلیٰ حضرت کم غذا کھاتے تھے بعد میں کسی نے پوچھا: حضور ساری ککڑی تناول فرمالی اس میں کیا حکمت تھی؟ اعلیٰ حضرت نے فرمایا: جب میں نے ککڑی کھائی تو وہ کڑوی تھی، میرے عشق نہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ککڑی کھائے اور تھو تھو شروع کر دے اور ککڑی کی برائی کرے کیونکہ ککڑی میرے آقا کو پسند تھی اور آقا کی پسند کی کوئی برائی کرے یہ مجھے ہر گز پسند نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پیارے آقا کی تعظیم کے ساتھ ساتھ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز جیسے موئے مبارک، چادر شریف، حضور کے شہر مدینہ منورہ، نبی کی گلیوں اور پیارے رسول کی آل و اولاد کی بھی تعظیم، عزت اور توقیر کرنی ہے، اعلیٰ حضرت ہمیں سید زادوں کا ادب و احترام سکھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

چھٹا حق: مدحِ رسول

نبی اکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شان و عظمت بیان کی جائے، پیارے آقا کے قصیدے پڑھے جائیں، حضور کی نعت شریف پڑھی جائے اور نعت خوانی کا یہ

سلسلہ نبی پاک کے مبارک دور سے جاری ہے۔ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ یہ وہ صحابہ ہیں جو نبی کریم کے دور میں نعت شریف پڑھا کرتے تھے، اس زمانے کے لوگ جنگیں تلواروں سے بھی لڑتے تھے اور لفظوں سے بھی مقابلہ کیا کرتے تھے، کبھی کفار حضور کی شان اقدس میں گستاخی کی نیت سے کچھ شعر کہتے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو نعت کہنے کا حکم دیتے۔ آپ فرماتے ہیں: اے عبد اللہ! تمہارے اشعار کفار کے لئے تیروں کی مانند ہیں۔ (1)

خوش نصیب لوگ

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو دن رات نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدح کرتے ہیں مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کا سارا دن گزر جاتا ہے مگر حضور کا ذکر نہیں کرتے حالانکہ حضور کی مدح کرنا یہ ہمارا حق ہے، ہماری زبانیں حضور کے ذکر سے تر رہیں، ہم صبح وشام آپ کا چرچہ کرتے رہیں۔ یہ تو دنیاوی دستور بھی ہے جو جس سے محبت کرتا ہے اس کی تعریفیں کرتا ہے جیسا کہ کوئی اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے یا اپنے باس سے محبت کرتا ہے تو بات بات میں اسی کی تعریف کرتا ہے، یا کوئی بھی ٹاپک ہو مگر گھما پھرا کر اس کا ذکر لے آئے گا۔

نبی پاک کے امتیو! اے کاش! ہماری زبانیں بھی ذکر مصطفٰی سے تر رہیں، پتہ چل جائے کہ یہ نبی کا امتی ہے، وقفے وقفے سے آقا کا ذکر ہو، کوئی بات یا بہانہ ملے اور آقا کی مدح شروع ہو جائے، آقا کی مدح کیجئے اور کسی وسوسہ دلانے والے کے وسوسے میں مت آیئے کیونکہ نبی پاک کی مدح کرنا حضرات صحابہ کرام کا مشغلہ تھا، حضرت حسان بن ثابت

1... المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 3/318۔

مَدّاحِ رسول ہیں، آپ نے مدحت رسول میں بہت ہی خوبصورت اشعار فرمائے۔

وَاَحسَنُ مِنكَ لَم تَرَ قَطُّ عَينِي
آقا آپ جیسا حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں ہے
وَاَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النِسَاءُ
آقا آپ جیسا جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں ہے
خُلِقتَ مُبَرَّءً مِن كُلِّ عَيبِ
آقا اللہ نے آپ کو سارے عیبوں سے پاک پیدا کیا ہے
كَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَمَا تَشَاءُ
آقا اللہ نے ایسا بنایا جیسا آپ چاہتے تھے

حضرت حسان بن ثابت کے درج بالا اشعار کو دیکھئے:

وَأَحسَنُ مِنكَ لَم تَرَقَطُّ عَينى
وَأَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النِسَاءُ

اور اعلیٰ حضرت کی شاعری کو دیکھئے گویا یوں محسوس ہوگا جیسے اعلیٰ حضرت نے حضرت حسان کی شاعری کی تشریح کی ہو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اعلیٰ حضرت، تاجدار بریلی، حسان الہند مولانا امام احمد رضا خان حضرت حسان بن ثابت کی پیروی کرتے ہوئے مدحت رسول اس انداز میں کرتے ہیں:

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وصف ”عیبِ تناہی“ سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

آقا کے حسن وجمال کی مدح کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں

ک گیسو ہٰ دَہن یٰ اَبرو آنکھیں عٓ صٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا
شمع دل مشکاۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

اعلیٰ حضرت کی شاعری قرآن وحدیث کی روشنی میں ہوتی ہے اور جو عقیدہ صحابہ کرام رکھتے تھے وہی عقائد اعلیٰ حضرت نے اپنی شاعری میں اپنائے ہیں حضرت حسان بن ثابت نے حضور کی شان میں فرمایا:

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

حضور کو ایسے پیدا فرمایا جیسا آپ چاہتے تھے

اعلیٰ حضرت نے اردو زبان میں حضور کی شان کچھ اس طرح بیان فرمائی:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم | خدا چاہتا ہے رضائے محمد

نبی کی مدح سرائی یہ حضور کا حق ہے اسے سعادت سمجھ کر کرنا چاہیے۔

ساتواں حق: درود پڑھنا

اللہ پاک نے قرآن پاک میں بہت سارے احکامات نازل فرمائے ہیں مگر کوئی ایک ایسا حکم نہیں ہے جس میں رب نے یہ فرمایا ہو کہ میرے بندو! میں بھی کرتا ہوں لہٰذا تم بھی کرو اور وہ حکم درود شریف کا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ22، احزاب:56)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے، دنیا میں ایک کام ہے جو اللہ بھی فرما رہا ہے، فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی کہا گیا کہ تم بھی اس میں شامل ہو جاؤ، اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس مبارک آیت کے ذریعے عزت، شرف اور بزرگی عطا فرمائی ہے اور یہ شرف حضرت آدم کو ملنے والے شرف سے زیادہ ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے صرف ایک بار سجدہ کیا تھا جبکہ درود بھیجنے میں خود رب بھی شریک ہے اور یہ درود و سلام بھیجنے کا عمل جاری و ساری ہے کیونکہ عربی سمجھنے والے جانتے ہیں کہ آیت میں "یُصَلُّوْنَ" کا لفظ ہمیشہ والا مطلب دیتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ پاک اور فرشتے مسلسل نبی پاک پر درود و سلام بھیج رہے ہیں لہذا اے مسلمانو! تم بھی درود بھیجنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

درود بھیجنے کا مطلب

- اللہ پاک کا درود بھیجنے کا مطلب رحمت نازل کرنا ہے۔
- فرشتوں کا درود بھیجنے کا مطلب اللہ پاک کی بارگاہ میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلم کے لئے استغفار کرنا ہے۔

- ہمارا درود بھیجنے کا مطلب ہے نبی پاک کے لئے دعا کرنا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو درودوں کی ضرورت نہیں کیونکہ حضور پر ایک لمحے میں کھربوں سے زیادہ درود بھیجا جاتا ہے لہٰذا ہم دعا کرتے ہیں اور ہمارا ہی کام بن جاتا ہے، ہماری ہی جھولی بھر جاتی ہے، لہٰذا حضور پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجنا ہے جب بھی فارغ وقت ملے درود پاک پڑھنے میں گزاریئے، ان شاء اللہ اس کی خوب خوب برکتیں ملیں گی۔

آٹھواں حق: روضے پر حاضری دینا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار گوہر میں حاضری دے، اگر نہیں جاسکتا تو تڑپے، مچلے اور آرزو کرتا رہے کیونکہ حضور کے روضے کی حاضری کا بھی حکم رب کریم نے دیا ہے، قرآن مجید و فرقان حمید میں ارشاد خداوندی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

(پ5، نساء:64)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے۔

اللہ پاک نے ہم گنہگاروں کو بچت کا آسان راستہ بتادیا کہ گناہ سرزد ہوگئے، خطائیں کرلیں تو میرے حبیب کی بارگاہ میں آجاؤ تو خدا کو بہت زیادہ بخشنے والا مہربان پاؤ گے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مُجرِم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے دَر کی ہے

شفاعت واجب ہوگئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضے پر حاضری دینے والے کے متعلق مغفرت اور بخشش کا وعدہ ہے چنانچہ اللہ کے حبیب فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَ قَبْرِی فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ (1) جس نے میرے روضے کی زیارت اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

پیارے آقا نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي (2) جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

روضہ انور کی زیارت کرنے والے کے متعلق خوشخبری بھی ہے حضور نے فرمایا:

مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي (3) جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے میری حیات میں زیارت کی۔

مدینہ جانے والو! تمہیں مبارک ہو، اللہ پاک ہم سب کو مدینہ سے سچی محبت عطا فرمائے، خدا کی قسم! ساری دنیا گھومنے والے یہی کہتے نظر آتے ہیں مدینہ جیسا شہر دنیا میں کوئی بھی نہیں، دنیا میں انسان ایک ہی شہر میں زیادہ سے زیادہ 5 سے 10 بار چلا جائے گا

1... دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، 2/351، حدیث: 2669۔
2... الکامل فی ضعفاء الرجال، 8/248، حدیث: 1956۔
3... دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت،، 2/351، حدیث: 2667۔

مگر مدینہ وہ شہر ہے جہاں ہزار بار بھی چلے جائیں تڑپ اور شوق مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔

شربتِ دید نے اور آگ لگا دی دل میں
تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

عاشقِ رسول مدینہ نہ جائیں تو کہاں جائیں؟ کیونکہ نبی پاک مدینہ میں آرام فرما ہیں، ہماری شفاعت فرمانے والی ہستی مدینے میں ہے بلکہ حضور نے مدینہ کے متعلق فرمایا:

تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے کہ جو مدینے میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔(1)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

ہماری پسند اعلیٰ حضرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے 8 حقوق ادا کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت کی پیروی کرلیجئے کیونکہ اعلیٰ حضرت نے آپ کے حقوق کو بہترین انداز میں ادا کیا ہے نہ صرف ادا کیا بلکہ سکھایا اور سمجھایا ہے کہ حضور کا ذکر کس طرح کرنا ہے، آقا کی مدح کیسے کرنی ہے، نبی پاک کی تعظیم کیسے ہوتی ہے، سنت پر عمل کیسے ہو گا، مدینہ منورہ سے محبت کس طرح کرنی ہے، حضور سے نسبت والی اشیاء کا ادب و احترام کس طرح کرنا ہے، لہٰذا جب اعلیٰ حضرت کو اپنا آئیڈیل اور رول ماڈل بنالیں گے تو ان شاء اللہ ان کے صدقے ہم بھی حقوقِ مصطفٰی کو ادا کرنے والے بن جائیں گے۔

1... شعب الایمان، 3/497، حدیث: 1482۔

دردمندانہ گزارش

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے حقوق ادا کرنے کے لئے ایک ماحول کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے حقوق کی ادائیگی آسان ہو سکے گی ، شرابیوں اور جواریوں میں بیٹھ کر نمازی یا عاشق رسول نہیں بن سکتے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ سچ میں حضور کا سچا امتی بن جائیں تو لازمی اور ضروری ہے کہ اچھی صحبت اختیار کرنا ہو گی، جن کے پاس جائیں تو سنت رسول پر عمل کرنا آسان ہو جائے، نبی کی اطاعت آسان لگے اور اللہ پاک کی رحمت سے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول موجود ہے اس ماحول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی حقوق کی ادائیگی میں آسانی نصیب ہو گی کیونکہ اسی ماحول نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کی تقدیریں سنواری ہیں ، آپ سے گزارش ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اللہ پاک ہم سب کو حضور کی سچی غلامی نصیب کرے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ بیان 29 جنوری 2013 کو چیمبر آف کامرس، گجرات، پنجاب، پاکستان میں ہوا تھا۔

شانِ مصطفیٰ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... عربوں کے حالات
- ✿... ٹائم مشین کی حقیقت
- ✿... پہلے معجزہ بعد میں ٹیکنالوجی
- ✿... سب سے بہترین بننے کا فارمولا
- ✿... شان مصطفیٰ اور آیات احکام

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

اللہ کے حبیب، ہم گنہگاروں کے طبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود پڑھتا ہو گا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! درود پاک کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذات والا تبار ایسی ہے کہ ان پر درود پڑھتے چلے جائیں اور رحمتیں وبرکتیں لوٹتے چلے جائیں، درود پاک واحد ایسا عمل ہے جس کے بارے میں قرآن شریف میں ہے کہ خدا اور فرشتے کرتے ہیں مسلمانوں تم بھی اس عمل میں شامل ہو جاؤ۔

ہمارے درود کی ضرورت نہیں

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو ہمارے درود کی حاجت نہیں کیونکہ فرشتوں کی تعداد اربوں کھربوں سے بھی کئی گنا زیادہ ہے جیسا کہ روایتوں میں ہے کہ حضور کے روضہ اقدس پر ستر ہزار فرشتے صبح حاضری دیتے ہیں اور ستر ہزار شام کو حاضر ہوتے ہیں، صبح والے شام کو نہیں آسکتے اور شام والے صبح کو حاضر نہیں ہوسکتے بلکہ جو فرشتہ ایک بار آگیا

1...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، 2/27، حدیث: 484۔

وہ قیامت تک حاضر نہیں ہو سکے گا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَتّر ہزار صبح ہیں سَتّر ہزار شام
یوں بندگیٔ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصَت ہی بارگاہ سے بس اس قدَر کی ہے

اعلیٰ حضرت فرشتوں کی صبح وشام کی حاضری کے متعلق فرماتے ہیں:

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمتِ عام تر کی ہے

اللہ کریم کے فرشتے اتنے ہیں کہ اگر صبح وشام کی یہ بدلیاں نہ ہو تو کروڑوں فرشتوں کی حاضری کی امید ہی ختم ہو جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو روضہ اقدس میں جلوہ فرما ہوئے 1450 سال ہونے والے ہیں، خود ہی حساب وکتاب کر لیجئے کہ ایک دن میں 1 لاکھ 40 ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور 1450 سال تک کتنے فرشتے حاضر ہو چکے ہوں گے اور قیامت تک کتنے فرشتے حاضر ہوں گے۔ یہ معصوم فرشتے ہیں جنہیں صرف ایک بار ہی حاضری کی اجازت ہے مگر مسلمانوں پر آقا کی مہربانی کتنی ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

مَعْصُوموں کو تو عُمر میں صِرف ایک بار بار
عاصِی پڑے رہیں تو صَلا عُمر بھر کی ہے

امت پر مہربان آقا

اے گنہگارو! نبی کریم کی مہربانی، آقا کی رحمت دیکھو روضہ اقدس کی بار بار کی

حاضری نصیب کر دی بلکہ مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں : مَنْ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا(1) تم میں سے جس سے ہوسکے وہ مدینے میں مرے جو مدینے میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ گویا ہمیں مدینے شریف بلانے کی ترغیب اور شوق دلایا جارہا ہے۔ حضور مزید فرماتے ہیں: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ(2) جس نے میرے روضے کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

حضور کی بارگاہ میں حاضری کا قرآن نے عام اعلان کر دیا ہے اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (پ:5، نساء:64)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کی اپنی امت پر رحمت وشفقت کیسی ہے کہ معصوم فرشتے 12 گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے جبکہ عاصی اور گنہگار کو آقا بلاتے ہیں۔ امام اہلسنت فرماتے ہیں:

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل المدینۃ، 5/483، حدیث: 3943۔
2 . . . سنن دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، 2/351، حدیث: 2669۔

گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں درود
آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس
بس یہی ہے آسرا تم پہ کروڑوں درود

دُرُود پڑھنا مبارک عمل ہے

حضور پر ہر گھڑی اربوں کھربوں سے زیادہ فرشتے درود بھیج رہے ہیں بلکہ رب کریم خود درود بھیج رہاہے پھر حضور کو میرے اور آپ کے درود پاک کی کیا ضرورت ہے مگر رب کی شان کریمی ہے کہ اس نے بتادیا کہ اگرمرادوں سے اپنی جھولیاں بھرنا چاہتے ہوتو میرے محبوب پر درود پڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ، یہ حقیقت میں رب کا احسان ہے کہ اس نے ہم گنہگاروں کو درود بھیجنے والوں میں شمولیت کے مواقع دیئے لہٰذا نیت کیجئے کہ محبوب رب اکبر پر کثرت سے درود پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عیسیٰ کے معجزے

اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہم السلام کو مختلف معجزات عطا کئے، جیسی اس زمانے میں ضرورت ہوتی اس دور کے تقاضے کے مطابق اللہ پاک نے معجزے دیئے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں طب اپنے عروج پر تھا، وہ لوگ بڑی بڑی بیماریوں کا علاج دریافت کرچکے تھے مگر کچھ بیماریوں کا علاج کرنے سے وہ بھی عاجز آچکے تھے جیسے کوڑھ کا مرض، پیدائشی نابینا کو دیکھنے والا بنانا اور مردوں کو زندہ کرنا۔ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ کو یہ تینوں معجزات عطا کئے، آپ کوڑھ کے مریض پر دم کرتے وہ ٹھیک ہو جاتا، اسی طرح

پیدائشی اندھے(Born blind)کی آنکھ پر دم کرتے وہ دیکھنے والا ہو جاتا تھا۔ اللہ پاک نے ان سب سے بڑھ کر بھی حضرت عیسیٰ کو ایک اور معجزہ بھی دیا تھا وہ تھا مردوں کو زندہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مرنے والوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ اور جادوگر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جادوگری مشہور تھی، جادوگر طرح طرح کے کمالات دکھاتے، اللہ پاک نے حضرت موسیٰ کو دو معجزے عطا کئے، چمکتا ہاتھ اور عصا۔ آپ اپنا ہاتھ میں گریبان میں ڈال کر نکالتے تو وہ سورج کی طرح چمکتا تھا۔ عصا بوقت ضرورت سانپ، اژدہا، ڈول، رسی، درخت اور بھی بہت کچھ بن جاتا تھا بلکہ جب جادوگروں نے جادو کے زور سے رسیوں کو سانپ دکھانا شروع کیا تو حضرت موسیٰ کے عصا نے سب سانپوں کو نگل لیا۔ یوں آپ کا معجزہ دیکھ کر جادوگر مسلمان ہو گئے۔

حضرت صالح اور اونٹنی

حضرت صالح علیہ السلام کا دور پتھروں کا زمانہ (Stone age) تھا، انہیں یہ کمال حاصل تھا کہ پہاڑوں کو تراش کر اس میں خوبصورت گھر بنایا کرتے تھے، 5ہزار سال گزرنے کے باوجود آج بھی وہ مکانات موجود ہے⁽¹⁾ حضرت صالح نے لوگوں کو ایک خدا کی دعوت دی لوگوں نے کہا اگر آپ سچے نبی ہو تو پہاڑ میں سے ایک اونٹنی نکال کر دکھاؤ اور اس اونٹنی کے پیٹ میں بچا بھی ہو بعد میں وہ بچا بھی دے۔ ان کے نزدیک گھر بنانا

1... یہ علاقہ مدینہ منورہ سے 450 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جسے "مدائن صالح" بھی کہا جاتا ہے، ان مکانات کو دنیا کے عجائبات (Wonder of the world create) میں شمار کر لیا گیا ہے، ہم نے مدنی چینل پر اس جگہ کے چند مناظر چلائے ہیں۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری۔

آسان تھا مگر پہاڑ میں سے زندہ اونٹنی نکالنا ناممکن تھا اسی لئے جان بوجھ کر ایسی فرمائش کی، مگر حضرت صالح علیہ السلام اللہ کے نبی تھے، حضرت صالح نے پہاڑ کی طرف اشارہ کیا اور اس میں سے ویسی ہی اونٹنی نکلی جیسے ان لوگوں نے فرمائش کی تھی اور اس اونٹنی نے نکلنے کے بعد بچہ بھی دیا تھا۔

امام الانبیاء اور معجزات

اللہ پاک نے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام نبیوں کے معجزے عطا کئے اور ایسے معجزات بھی عطا کئے جو صرف آپ کے ساتھ خاص ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روح امیں
تو ہی سرورِ ہر دوجہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

عربوں کے حالات

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دور میں عربوں کو اپنی زبان دانی پر بڑا ناز و فخر تھا، آپس میں شعر و شاعری کا مقابلہ کیا کرتے تھے، کعبے کی دیوار پر جاکر اپنے دیوان لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے، جس کا کلام فصاحت و بلاغت میں اچھا ہوتا وہ لٹکا رہتا باقی اپنے اپنے کلام اتار کر لے جاتے۔ اس زمانے میں کعبہ کی دیوار پر 7 مشہور کلام لٹکے ہوئے تھے جنہیں "**سبع معلقات**" کہا جاتا ہے۔

حضور کا ایک لقب "امی" ہے، کیونکہ حضور نے کسی سے نہیں پڑھا بلکہ خود رب کریم نے حضور کو براہ راست علوم عطا فرمائے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

اَلرَّحْمٰنُۙ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
(پ:27، رحمن:1-2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: رحمن نے۔ قرآن سکھایا۔

فصاحت وبلاغت اور زبان دانی بھی انہی علوم میں سے ہے جو اللہ پاک نے اپنے حبیب کو عطا کئے ہیں، حضور کی فصاحت وبلاغت کے متعلق عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت بہت ہی خوبصورت شعر لکھتے ہیں:

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

سراپا معجزات

حضور کی امت قیامت تک ہے، اللہ پاک کے علم ہے کہ اس امت نے بہت سی ایجادات کرنی ہے، بہت ترقی یافتہ ہوگی، سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچائے گی، میڈیا بھی ہو گا، لوگ چاند کو بھی تسخیر کر دیں گے سمندروں کو بھی چیر دیں گے، پوری دنیا سمٹ کر گلوبیل ویلج بن جائے گی، شاید کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ نبی ان لوگوں کے درمیان برتر (Superior) ہوگئے تھے مگر آج کے سائنسی اور ترقی یافتہ دور میں کیسے برتر ہوں گے؟ سائنس کے آگے نبی کا کوئی معجزہ نہیں چلتا۔

جو لوگ اس طرح کا ذہن رکھتے ہیں ان کے لئے بس اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے آقا مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے سائنس فیل ہے کیونکہ ساڑھے چودہ سال پہلے رب قدیر نے ہمارے پیارے آقا کو معراج کا معجزہ عطا فرمایا، آج بھی سائنس حیران ہے، آج سائنسدان پہلے چاند اور اب مریخ تک جانے کا دعوی کر رہے ہیں مگر اللہ کے رسول تو کئی سو سال پہلے چاند و مریخ سے بھی آگے ہو کر آگئے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

بنا آسماں منزل ابن مریم | گئے لامکاں تاجدار مدینہ

ہمارے نبی تو وہاں گئے جہاں کوئی جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں پہنچا وہاں تلوا تیرا

ٹائم مشین کی حقیقت

آج سائنسدانوں نے ٹائم مشین کا ایک خیالی تصور پیش کیا ہے مگر ہمارے نبی کی شان تو یہ ہے کہ جب معراج کی رات آسمان کی سیر کرنے گئے تو دنیا کا وقت ہی رک گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ پھر ساتوں آسمان پھر لامکاں اور رب کی زیارت سے مشرف ہو کر بھی آگئے، دروازے کی کنڈی ہلتی رہی، بستر جسم کی گرمائش سے گرم رہا گویا وقت رکا رہا، عشق والے اس ساری چیز کو یوں بیان کرتے ہیں:

”جب جسم سے جان نکل جائے تو جسم رک جاتا ہے، جان عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ساری دنیا کی جان ہیں وہ رب کے پاس گئے تو دنیا وہیں ٹھہر گئی۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

پہلے معجزہ بعد میں ٹیکنالوجی

آج جس بھی ٹیکنالوجی کی بات کی جائے گی اس کا جواب حضور کے معجزات میں ملے گا، آج انٹرنیٹ کا زمانہ ہے پہلے 4G اور اب 5G آگیا جس کی وجہ سے رابطہ تیز تر ہو گیا، گویا دنیا سمٹ کر موبائل میں آگئی، صرف چند سیکنڈ میں دنیا کے آخری کونے میں رابطہ کرسکتے ہیں یہ سارے کام آج سائنسی ایجادات کے بعد ہو رہے ہیں مگر حضور نے اس سے بہتر رابطے کا ذریعہ صحابہ کو عطا کر دیا تھا لہٰذا دنیا میں کوئی ایسی ٹیکنالوجی نہیں جس کا جواب حضور کے معجزات سے نہ ملتا ہو۔ حضور کے ایک ایک وصف پر بات کی جائے تو زندگی ختم ہو سکتی ہے، الفاظ کا ذخیرہ کم پڑ سکتا ہے مگر حضور کی خوبیاں، کمالات اور فضائل بیان نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

تیرے تو وصف ”عیبِ تناہی“ سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

شعر کا مطلب: ”تناہی“ کا مطلب ”ختم ہو جانا“ ہے۔ مثلاً آپ سے کہا جائے کہ اپنی پسندیدہ شخصیت کی خوبیاں لکھیں، کتنی خوبیاں لکھی جاسکتیں؟ 10، 20، 50 یا 100 اس کے بعد یقیناً آپ کہیں گے بس جتنی خوبیاں تھیں سب لکھ دی اب خوبیاں ختم ہو گئیں، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: یہ ”تناہی“ یعنی ”خوبیوں کا ختم ہو جانا بھی عیب ہے“ اور حضور آپ کے وصف ”عیب تناہی“ سے بھی بری ہیں ختم ہی ہونے ہوتے۔

کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

سب سے بڑا معجزہ

اللہ کریم نے حضور کو بے شمار معجزات عطا کئے، علماء فرماتے ہیں: حضور نے ہزاروں معجزات دکھائے مگر وہ سب نبی کی شان کے لائق نہیں تھے کفار نے نشانی مانگی تو آقا نے معجزہ دکھا دیا، کسی نے کہا: اللہ کے نبی ہو تو نشانی بتاؤ حضور نے اشارے سے چاند چیر دیا، کسی سے فرمایا: درخت سے جا کر کہو محمد عربی بلا رہے ہیں وہ درخت زمین چیرتا ہوا حاضر ہو گیا، کبھی کنکریوں سے کلمہ پڑھوا دیا، کوئی پانی کی شکایت لے کر آیا تو حضور نے اپنی انگلیاں مبارک برتن میں داخل کیں تو انگلیوں سے چشمے جاری ہو گئے، کوئی کٹی آنکھ اور بازو لے کر آیا تو پیارے آقا نے فوراً درست کر دیا، کسی نے کہا کنواں کڑوا ہے آقا نے لعاب دہن ڈالا اس کا پانی میٹھا ہو گیا۔ صحابہ کے سامنے بھی معجزات کا ظہور ہوا کفار کے مطالبے پر معجزات دکھائے مگر حضور کے مقام و مرتبت اور شان و عظمت کے لحاظ سے دو معجزے ہیں:

(1) سر کی آنکھوں سے رب کا دیدار فرمانا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(2) ”قرآن مجید“ جسے اعظم المعجزات (سب بڑا معجزہ) کہتے ہیں۔

قرآن کا چیلنج

اللہ پاک نے قرآن مجید کا معجزہ حضور کو عطا فرمایا اور دنیا کے سارے فصحا اور بلغا کو

چیلنج دیا جو آج تک نہ کوئی پورا کر سکا ہے اور نہ قیامت تک کوئی پورا کر سکے گا، قرآن میں یہ چیلنج چار طریقے سے بیان ہوا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا (پ:15، بنی اسرائیل:88)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو

(2)جب پورے قرآن جیسا لانے سے عاجز ہو گئے تو قرآن نے ایک اور چیلنج دیا کہ اگر پورا قرآن نہ لا سکے تو اس جیسی دس سورتیں ہی لا کر دکھا دو:

قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (پ:12، ھود:13)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: (اگر یہ بات ہے) تو تم (بھی) ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلا لو۔

ساڑھے چودہ سو سال گزر گئے، کوشش کرنے والوں نے کوشش کی ہو گی، جدوجہد کرنے کے بعد وہ ناکام و نامراد ہی رہے مگر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم و دائم رہے اور کفارِ مکہ کہتے رہے کہ یہ تو شاعر ہیں، ان کے اپنے الفاظ ہیں وہ لوگ خود بھی فصحا و بلغا تھے قرآن نے چیلنج دیتے ہوئے کہا اگر دس سورتیں لانا مشکل ہے تو اس جیسی ایک سورت ہی لا کر دکھا دو:

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (پ1، بقرہ:23)

بندے پر نازل کی ہے تو تم اس جیسی ایک سورت بنالاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلالو اگر تم سچے ہو۔

قرآن کی شان

قرآن کا یہ کھلا چیلنج آج بھی دنیا کے سامنے ہے، بڑے بڑے فصحا اور بلغا کی عقلیں حیران اور دنگ ہو گئیں کہ یہ کونسا کلام ہے، جو سنتا ہے وہ جھوم جاتا ہے، آج بھی قرآن کا یہ اعجاز ہے، خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو جسے قرآن سمجھ نہیں آتا وہ بھی سن کر جھوم جاتا ہے، آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں، پوری دنیا میں (all over the world) کوئی ایسی کتاب بتائیے جو پانچ یا سات سال کا بچہ حفظ کرلیتا ہو، اس کے دل میں ایسی نقش ہو جاتی ہے کہ زیر، زبر اور پیش کی غلطی نہ ہو، صرف قرآن مجید کے ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں حافظ ملیں گے۔ دنیا کی واحد کتاب ہے جس کے کئی زبانوں میں ترجمے ہوئے، اس کی آیات کو سمجھنے کے لئے کئی تفاسیر (Exegeses) لکھی گئیں اور مزید بھی لکھی جارہی ہیں۔ قرآن کی حفاظت کا وعدہ رب نے فرمایا ہے اور قرآن کا چیلنج ابھی ختم نہیں ہوا، پہلے کہا پورا قرآن لے آؤ، کفار عاجز آگئے پھر کہا اس جیسی دس سورتیں لے آؤ کفار نہ لاسکے پھر کہا اس جیسی ایک سورت ہی لے آؤ کفار ناکام رہے آخر میں کہا:

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ (پ27، طور:34)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں۔

فرمایا: "اگر کفار عرب سچے ہیں تو قرآن جیسی کوئی ایک ہی بات لے آئیں۔"

قرآن اور مصطفیٰ کی شان

قرآن شریف اعظم المعجزات بھی ہے، باعث نجات بھی ہے، راہ ہدایت بھی ہے اس کے علاوہ پورا قرآن نعت نبی بھی ہے یہ ایسا دعوی ہے جسے ثابت کیا جاچکا ہے۔

دساں کی میں مصطفیٰ دی کڈی سوہنی شان اے
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سیپارہ
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

قرآن کریم کی کل آیات کو موضوع میں تقسیم کیا جائے تو تین طرح کے موضوع بنتے ہیں

(1) وہ آیات جن میں احکام بیان کئے گئے جیسے: نماز، روزہ، حج وزکوۃ۔

(2) جس میں براہ راست حضور کی شان بیان کی گئی جیسے: یس، طہ، مدثر، مزمل فرمایا، حضور کو ”نور“ کا دلنواز خطاب دیا، کہیں ”اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ“ کا مژدہ سنایا۔

(3) وہ آیات جن میں پچھلی قوموں کے واقعات بیان ہوئے جیسے: قوم عاد، قوم ثمود، بنی اسرائیل وغیرہ۔

ان آیات میں کچھ وہ ہیں جن کی ابتداء لفظ ”قل“ سے ہوتی ہے جیسے قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ علماء فرماتے ہیں: آیت کی ابتداء اَللّٰهُ اَحَدٌ سے بھی کی جاسکتی تھی مگر قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے اس لئے شروع کی تاکہ اپنی شان محبوب کی زبان اقدس سے بیان ہو۔ شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان فرماتے ہیں:

قُل کہہ کر اپنی بات بھی لب سے ترے سنی
اللہ کو ہے کتنی تیری گفتگو پسند

شان مصطفیٰ اور آیات احکام

قرآن مجید میں احکام سے متعلق تقریباً 500 آیات ہیں جن میں نماز روزہ حج وزکوۃ، نکاح وطلاق، رضاعت ومیراث اور دیگر بہت سے مسائل ہیں، یہ تمام آیات بھی حضور کی نعت ہیں کیونکہ قرآن مجید میں نماز کا حکم ہے یہ نہیں بتایا کہ کیسے پڑھنی ہے؟ کتنی رکعت پڑھنی ہے، زکوۃ سے متعلق حکم تو موجود ہے مگر کیسے ادا کرنی ہے؟ کس کو دینی ہے؟ کتنے فیصد دینی ہے؟ اس کی تفصیلات قرآن میں موجود نہیں ہے۔ یہ تمام احکام ”محبوب رب اکبر“ کے طریقے کے مطابق ادا کرنے ہیں، نماز پڑھنی ہے جیسے مصطفیٰ نے ادا کی ویسے پڑھنی ہے، روزہ رکھنا جیسے حضور نے رکھا ویسے رکھنا ہے، اچھی زندگی گزارنی ہے تو رسول اللہ کی سنتوں کے مطابق گزارنی ہے گویا سارے احکام حضور کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ادا کرنے ہیں۔ اگر حضور کے طریقے کے مطابق ادا نہیں کریں گے تو کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی۔ مثلاً

کوئی کہے نماز ہی پڑھنی ہے میں التحیات میں قرآن پڑھ لوں گا اور قیام میں التحیات پڑھ لوں گا، دونوں ہی اللہ کا ذکر ہیں التحیات میں رب کا ذکر ہے اور قیام میں بھی رب کا ذکر ہے، اللہ کے لئے نماز پڑھنی ہے، اگر کوئی چیز آگے پیچھے کرلی تو کیا ہوا ذکر تو رب کا ہی کیا ہے، بیشک رب کا ذکر کیا ہے مگر مصطفیٰ کریم کے طریقے کے مطابق نہیں کیا، نماز حضور کے بتائے ہوئے طریقے سے نہیں پڑھی اس لئے نماز قبول نہیں ہوئی معلوم ہوا کہ نماز وہی پڑھنی ہے جو حضور نے سکھائی ہے، لہٰذا **احکام والی ساری آیات حضور کی نعت ہیں**۔

شانِ مصطفیٰ اور آیاتِ قصص

قرآنِ مجید میں گزشتہ قوموں کے واقعات اور قصے بیان ہوئے، حضرت لوط علیہ

السلام کی قوم نے گناہ کیا عذاب آگیا، حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے نافرمانی کی عذاب میں مبتلا کر دیئے گئے، قوم عاد و قوم ثمود نے خطائیں کی انہیں تباہ و برباد کر دیا گیا، پچھلی قوموں کی تقریبا برائیاں اور خطائیں ہم سے ہو رہی ہیں، پہلے کے لوگ جھوٹ بولتے تھے ان کے منہ سے بدبو آنے لگ جاتی تھی، بدکاری کرتے، زمین پھٹتی اور اندر دھنس جاتے تھے، گنہگار کا چہرہ کالا ہو جاتا تھا، بندر اور خنزیر بنا دیئے جاتے تھے، یہ سب گناہ عام ہو گئے ہیں مگر عذاب نازل نہیں ہوتا، یہ آقا کی مہربانی، شفقت اور صدقہ ہے حضور کی شان و برکت ہے کہ امت عذاب میں گرفتار نہیں ہو رہی ہے۔

قرآن مجید پڑھئے

حضور کے فضائل، نعت، کمالات، خصوصیت اور شان کو سمجھنے کے لئے قرآن شریف توجہ سے پڑھئے، یہ قرآن ہمارے پیارے آقا پر نازل ہوا، اس میں ہمارے لئے زندگی گزارنے کے اصول(Principles of living)ہیں، ہر شخص اپنی فیلڈ کے مطابق اصول وقوانین اور قواعد وضوابط (Rules and Regulations) پڑھتا ہے، بزنس مین اپنے چیمبر کے اصول وضوابط بہت غور سے پڑھتے ہیں، امپورٹ ایکسپورٹ کرنے والے ایل سیز کے مطابق کام کرتے ہیں کہیں کسی وجہ سے شپمنٹ یا مال نہ رک جائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جتنا غور و فکر سے ان اصولوں کو پڑھا جاتا ہے کبھی اتنا غور سے قرآن شریف کو پڑھا ہے؟ اللہ پاک نے قرآن میں ہم سے کیا باتیں کی ہیں؟ کیا کبھی ان باتوں کو جاننے کے لئے تفسیر کو پڑھا ہے؟ بعض لوگ ہر روز اٹھ کر باقاعدگی سے پیغامات

چیک کرتے ہیں، کوئی اہم واٹس ایپ یا ای میل تو نہیں آئی۔ کیا اتنی باقاعدگی سے قرآن کھول کر بھی دیکھتے ہیں؟ آج دوسری زبان بولنے والا کسٹمر کوئی میسج یا ای میل کر دے تو فوراً اس کو سمجھنے کے لئے دوستوں کو بھیج دیتے ہیں کہ کوئی مجھے اس پیغام کا مطلب سمجھا دے بلکہ دوسری زبان کو سمجھنے کے لئے باقاعدہ ایک بندہ رکھا جاتا ہے کہ وہ پیغامات کا ترجمہ کر کے سیٹھ یا مالک کو بتاتا ہے۔ لوگوں کے پیغام کو سمجھنے کی اتنی فکر ہے مگر رب نے ہمارے لئے کیا پیغام دیا اسے سمجھنے اور جاننے کی کوئی فکر نہیں ہے۔

قرآن کے لئے وقت نکالئے

قرآن مجید کی تقریباً 89 آیات جس میں براہ راست ایمان والوں سے خطاب کیا گیا ہے، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو![1] کہہ کر مجھ سے اور آپ سے بات کی گئی ہے، ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ان آیات میں مجھ سے کیا کہا گیا ہے؟ مجھے کس کام سے منع کیا گیا ہے؟ کن کاموں کا حکم دیا گیا ہے؟ آج ہمارے پاس ہر چیز کے لئے وقت ہے، کاروبار کے لئے ٹائم ہے، فیملی کے ساتھ گھومنے پھرنے کا وقت ہے، اگر وقت نہیں ہے تو قرآن پڑھنے اور سمجھنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اگر قیامت میں سوال ہو گیا تو کیا جواب دیں گے؟ بہت بڑی فیکٹری تھی، بہت بڑا بزنس اور کاروبار تھا، بہت مصروف رہتا تھا اس لئے ٹائم نہیں ملا کہ قرآن پڑھتا اور سمجھتا۔ مسلمانو! اگر ہمیں قرآن ہی پڑھنا نہیں آتا تو پھر ہماری زندگی کیسی ہے؟

---

[1] ... مفتی اہلسنت، مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف "اے ایمان والو!" جسے مکتبۃ المدینہ نے شائع کیا ہے، اس کتاب میں آپ پڑھ سکیں گے کہ اللہ پاک نے ہم مسلمانوں سے کیا کیا ارشاد فرمایا ہے۔

سب سے بہترین بننے کا فارمولا

آج بہتر سے بہترین ہونے کی تمنا اور خواہش ہر کسی کی ہے، لوگ کہتے ہیں: میں بہترین ہونا چاہتا ہوں بہترین ہونے کا سب سے بہتر جواب وہی دے سکتا ہے جو سب سے بہترین ہو اور اس دنیا میں سب سے بہترین ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے | ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ[1] تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور دوسروں کو پڑھاتا ہے۔

اپنے بارے میں خود غور کیجئے کہ کیا میں بہترین لوگوں میں شامل ہوں؟ کیا میری آنکھیں روز اللہ کے کلام کو دیکھتی ہیں؟ کیا میری زبان روزانہ کچھ آیات کی تلاوت کرتی ہے؟ آپ سارا دن اخبار پڑھیں، مختلف کتابیں پڑھیں، آفس کی بڑی بڑی فائلیں اور ڈاکیومنٹس پڑھ لیں، آپ کو کوئی ثواب نہیں ملے گا جبکہ قرآن کا صرف ایک حرف پڑھنے پر کتنا ثواب ملتا ہے؟

ایک حرف پر 10 نیکیاں

معلم کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ جو کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے گا تو اسے ایک نیکی

---

[1] ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من۔۔۔ الخ، 3/410، حدیث: 5028۔

ملے گی اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن پڑھتے جاؤ، رب کی رحمتیں لوٹتے جاؤ مگر آج قرآن پڑھنے کا وقت کس کے پاس ہے؟ قرآن شریف کی تلاوت کریں گے تو معلوم ہو گا کہ قرآن میں ہمارے لئے کیسے کیسے پیغامات (Messages) ہیں؟ مگر افسوس نہ تو ہم خود قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور نہ اپنے بچوں کو تلاوت قرآن کا شوق دلایا، ہمارے بچوں کو بڑے بڑے ناولز، کہانی اور کتابیں پڑھنے کا تو شوق ہے مگر قرآن کے سچے واقعات پڑھنے میں دلچسپی نہیں ہے، اگر بچوں کو قرآنی واقعات سکھائیں اور پڑھائے جائیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ انبیائے کرام کے واقعات کیسے تھے؟

خوش نصیب والدین

خوش نصیب ہیں وہ والدین جو اپنے بچوں کو حافظ، عالم بناتے ہیں انہیں علم دین سکھاتے ہیں، یاد رکھئے! پی ایچ ڈی، ایم فل، ماسٹرز، بیچلرز دنیا کی کسی بھی ڈگری کے متعلق ایک بھی روایت یا حدیث بتائی جائے کہ یہ ڈگری لے لی جنت میں چلا جائے گا، اپنے والدین کو بھی جنت میں لے جائے گا مگر حدیث کی کتابوں میں یہ روایتیں موجود ہیں:

جس نے قرآن پڑھا اور پھر اسے یاد کر لیا، اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں سے ایسے 10 افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔ (2)

1... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفا..الخ، 4/417، حدیث:2919۔

2... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاری القرآن، 4/414، حدیث:2914۔

گھر میں ایسی اولاد ہونی چاہیئے کہ جو خود بھی جنت میں جائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر بھی جنت میں داخل کروادے، وہ والدین بھی خوش نصیب ہیں جو اپنے بچوں کو عالم دین بناتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: قیامت کے دن عالم اور عبادت گزار کو اٹھایا جائے گا تو عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شفاعت نہ کرلو ٹھہرے رہو۔ (1)

ان کے والدین کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا، ہم محشر میں پہچان لیں گے کہ یہ عالم کے والد ہیں، یہ حافظ قرآن کے والدین ہیں، محشر میں لوگ بولیں گے کہ دیکھو عالم اور حافظ کے والد کا چہرہ کیسا چمک رہا ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کو عالم اور حافظ بنایا، یہ آخرت کی عزت ہے، دنیا کی کے عہدے، ڈگریاں، منسٹریاں ایک طرف جبکہ محشر کی عزت ایک طرف۔

دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی

آج کل کے والدین کی خوشی دوسری چیزوں میں ہے، جب بچہ فر فر انگریزی بولتا ہے تو والدین فخر محسوس (Feel proud) کرتے ہیں میں دنیاوی تعلیم کی حوصلہ شکنی نہیں کررہا (I am not discouraging worldly education) اور نہ ہی یہ مطلب ہے کہ آپ دنیاوی تعلیم نہ دلوائیں، دلوائیں شرعی تقاضوں کے مطابق ضرور دلوائیں مگر یہ تو عقلمندی نہیں ہے کہ آپ دنیاوی تعلیم کے چکر میں بچوں کو اسلام سے ہی دور کردیں، آج ہمارے بچوں کو دنیاوی سائنسدانوں، فٹبالرز، کرکٹرز اور خیالی ہیرو کے نام تو یاد آتے ہیں، کیا عشرہ مبشرہ صحابہ کے نام یاد ہیں؟ جنگ احد میں جانیں قربان کرنے والے شہید صحابہ

1... الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، 1/ 57، حدیث: 34۔

کے نام یاد ہیں؟ آج بچوں کو یہ معلوم ہے پہلی اور دوسری جنگ عظیم (World War I and II) میں کیا کیا ہوا تھا مگر یہ نہیں معلوم کہ جنگِ بدر میں فرشتوں نے کیسے مدد کی تھی؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنے بچوں کو کونسی تعلیم دے رہے ہیں؟ خود پر غور کیجئے کہ ہم کسی اور طرف تو نہیں نکل گئے؟ میں جس کا غلام ہوں اس سے کتنا قریب ہوں؟ میں جن کا امتی ہوں ان کی تعلیمات پر بھی عمل کر رہا ہوں؟ حالانکہ میں روز بروز قبر اور موت کے قریب ہو رہا ہوں اور مصطفیٰ کریم کی تعلیمات سے دور ہوتا جا رہا ہوں اگر ایسا ہے تو توبہ کرلیجئے، اب بھی وقت ہے کوشش کیجئے کہ اولاد کی ایسی تربیت کیجئے کہ مرنے کے بعد وہ ہماری مغفرت کا سبب بنے۔

والدین نیک تو اولاد بھی نیک

والدین نیک ہوں گے تو اولاد بھی نیک ہوگی، باپ کہے کہ میں ایک وقت کی نماز نہ پڑھوں اور میرا بچہ پانچ وقت کا نمازی بن جائے یہ ممکن نہیں (It's not Possible) باپ کہے میں جھوٹ بولوں اور بچہ سچ بولے، باپ شراب پیئے اور بچہ شراب کے قریب بھی نہ جائے، والدہ بے پردہ گھومے اور بیٹی باپردہ باحیا ہوجائے!!! یہ کیسے ممکن ہے؟ بچوں کو نیک بنانے کے لئے پہلے ہمیں نیک بننا ہوگا۔

بچوں کے استاد والدین ہیں

یہ عالمی اصول (This is a universal principle) ہے: بچے اپنے والدین سے سیکھتے ہیں۔ اس کی واضح مثال جو سب نے دیکھی اور محسوس بھی کی ہوگی، جن گھروں میں دادا، دادی، ماں باپ نماز پڑھتے ہیں وہاں چھوٹے بچے ان کے برابر میں آکر نماز پڑھنا

شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ بچوں کو نماز پڑھنا نہیں آتی مگر وہ دیکھتے ہیں کہ ابو رکوع میں گئے تو رکوع میں چلے جاتے ہیں، سجدے میں گئے تو سجدے میں چلے جاتے ہیں، چھوٹی بچی چھوٹا سا دوپٹہ باندھ کر امی کے برابر میں کھڑی ہو جاتی ہے، یہ چھوٹے بچے ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ نے انہیں ایسا کرنے کا نہیں کہا ہوتا، بچے اپنے والدین کی پیروی کرتے ہیں (Children follow their parents) وہ والدین سے ترغیب (Inspiration) لیتے ہیں۔

اگر ماں باپ نماز نہیں پڑھیں گے تو بچے بھی بے نمازی ہوں گے، اس میں بچوں کا قصور کم اور والدین کا زیادہ ہے، والدین بچوں کو پاس بٹھا کر فلمیں، ڈرامے، گانے باجے دکھائیں گے تو بچے گلی، محلے اور روڈ پر گانے گاتے اور ڈانس کرتے ہی نظر آئیں گے، ہم نے بچوں کو جو بنانا چاہا بچے وہ بن گئے، بچوں کو کمپیوٹر لاکر دیا وہ کمپیوٹر سیکھ گیا، اسکول بھیجا انگلش سیکھ گیا، دنیا کے آداب (Manners) سکھائے وہ سیکھ گیا، کاروبار میں لائے وہ بزنس سیکھ گیا، اگر آپ قرآن سکھاتے وہ قرآن سیکھ جاتا ہے، آپ حدیث پڑھاتے وہ حدیث سیکھ جاتا ہے، آپ علم دین پڑھاتے وہ عالم بن جاتا، یہ ہمارا مسئلہ (This is our problem) ہے کہ ہم نے بچوں کو کیا سکھایا؟

غلطی ٹھیک ہو سکتی ہے

لوگ کہتے ہیں: دعا کیجئے کہ میرا بچہ نیک ہو جائے، یاد رکھئے! نیک والدین کے بچے نیک ہوتے ہیں، اللہ پاک ان کے گھر میں ایسی اولاد عطا فرماتا ہے جو ان کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جاتی ہے جبکہ ہم نے خود اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے، ہم نے بچوں کو ایسے اسباب اور راستے دکھادیئے جس پر چل کر بچے ہمارے ہاتھوں سے نکلتے جارہے ہیں، جن

کے بچے ہاتھ سے نکل رہے ہیں ان کے لئے ابھی وقت ہے کیونکہ ابھی آپ زندہ ہو (Because you are still alive) ابھی جو کرنا ہے کرلو کیونکہ مرنے کے بعد موقع نہیں ملے گا۔ اگر آپ چاہتے تھے کہ میں اور میری اولاد نیک بن جائے تو دعوت اسلامی کا دینی ماحول موجود ہے۔ اس ماحول سے وابستہ ہوجایئے ان شاء اللہ آپ اپنے اندر خود تبدیلی محسوس کریں گے۔

نفع والا کاروبار ہی اچھا ہے

بزنس اور کاروبار کا ایک اصول ہوتا ہے، جس بزنس میں نفع اور پروفٹ ہوتا ہے انسان اسے ہی چلاتا رہتا ہے، ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا کاروبار کرلے، جس ڈیل میں پرافٹ ہو بندہ کہتا ہے اب تو یہی کام کرنا ہے، دعوت اسلامی کے اجتماعات میں آنے کی کوئی فیس نہیں ہوتی، بیان میں کچھ نہ کچھ باتیں ہمارے دل پر اثر ضرور کریں گی، قطرہ قطرہ ہمارے دل پر گرے تو ہمارے دل میں مدنی سوراخ ہو ہی جائے گا، ان شاء اللہ نیکی کی بات اثر کر ہی جائے گی۔ دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ سمیت ملک وبیرون ملک میں مختلف مقامات پر ہر جمعرات کو مغرب کی نماز کے بعد شروع ہوجاتا ہے، اجتماع میں ضرور شرکت کیجئے، ہر ہفتے سنیں گے تو ان شاء اللہ اپنے اندر خود فرق محسوس کریں گے۔

دعوت اسلامی اور خیر خواہی

الحمدللہ! دعوت اسلامی جس طرح بڑوں میں نیکی کی دعوت میں کوشاں ہے اسی طرح بچوں کی تعلیم وتربیت کا بھی اہتمام کیا ہے، والدین کو اب فکر کرنے کی ضرورت

نہیں ہے کیونکہ دعوت اسلامی نے بچوں کے لئے دارالمدینہ، مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ بنادیئے ہیں، بچوں کو وہاں داخل کروادیجئے، جب بچہ تھوڑابڑاہو جائے تو اسے اپنے ساتھ اجتماع میں لے آیئے، پکنک پر بھی تو لے کر جاتے ہی ہیں، بیٹے کو بولیں کہ میں خود بھی مدنی قافلے میں جارہاہوں تم بھی چلو، 3 دن اللہ کے گھر میں رہیں گے، دونوں نیکی کی باتیں سنیں گے، ممکن ہے ہمیں کچھ پڑھنانہ آتا ہو مگر جب مبلغِ دعوتِ اسلامی ہمیں سکھائیں گے تو پڑھنا بھی آہی جائے گی۔

ممکن ہے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ دعوت اسلامی نے میرا اور بیٹے کا مسئلہ حل کر دیا مگر گھر میں موجود ماں اور اس کی بیٹی کی تعلیم وتربیت کیسے ہوگی؟ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی نے اسلامی بہنوں کے اجتماعات شروع کر دیئے ہیں، اسلامی بہنوں کے جامعات، مدرسے موجود ہیں، اپنے گھر والوں کو وہاں بھیجا جاسکتا ہے، دعوت اسلامی کی ماحول کی برکت سے ہزاروں لاکھوں اسلامی بہنیں باپردہ ہوگئیں، نمازی بن گئیں، گناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

مدنی چینل کے ذریعے گھر والے ایک ساتھ علم دین سیکھ سکتے ہیں، روزانہ گھر میں مدنی چینل لگایئے، ان شاءاللہ اس کی برکت سے ہماراگھر سنتوں کا گہوارہ بن جائے گا، مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے کئی بچے والدین کا ادب کرنے والے بن گئے، بس! آج سے نیت کیجئے کہ میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، فلمیں ڈرامے نہیں دیکھوں گا، گانے باجے نہیں سنوں گا، حرام کے قریب بھی نہیں جاؤں گا، آج سے ہی قرآن شریف کی تلاوت کروں گا اگر قرآن شریف پڑھنا نہیں آتا تو سیکھ لیجئے، دعوت اسلامی کا مدرسۃ المدینہ بالغان ہے

جہاں بڑی عمر کے لوگ کچھ دیر درست قرآن مجید پڑھنا سیکھتے ہیں، کم سے کم مرنے سے پہلے تو درست قرآن پڑھنا سیکھ لیجئے۔

تلاوت قرآن اور درست طریقہ

قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا اور یہ دنیا کی انتہائی حساس زبان ہے یہ عام زبان نہیں ہے (This is the most sensitive language of the world it is not a common language) یہ پنجابی، انگریزی یا اردو جیسی نہیں کہ جیسے چاہے بول لیا، قرآن عربی میں ہے تو اسے عربی ادائیگی کے مطابق پڑھنا ہے، روایتوں میں آتا ہے کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر یہ قرآن ان کے منہ پر مار دیا جائے گا، میں قرآن بھی پڑھوں اور مجھے کچھ حاصل بھی نہ ہو، ایک مثال کے ذریعے بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں، اس آیت کا مطلب ہے "**سب خوبیاں اللہ کو جو مالِک سارے جہان والوں کا**" اگر کوئی اَلْحَمْدُ کی جگہ "الھمد" پڑھے، شاید کچھ لوگ سننے میں فرق محسوس نہ کر سکیں مگر ان دونوں کے ترجموں میں بہت بڑا فرق ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا مطلب ہے: **سب خوبیاں اللہ کو جو مالِک سارے جہان والوں کا** اور جب الھمد بولیں گے تو اس کا مطلب ہو جائے گا تمام شعلے اور برائیاں اللہ کے لئے۔

خود بتائیے! کیا ایسی نماز فائدہ دے گی یا برباد کرے گی؟ ساری رات قرآن پڑھتا رہے، بیشک لوگ بولتے رہیں کہ فلاں حاجی صاحب بہت تلاوت کرتے ہیں اگر قرآن کو اس کے مطابق نہ پڑھا تو قرآن ان کے لئے عذاب بن رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ غلط پڑھنے کی وجہ سے قرآن ان پر

لعنت کرتا ہے۔ (1) لہٰذا قرآن کو اس کے تقاضوں کے مطابق پڑھئے۔

اپنی تلاوت چیک کروائیے

آپ کو درست طریقے سے قرآن پڑھنا آتا ہے تو تب بھی مشورہ ہے کہ نماز میں پڑھی جانے والی تمام سورتیں اور آیتیں ایک بار قاری صاحب کو سنا دیجئے اگر وہ درست قرار دیدیں تو بہت اچھا ہے اگر قراءت درست نہ ہو تو پھر اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کیجئے، قاری صاحب کو گھر بلوا کر روزانہ کچھ نہ کچھ آیات مخارج کے ساتھ درست کرنے کا اہتمام کیجئے یا پھر مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہم درست طریقے سے قرآن شریف پڑھنے والے بن جائیں گے۔ اللہ پاک قرآن کے نور سے ہمارے دلوں کو منور فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

1... احیاء العلوم، 1/364۔

یہ بیان 11 نومبر 2018 کو ”کنٹری کلب، بحریہ ٹاؤن، لاہور“، پاکستان میں ہوا تھا۔

طاقتِ مصطفیٰ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...حضور کی روحانی طاقت کا بیان
- ✿...چاند کا اشاروں پر چلنا
- ✿...ڈوبا سورج پلٹانا
- ✿...حضور کی جسمانی طاقت کا بیان
- ✿...پہلوانوں کو پچھاڑنا
- ✿...اسلام محبتوں کا پیغام دیتا ہے

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درود پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: قیامت کے دن تین طرح کے لوگ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے، ماں باپ کا نافرمان، میری سنتوں کو چھوڑنے والا، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یہ حدیث مبارکہ عبرت کے کئی مدنی پھولوں کا گلدستہ ہے جیسا کہ عام طور پر ہم سب جانتے ہیں کہ درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں اور یقیناً درود پاک پڑھنا بہت ساری برکتیں بھی لاتا ہے مگر شاید کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ درود پاک پڑھ لیا تو ٹھیک ہے اگر نہیں بھی پڑھیں گے تو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ ایک امتی ہونے کے ناطے(Being an Ummati) ہم پر حق ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھیں اور بالخصوص اس وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر ہو تو اس وقت اہتمام کے ساتھ درود پاک پڑھنا چاہئے ورنہ دل دہلا دینے والی حدیث ابھی گزری ہے کہ قیامت کے دن حضور کے دیدار سے ہی محروم ہونا پڑے گا اور جو

1...القول البدیع، ص307۔

دیدار سے محروم ہو اس سے بڑا محروم کون ہو گا؟ کیونکہ

محشر میں صرف ان کی رسائی ہے

روز قیامت صرف ایک ہی ہستی نے کام آنا ہے کیونکہ وہ شافع روز محشر ہیں، حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے شفاعت کروانی ہے، امتی کو پل صراط سے رب سلم کی صداؤں میں گزارنا ہے، پیاسوں کو جامِ کوثر انہوں نے پلانا ہے گویا کہ قیامت کی تمام مشکلات ہم نے مشکل کشاء نبی سے حل کروانی ہیں سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

ماں باپ کا نافرمان

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ”والدین کا نافرمان میرا چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔“ جن کے والدین زندہ ہیں کوشش کیجئے کبھی بھی والدین کو ناراض مت کرنا، اگر یہ ناراض ہوگئے تو قیامت میں حضور کے دیدار سے محروم ہو جائیں گے، آج بہت سے نوجوانوں کے والدین حیات ہوں گے وہ انتہائی خوش نصیب ہیں، خدارا! والدین کی قدر کیجئے، ان کی دعائیں لیجئے، والدین کی رضا میں رب کی رضا ہے اور ان کی ناراضی میں رب کی ناراضی ہے، کوشش کیجئے کسی بھی صورت میں والدین ناراض نہ ہوں، ان کی خدمت کیجئے یقین کیجئے جب یہ دنیا سے چلے جاتے ہیں تو پھر بہت یاد آتے ہیں، پھر احساس ہوتا ہے کہ کاش ان کی خدمت کرلیتا، دعائیں لے لیتا، آج زندہ ہیں، خدمت بھی کیجئے اور دعائیں بھی لیجئے۔ والدین تو وہ ہستیاں ہیں جن کا دیدار مقبول حج کے برابر ہے۔ بس اللہ پاک ہمیں

والدین کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سنتوں کو چھوڑنے والا

"سنت کو چھوڑنے والا حضور کا دیدار نہیں کر سکے گا۔"

یوں محسوس ہوتا ہے جیسے لوگوں کی ذہن سازی (Brain washing) کر دی گئی ہو کیونکہ سنت کا نام سنتے ہی سکون میں آجاتے ہیں کہتے ہیں **سنت ہی تو ہے چھوڑ دیتے ہیں** گویا جہاں سنت کا نام آتا ہے تو یوں محسوس کروایا جاتا ہے کہ اس پر عمل کرنا ہی نہیں ہے، حج و عمرے پر جانے والے مسائل بھی اسی قسم کے پوچھتے ہیں کہ "**دم یا کوئی جرمانہ تو نہیں ہو گا**" جب انہیں بتایا جائے کہ یہ عمل سنت ہے تو انتہائی آرام و سکون سے کہتے ہیں "سنت ہی تو ہے" اور پھر عمل کرنے کے بجائے چھوڑنے کی طرف چلے جاتے ہیں، یاد رکھئے! سنت پر عمل کیا جاتا ہے چھوڑا نہیں جاتا ہے۔

"عشق" بغیر اطاعت کے ادھورا ہے

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیئے گا۔ عشق اطاعت کے بغیر ادھورا ہے ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ میں کسی سے محبت بھی کروں اور اس کی بات بھی نہ مانوں، اسے عشق نہیں کہا جاتا کیونکہ دنیا میں عشق کرنے والے تو یہی کہتے ہیں **آپ کے لئے جان حاضر، میں آپ سے محبت کرتا ہوں آپ کے لئے سب کروں گا۔** "یہی وجہ ہے کہ جب کسی کو کسی محبت ہو جاتی ہے تو پھر اس کی ہر بات ماننے لگ جاتا ہے، ہم بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے محبت کا دعوی کرتے ہیں مگر ہماری زندگی سنتوں کے مطابق نہیں ہے، آپ خود فیصلہ کیجئے آپ نے کونسا راستہ اپنانا ہے سنتوں کو چھوڑنے کا یا اپنانے کا؟ سنتوں کے چھوڑنے پر وعید جبکہ سنتوں کو اپنانے پر بشارت ہے جیسا کہ رسول پاک نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ(1) ”جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔“

آج کے اس پر فتن اور فیشن زدہ ماحول میں دعوتِ اسلامی کسی نعمت سے کم نہیں ہے اس کا دینی ماحول سنتوں کا درس دیتا ہے، سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دلاتا ہے، اس ماحول سے وابستہ ہو جایئے ان شاء اللہ سنتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہو گا۔

نام سنے اور درود نہ پڑھے

جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ قیامت کے دن میرا چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔

ہمیں اہتمام کے ساتھ درود پاک پڑھنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو قیامت کے دن حضور کے دیدار سے محروم کر دیئے جائیں، درود پاک نہ پڑھنے پر وعید ہے جبکہ پڑھنے والے کے لئے زبردست خوشخبری ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ”تم میں سے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے ہوں گے۔“(2)

معلوم ہوا درود پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قرب پانے کا ذریعہ ہے کوشش کیجئے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے درود پاک کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیجئے، زندگی میں مشکلات، پریشانی، بیماری آتی ہیں مگر یقین کیجئے درود پاک کی برکت سے تمام چیزیں ختم

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، 1/55، حدیث:175۔
2... سنن کبری للبیھقی، کتاب الجمعۃ، باب مایومر بہ فی لیلۃ الجمعۃ، 3/354، حدیث:599۔

ہو جاتی ہیں کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے جو شخص مصیبتوں اور پریشانیوں میں ہو اسے چاہئے کہ کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ درود پاک پریشانی اور مصیبت کو لے جاتا ہے۔“(1)

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوبیوں کا مجموعہ ذات

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات خوبیوں کا مجموعہ ہے اور ہر خوبی میں ان گنت خوبیاں ہیں، آقا کی شان میں کتاب لکھنے والا بھی سوچ وبچار میں پڑا رہتا ہے کہ حضور کی کون کون سی شان ادا کو لکھوں، ولادت سے پہلے کے واقعات کا ذکر کروں، ولادت کے وقت کے واقعات کا احوال بتاؤں، بچپن کے واقعات کا احاطہ کروں یا حضور کی جوانی پر قلم کو جنبش دوں، مکی زندگی لکھوں یا مدنی زندگی تحریر کروں، سفر معراج پر قلم اٹھاؤں یا دیگر معجزات کو قلمبند کروں، کونین کے والی کی اداؤں کو لفظوں کے موتی میں پروؤں، حضور کے حسن وجمال کا نقشہ کھینچوں یا مالک دو جہاں کے تصرفات کو ضبط تحریر میں لاؤں، دونوں کے جہاں کے آقا اس قدر ہمہ جہت شخصیت ہیں کہ لکھنے اور بیان کرنے والا سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور بس کہہ اٹھتا ہے کہ نہ ہماری اوقات ہے اور نہ ہی الفاظ جو حضور کی شان بیان کریں۔ بڑے بڑے علما و اولیاء نے قلم اٹھایا مگر عاجز اور بے بس نظر

1...بستان الواعظین، ص407۔

آئے، بریلی کے تاجدار، امام اہلسنت امام احمد رضا خان نے بھی سرکار کی مدح سرائی میں ایک کلام لکھا، وہ کلام نہیں بس کوشش تھی گویا سرکار کی شان بیان کروں تو کن الفاظ کا انتخاب کروں، الفاظ ملیں تو شان بیان کروں، آپ فرماتے ہیں:

سرور کہوں کہ مالک مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

گویا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضور کی شان بیان کرنے کے لئے الفاظ تلاش کر رہے ہیں کہ حضور میں آپ کی شان میں کیا کیا کہوں؟

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

حقیقت یہی ہے کہ ہماری اوقات ہی نہیں کہ ہم حضور کی مدح سرائی کریں، اللہ نے آپ کے چرچے بلند فرمائے ہیں، اللہ پاک نے اپنے ذکر کے ساتھ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر ملا دیا حضور کے ذکر کے بغیر ہمارا ایمان ہی مکمل نہیں ہو سکتا کیونکہ کلمہ میں لَا

اِلَہَ اِلاَّ اللّٰہُ کے بعد محمد رسول اللہ اس سے بڑھ کر کیا کمال ہو گا کہ حضور پر ایمان لائے بغیر رب پر ایمان لانا نہیں کہلائے گا۔ اللہ پاک نے اپنے نام ساتھ حضور کے نام کو ایسا جوڑا کہ دنیا بھر میں ہر وقت حضور کے چرچے ہونے لگ گئے کیونکہ ساری دنیا میں اذانیں ہورہی ہیں، اگر ایک کونے میں فجر کا وقت ہے تو دوسری جگہ ظہر کا کہیں عصر و مغرب تو کہیں عشاو فجر۔ دنیا میں فجر کی اذان کا سلسلہ ”آسٹریا فجی“ سے شروع ہوتا ہے اور اذان کا یہ سلسلہ مختلف ممالک سے ہوتا ہوا جب تک امریکا پہنچتا تو فجی میں ظہر کی اذان شروع ہو جاتی ہے گویا ہر لمحے اللہ و رسول کا نام دنیا کے کونے کونے میں گونج رہا ہے۔

یہ گفتگو صرف اذان سے متعلق ہے اس کے علاوہ دنیا بھر میں تلاوت قرآن بھی ہے جس کی صبح و شام تلاوت کی جاتی ہے، اللہ پاک نے اپنے حبیب کا ذکر کس طرح بلند کیا ہے اب سوچئے اگر ہم نبی پاک کا ذکر کرتے ہیں تو گویا ہم خیرات لیتے ہیں، حضور کے ذکر سے اپنا جھولیاں بھرتے ہیں حالانکہ حضور کو ہمارے ذکر یا درود کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ پر تو ہر وقت رحمتوں اور برکتوں کی بارش کی جارہی ہے۔

روحانی طاقت

اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بہت روحانی طاقت (Spiritual Power) عطا کی تھی، دنیا میں بڑے بڑے لوگ آئے اور آج بھی طاقتور لوگ موجود ہیں مگر کسی کے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ انگلی سے اشارہ کرے تو چاند چلنا شروع ہو جائے، اللہ پاک نے نبی کریم کو یہ طاقت بخشی کہ چاند اشارہ پر چلتا تھا اور آپ کی یہ طاقت بچپن کی ہے جبکہ بچپن کے مقابلے میں جوانی میں طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ روایت میں ہے چنانچہ

چاند اشاروں پر چلتا

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ! جب آپ جھولے میں ہوتے تو میں دیکھتا تھا کہ آپ جس طرف انگلی کا اشارہ فرماتے چاند اس طرف چلا جاتا تھا، حضور نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ میں چاند کی تسبیح کو سماعت کرتا تھا۔(1) تاجدارِ بریلی فرماتے ہیں:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور کی یادداشت

اس واقعے سے جہاں حضور کی روحانی طاقت معلوم ہوتی ہے وہیں حضور کی یادداشت کا بھی معلوم چلتا ہے، بعض اوقات بزرگ رشتے دار ہمارے بچپن کے واقعات بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم بچپن میں ایسا کرتے تھے، ویسا کرتے تھے اور جواباً ہم کہتے ہیں بچپن کی بات ہے ہمیں تو یاد نہیں، ممکن ہے ہم نے ایسا کیا ہو مگر حضور کو اپنے جھولے کی باتیں بھی یاد ہیں۔ حضور کے بچپن کا یہ عالم ہے۔

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبَن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

---

(1)...خصائص الکبریٰ، 1/91۔

روحانی طاقت ایک جھلک میں

- انگلی کے اشاروں پر چاند کا چلنا۔
- انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کرنا۔
- دعا فرمائیں تو ڈوبا سورج پلٹا دیں۔
- دعا فرمائیں تو بارش برس جائے۔
- دعا فرمائیں تو بارش رک جائے۔
- برستی بارش میں سے جتنے حصے پر چاہیں وہاں بارش روک دیں اس کے علاوہ پر بارش برسائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی روحانی طاقت کے واقعات ان گنت ہیں جبکہ اللہ پاک نے آپ کو روحانی طاقت کے ساتھ ساتھ جسمانی طاقت سے بھی نوازا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہادروں کے بھی سردار تھے۔ فاتح خیبر، حیدر کرار، شیر خدا مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کی شجاعت، بہادری، ہمت، طاقت بے مثال اور لاجواب ہے شیر خدا فرماتے ہیں:

دشمنوں کے بیچ میں لڑنا

دشمنوں سے لڑائی کے دوران جب جنگ شدت اختیار کر جاتی تو بڑے بڑے بہادر گھبرا جاتے تھے ایسے وقت میں شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب لوگوں سے زیادہ آگے بڑھ کر دشمن کا مقابلہ کرتے اور مقابلہ کرتے کرتے ان کے قریب پہنچ کر جنگ کیا کرتے تھے اس وقت میں اسے بہادر سمجھا جاتا تھا جو آپ کے قریب ہو کر دشمنوں سے

لڑتا تھا، (1) کیونکہ نبی کریم آگے بڑھ کر مقابلہ (Lead from the front) کرتے تھے۔

غزوۂ حنین کے دن جب ابتداءً مسلمان کفار کے حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹے تو ایسے نازک وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ اپنے سفید خچر پر سوار دشمنوں کی جانب پیش قدمی فرماتے رہے۔ (2)

خوفناک دھماکہ اور حضور کی تسلی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہلِ مدینہ نے ایک رات انتہائی خوفناک دھماکے کی آواز سنی، لوگ گھروں سے نکل آئے، جہاں سے دھماکے کی آواز آئی اس طرف جانے لگے، دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہاں سے تنہا واپس آرہے ہیں، فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ (3) بہادری ایسی کہ سب سے پہلے خود خوفناک دھماکہ کی سمت تشریف لے گئے۔ تاجدارِ بریلی، اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تم ہو حفیظ و مُغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

پہلوان کو دھول چٹادی

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اسلام کی دعوت دینے کے لئے مختلف

1… الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ص116۔

2… مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب فی غزوۃ حنین، ص978، حدیث:1775۔

3… بخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء۔۔۔ الخ، 4/108، حدیث:6033۔

قبیلوں اور لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے، ایک بار عرب کے مشہور پہلوان رکانہ کے پاس دعوت اسلام دینے گئے، رکانہ عرب کی پہلوانی میں مشہور تھا گویا وہ اس زمانے کا عرب کا ہیوی ویٹ چیمپئن تھا، اس نے دعوت سننے کے بعد کہا: میں آپ کو اللہ کا سچا نبی اس وقت مانوں گا جب آپ مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں گے، اللہ کے نبی اسلام کی دعوت دینے گئے مگر اس نے عجیب و غریب مطالبہ کر دیا، حضور نے اس کا مقابلہ قبول کر لیا، جیسے ہی رکانہ نے حضور کی طرف قدم بڑھایا آپ نے اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا، رکانہ ہکا بکا اور حیران و پریشان ہو گیا، اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ یہ آنا فانا کیسے ہو گیا، اس نے ایک بار پھر مقابلے کے لئے کہا: دوبارہ جیسے قریب ہوا حضور نے پیغمبرانہ قوت سے دوسری بار بھی زمین پر اٹھا کر پھینک دیا، رکانہ کو داؤ پیچ اور ہلنے جلنے کی نوبت تک نہیں آنے دی، رکانہ تیسری بار کہتا ہے عرب کا کوئی پہلوان میری پیٹھ زمین پر نہیں لگا سکا، ایک بار پھر مقابلہ کیجئے: تیسری بار بھی اٹھا کر زمین پر پھینکا اور دھول چٹا دی۔ رکانہ کہتا ہے آپ اللہ پاک کے سچے نبی ہیں اور مسلمان ہو گیا۔ (1)

یزید بن رکانہ

عام طور پر پہلوان کا بیٹا بھی پہلوان ہوتا ہے، رکانہ پہلوان کا بیٹا یزید بن رکانہ بھی مشہور اور عرب کا نامی گرامی پہلوان تھا، کچھ عرصے بعد وہ 300 بکریاں لے کر آیا اور حضور کی بارگاہ میں عرض کی، آپ مجھ سے کشتی لڑیئے اور مجھے پچھاڑیئے پھر میں آپ کو طاقتور مانوں گا، حضور نے باپ کو ہرا دیا تھا، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: اگر میں نے تمہیں گرا دیا تو مجھے کیا دو گے، یزید نے کہا: 300 بکریاں لایا ہوں،

1... شرح الزرقانی علی المواہب، 6/101-102۔

100 آپ کو دیدوں گا، حضور تیار ہو گئے، یزید سے ہاتھ ملاتے ہی اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا، وہ دم بخود ہو گیا، گویا وہ اتنی جلدی کی توقع نہیں کر رہا تھا، وعدہ کے مطابق 100 بکریاں دیدی، یزید بن رکانہ نے دوبارہ لڑنے کا کہا اور بدلے میں 100 بکریاں دینے کا کہا، دوسری بار پھر اسے زمین پر پٹخ دیا، وہ دوبارہ ہکا بکا ہو گیا سوچ میں پڑ گیا کہ میں تو وہ ہوں جس کی پہلوانی کا عرب میں چرچا ہے اور میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے تیسری بار پھر اس نے لڑنے کا کہا: تیسری بار اسے زمین پر ایسا پٹخا کہ وہ چاروں شانے چت ہو گیا، یزید بن رکانہ کہتا ہے: سارا عرب جانتا ہے کہ آج تک کسی پہلوان نے مجھے نہیں ہرایا مگر آپ نے تین بار مجھے ہرا دیا میرا دل مان گیا ہے کہ آپ اللہ پاک کے سچے نبی ہیں کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم نے 300 بکریاں انہیں واپس کر دیں۔(1)

طاقتور پہلوان ڈھیر ہو گیا

ابو الاسود جمحی اتنا بڑا طاقتور پہلوان تھا کہ وہ ایک چمڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور دس پہلوان اس چمڑے کو کھینچتے تھے تاکہ وہ چمڑا اس کے نیچے سے نکل جائے مگر وہ چمڑا پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے باوجود اس کے نیچے سے نکل نہیں سکتا تھا۔ اس نے بھی بارگاہِ اقدس میں آکر یہ چیلنج دیا کہ اگر آپ مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور اس سے کشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہی اس کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ وہ آپ کی اس طاقت نبوت سے حیران ہو کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔(2) اللہ پاک نے اپنے حبیب کو ایسا طاقتور بنایا تھا۔

1... شرح الزرقانی علی المواہب، 6/103۔

2... المواہب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، 6/103-104۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودتے ہوئے ایک چٹان آگئی، بہت کوشش کی مگر وہ چٹان کسی سے بھی نہیں ٹوٹی، ہم نے بارگاہ رسالت میں عرض کی، حضور کا تین دن سے فاقہ تھا، پیٹ مبارک پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے، 3 دن کے فاقے کی حالت میں آپ نے اپنے دست مبارک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بھر بھرے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔ (1)

شکر کرو نعمتیں بڑھیں گی

دونوں عالم کے تاجدار، شہنشاہ ابرار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابہ کرام پیٹ پر پتھر باندھ کر رہتے تھے، کئی کئی دن فاقے میں گزرتا تھا، اس روایات میں ان لوگوں کے لئے درس ہے جو کھانے پینے میں یا کاروبار میں کمی ہو جائے تو شکوہ شکایت کرتے نہیں تھکتے کہ اللہ نے کچھ نہیں دیا، بس زبان پر شکوہ چھایا رہتا ہے، دیکھا جائے تو اللہ نے بہت کچھ دیا ہوتا ہے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگوں سے اچھا بنایا ہے، اللہ کے حبیب اور صحابہ کرام نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے مگر ہماری پوری زندگی میں ایک بار بھی ایسا

1... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق...الخ، 3/51، حدیث: 4101۔

نہیں ہوا ہو گا کہ بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوں، ناشکرے کو نعمتیں نہیں ملتی بلکہ شکر گزار کو نعمتیں بھی ملتی ہیں بلکہ نعمتوں میں اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں وعدہ فرمایا:

ترجمہ کنزُ العِرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔	لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ:14، ابراہیم:7)

ایسی زندگی کروڑ لوگوں خواہش ہے

جیسی زندگی ہم گزار رہے ہیں ایسی زندگی لاکھوں لوگوں کا خواب ہے، شاید کوئی سوچے کہ میں قرض دار ہوں، بے روز گار ہوں، کرائے دار ہوں ایسی زندگی گزارنے کا کون خواب دیکھے گا؟ ذرا سوچئے! آپ کے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں ہزاروں لوگ دونوں ہاتھ یا پاؤں سے معذور ہیں، کچھ وہ ہیں جو ایک ہاتھ یا پاؤں سے معذور ہیں، آپ اپنے ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں، لاکھوں لوگ ایسے ہیں جنہیں نالیوں کے ذریعے خوراک دی جاتی ہے، کھانا ہضم ہو جاتا ہے اور خود طبعی حاجت سے فارغ ہو جاتے ہیں کئی لوگ ایسے جنہیں نالیوں کے ذریعے حاجات سے فارغ کیا جاتا ہے، ان نعمتوں پر خدا کا شکر نہیں ہے تو پھر کن نعمتوں پر کیا جائے گا، صرف اسی بات پر خدا کا شکر ادا کر لیا جائے کہ اس نے بڑی بڑی بیماریوں سے بچا کر رکھا ہے۔ بس ہر وقت خدا کا شکر کرتے جایئے خدا نعمتوں میں اضافہ کرتا چلا جائے گا۔

عظیم ہستی کی عظیم عادتیں

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر کائنات میں کوئی عظیم ہستی ہے نہ ہو گی، خدا نے آپ کو ہر طرح کی صلاحیتوں سے نوازا، روحانی طاقت بھی دی

اور جسمانی قوت بھی عطا کی ان تمام اختیارات و قدرت کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عاجزی، انکساری، تحمل، برداشت، حلم، عفو و درگزر جیسی صفاتِ عالیہ بھی تھیں۔

آج ہمارے پاس تھوڑی سی قوت، پاور یا اختیارات آجائیں یا ہمارے ساتھ 10 سے 15 افراد لوگ مل جائیں تو ہمارا انداز طور طریقے اور تیور ہی بدل جاتا ہے، لوگوں سے بدلہ لینا، ان پر ظلم کرنا، ناجائز قبضہ کرنا، بلاوجہ دشمنیاں مول لینا وغیرہ بن جاتا ہے، بدقسمتی سے مسلمان ہی مسلمان کے خون کا پیاسا بن چکا ہے، قبیلوں میں نہ ختم ہونے والی لڑائیاں چلتی ہیں، ایک دوسرے کو معاف کرنے کا تصور ہی نہیں ہے۔ فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتی ہیں مگر نبی کی تعلیمات کو بھول گئے۔ ہمارے نبی تو ایسے تھے:

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

ذرا سوچئے! کیا ہمارا انداز ایسا ہے، کوئی ہمیں برا کہے تو کیا ہمیں صبر آجاتا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ ہم تو لڑنے مرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں، آج ہمارے پاس دو پیسے آجائیں، نوکر چاکر ہوں تو چال ڈھال بدل جاتی ہے، یہ خواہش ہوتی ہے کہ سب میرے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں حالانکہ ہمارے نبی ایسے نہیں تھے ہم جن کا کلمہ پڑھتے ہیں ان کی تعلیمات بالکل ہی نرالی ہے اور ان کا انداز سب سے جدا ہے جیسا کہ روایتوں میں ہے:

میرے لئے مت کھڑا ہونا

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بار کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے، صحابہ کرام

حضور کو دیکھتے ہوئے باادب کھڑے ہوگئے، نبی پاک نے فرمایا: اس طرح مت کھڑے ہوا کرو جیسا عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں (1) میں تو صرف ایک بندہ ہوں، بندے کی طرح کھاتا ہوں اور بندے کی طرح رہتا ہوں۔ (2)

آپ اللہ کے حبیب ہیں، رب نے بلند مقام عطا فرمایا مگر کوئی آپ کے لئے کھڑا ہو یہ بالکل بھی پسند نہیں فرماتے تھے جبکہ آج ایسے بھی لوگ ہیں اگر ان کے آنے پر کھڑا نہ ہوا جائے تو برا منا لیتے ہیں بلکہ ان کے ملازمین کی اتنی بھی ہمت نہیں ہوتی ہے کہ ان کے سامنے بیٹھ سکیں، ملازمین کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں اور جھڑکتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ کھڑے رہ کر بات کرو، اگر وہ غلطی سے بیٹھ جائے تو ڈانٹا جاتا ہے کہ میرے سامنے بیٹھنے کی اجازت کس نے دی ہے؟ خود بتائیے! کیا اس طرح کی حرکت کرنا تکبر نہیں!!! یاد رکھئے! دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔

حضور کی سادگی

بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحب معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی کبھی سواری پر اپنے پیچھے خادم کو بٹھالیا کرتے تھے۔ (3) حضور کی سادگی ایسی

1... بزرگوں کی آمد پر ان کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا ان کا استقبال کرنا سنت ہے۔ جن احادیث میں قیام تعظیمی سے منع کیا گیا ہے اس کی وجہ کچھ اور ہے، نبی کریم نے ارشاد فرمایا: **جسے یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے لئے تعظیما کھڑے رہیں** تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (ترمذی) مفتی احمد یار خان نعیمی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث نے ممانعتِ قیام کی تمام حدیثوں کی شرح کردی کہ **جو کوئی اپنے لیے قیام تعظیمی کرانا چاہے اس کے لیے نہ کھڑے** ہو یا اس طرح کھڑے ہونا ممنوع ہے کہ **مخدوم بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں دست بستہ اور یہ عمل تکبر و غرور کے لیے** ہو ضرورۃً نہ ہو تب سخت ممنوع ہے۔

2... الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/130۔

3... المواہب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، 6/45۔

کہ جنگ قریظہ کے دن آپ کی سواری کے جانور کی لگام چھال کی رسی سے بنی ہوئی تھی۔ گویا وہ رسی انتہائی معمولی سی تھی۔ کوئی غریب یا غلام دعوت کے لئے بلاتا تو اس کی دعوت قبول کر لیتے۔ (1)

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مدَنی مدینے والے

آج ہمارا ملازم، غریب رشتے دار یا پڑوسی دعوت دے تو ہمارے پاس ٹائم نہیں ہوتا، مصروفیات کا بہانہ بنالیا جاتا ہے اور کوئی امیر بلائے تو سب سے پہلے پہنچ جاتے ہیں، اپنے دل سے پوچھئے، غریب کیوں اچھے نہیں لگتے اور بڑے لوگوں کے پاس جانے کو کیوں دل کرتا ہے؟ جبکہ نبی پاک تعلیمات اس کے برعکس ہے، آپ کا مقام سب سے اعلیٰ ہے مگر غم زدوں کی دادرسی کرتے تھے، غریبوں کے گھر جاتے تھے مسکینوں کی مدد فرماتے تھے حتی کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانا بنانے میں ہاتھ بٹاتے تھے۔

تم لوگوں پر اپنی برتری پسند نہیں

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نعلین اقدس کا تسمہ (lace) ٹوٹ گیا اور آپ اپنے دست مبارک سے اس کو درست فرمانے لگے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے دیجئے میں اس کو درست کر دوں، ارشاد فرمایا تم اس کو ٹھیک کر دوگے مگر میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں تم لوگوں پر اپنی برتری اور بڑائی ظاہر کروں۔ (2)

1... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قتلی احد وذکر حمزۃ، 2/311، حدیث:1019۔
2... المواہب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ... الخ، 6/49۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا پسند فرماتے تھے جبکہ ہم اپنے ہاتھ سے کام کرنا شان کے لائق ہی نہیں سمجھتے ہیں بلکہ خیال کرتے ہیں کہ کہیں اوقات کم نہ ہو جائے، یاد رکھئے ہر وہ طاقت، صلاحیت جس پر انسان غرور کرتا نظر آتا ہے جیسے میں بڑا حسین و جمیل ہوں تو یاد رکھو حضور سے بڑھ کر کوئی حسین و جمیل نہیں آیا ہے، کوئی کہے میں باکمال ہوں تو خیال رکھو حضور سے بڑھ کر باکمال کوئی ہوا ہی نہیں، کوئی دعوی کرے میں بڑا طاقتور ہوں تو حقیقت حال اس سے یکسر مختلف ہے کیونکہ حضور سے بڑھ کر کوئی طاقتور آیا ہی نہیں کوئی اس گھمنڈ میں مبتلا نہ رہے کہ اس کے بڑے بڑے لوگ ساتھی ہیں کیونکہ آپ کے خادم فرشتے ہیں اتنے کمالات کے باوجود حضور عاجزی و انکساری اختیار فرماتے تھے، صحابہ کرام کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے، اگر آج کسی کو کوئی دنیاوی عہدہ مل جائے تو غرور تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے یاد رکھئے غرور و تکبر شیطان کے خطرناک ہتھیاروں میں سے ہے۔

پہلا گناہ اور تکبر

سب سے پہلے نافرمانی کی وجہ تکبر تھا، شیطان نے یہی کہا تھا" اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ" میں ان سے بہتر ہوں، اس نے تکبر اور حسد کیا اس کے بعد اس کی ساری عبادتیں، ریاضتیں برباد ہو گئیں اور ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا، شیطان نے صرف ایک بار "اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ" کہا تھا مگر جو ہر روز کہے بلکہ دن میں کئی بار زبان اور انداز سے ظاہر کرے کہ **"میں اس سے بہتر ہوں۔"** صرف دولت اور عہدہ ہی تکبر کا سبب نہیں بلکہ علم کی وجہ سے بھی انسان تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے، وہ خود کو عالم اور دوسروں کو جاہل سمجھنا شروع کر دیتا ہے، حالانکہ

مَن قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ(1) ”جب بندہ کہے میں عالم ہوں تو وہی جاہل ہے۔“ اپنے آپ کو عاجزی کا پیکر بنایئے، عاجزی اختیار کرو گے تو اللہ پاک بلندی و عروج عطا فرمائے گا، ہمارے پیارے آقا عاجزی بھی اختیار فرماتے تھے اور دشمنوں کو معافی بھی دیا کرتے تھے۔

قتل کرنے والے کو معاف کر دیا

غورث نام کے ایک شخص نے حضور کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، حضور کو تنہا دیکھ کر اس نے تلوار نکالی اور مخاطب کر کے کہنے لگا اے محمد! **اب تم کو مجھ سے کون بچائے گا**؟ حضور نے فرمایا: ”**اللہ**“، نبوت کی ہیبت سے تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، حضور نے تلوار اٹھائی اور غورث سے فرمایا: **اب تجھے کون بچائے گا**؟ غورث گڑگڑا کر کہنے لگا کہ آپ ہی میری جان بچا دیں، رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے قاتلانہ حملہ کرنے والے کو بھی معاف کر دیا۔(2)

رائی کا پہاڑ بنانا

پیارے آقا تو جانی دشمن کو معاف بھی فرما دیتے ہیں جبکہ ہم معمولی باتوں پر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں، اگر غلطی سے گاڑی لگ جائے، **اندھا ہے، دیکھ کر نہیں چلا سکتا، گاڑی کس نے دی**، زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ پاؤں بھی چلانا شروع کر دیتے ہیں، چھوٹی سی بات پر بیوی کو مارنا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں، ہم چچا کے گھر کے نہیں جاتے، فلاں کو دعوت پر نہیں بلائیں گے، ہمارا فلاں سے رشتہ ختم ہو گیا، رشتہ ختم ہونے کی وجہ صرف

1... معجم اوسط، 5/139، حدیث: 6846۔

2... الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/106-107۔

یہ ہوتی ہے کہ انہوں نے دعوت پر نہیں بلایا تھا، سیدھے منہ بات نہیں کی تھی چھوٹی سی بات کو بڑی بات بنا دیتے ہیں، آپ تو نبی کے غلام ہو پھر غلامی کہاں گئی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو جانی دشمنوں کو معاف کر دیا کرتے تھے۔ روئے زمین پر فتح مکہ سے بڑی مثال کوئی نہیں ہے۔

خون کے پیاسوں کو معاف کیا

حضور کے اعلان نبوت فرمانے کے بعد کفار مکہ نے حضور پر طرح طرح کے ظلم و ستم کیے، صحابہ کرام کو اذیتیں دیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور 53 سال تک مکہ میں گزارے اس کے باجود کفار مکہ نے حضور اور آپ کے اصحاب پر دائرہ حیات تنگ کر دیا تھا اور مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا، جب حضور نے غم زدہ حالت میں مکہ چھوڑا تو فرمایا: **”اے مکہ کی زمین! خدا کی قسم! تو اللہ پاک کی ساری زمینوں سے زیادہ پیاری اور محبوب جگہ ہے اور اگر مجھے کفار یہاں سے تکالیف دے کر نہ نکالتے تو میں ہر گز تجھ سے نہ نکلتا۔“**(1)

اللہ پاک نے مسلمانوں پر کرم فرمایا اور 8 سال کے بعد ”فتح مکہ“ ہوا، کعبے کی چابیاں مل گئیں، کعبے کی چھت پر اذان دی گئی، خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا گیا، ہزاروں کا مجمع سر جھکائے کھڑا تھا جن میں ظلم و ستم کرنے والے اور حضور کے چچا امیر حمزہ کو شہید کرنے والے، حضور کی شہزادی بی بی زینب کے پیٹ میں نیزہ مارنے والے، حضور کے گلے میں چادر کا پھندا ڈالنے والے، سجدہ کی حالت میں گندگی ڈالنے والے، صحابہ کو تپتی ریت پر لٹانے والے موجود تھے، آج ان سے بدلہ لینے کا موقع تھا، جیسا انہوں نے ظلم کیا تھا ان پر

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل مکۃ، 5/486، حدیث: 3951۔

ویسا ظلم ڈھایا جاتا، وہ سب بے بسی اور بے کسی کی تصویر بنے کھڑے تھے حضور نے ان سے فرمایا: تمہیں معلوم ہے میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟ یہ سن کر وہ لرز گئے اور کانپنے لگے مگر ڈرتے ڈرتے بول گئے: اَخٌ کَرِیۡمٌ وَّابۡنُ اَخٍ کَرِیۡمٍ **آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔**

رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لَاتَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ فَاذۡهَبُوۡا اَنۡتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (1)

صحابہ کرام نے جب مکہ چھوڑا تو اپنا مال ومتاع، گھر، کاروبار سب کچھ چھوڑ دیا تھا، کفار مکہ نے ان پر قبضہ کر لیا تھا، آج مسلمانوں کی حکومت تھی، مسلمان پاور میں آ گئے تھے، مسلمانوں کے حقوق ملنے تھے، گھر، کاروبار سے قبضہ چھڑوانا تھا لیکن شہنشاہ رسالت نے مسلمانوں کو فرمایا: کفار مکہ نے جو کچھ قبضہ میں لیا تھا وہ سب تحفے میں دیدو۔ کسی سے کچھ بھی نہ لو۔ فتح مکہ کی عام معافی کے متعلق مفتی عبد المصطفیٰ اعظمی لکھتے ہیں:

اللہ اکبر! اے اقوام عالم کی تاریخی داستانو! بتاؤ کیا دنیا کے کسی فاتح کی کتاب زندگی میں کوئی ایسا حسین وزریں ورق ہے؟ اے دھرتی! خدا کے لئے بتا؟ اے آسمان! اللہ بول۔ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا فاتح گزرا ہے؟ جس نے اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسا حسن سلوک کیا ہو؟ اے چاند اور سورج کی چمکتی اور دوربین نگاہو! کیا تم نے لاکھوں برس کی گردش لیل ونہار میں کوئی ایسا تاجدار دیکھا ہے؟ تم اس کے سوا اور کیا کہو گے؟ کہ یہ نبی جمال وجلال کا وہ بے مثال شاہکار ہے کہ شاہان عالم کے لئے اس کا تصور بھی محال ہے۔

---

1. . . المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 3/449۔

اس لئے ہم تمام دنیا کو چیلنج کے ساتھ دعوت نظارہ دیتے ہیں۔ (1)

فتح مکہ کی معافی کا فائدہ

حضور فتح مکہ کی عام معافی نے ”اسلام“ کو بے پناہ فائدہ پہنچایا، غزوہ بدر کے موقع پر 2 ہجری میں صرف 313 مسلمان تھے، 3 ہجری جنگ احد میں تقریبا 700 مسلمان تھے، 6 ہجری میں مسلمانوں کی تعداد 1400 ہو گئی، 8 ہجری فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد 10 ہزار تھی، فتح کی عام معافی کے بعد 10 ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں تقریباً 1 لاکھ 24 ہزار مسلمان موجود تھے، معافی کی برکت سے اسلام اس قدر تیزی سے پھیلا، اسلام پیار و محبت سے پھیلتا ہے لڑائی جھگڑا کرنے سے لوگ بدظن ہو جاتے ہیں۔

دلوں میں گھر کرنے کا نسخہ

پیارے نبی کی سیرت پڑھیے جان کے دشمن کو معاف کر دیا جبکہ ہمارا رویہ ایسا ہے گویا معاف نہ کرنا شرمندگی والا کام بن گیا ہو، اگر معاف کروں گا تو بزدل کہلاؤں گا، خاندان اور معاشرے میں عزت خاک میں مل جائے گی، برادری میں بھرم ختم ہو جائے گا، آقا نے اپنے رویئے سے لوگوں کو دامن اسلام سے وابستہ کر لیا تھا اور ہم دشمنیاں پال رہے ہیں، لوگوں سے لڑ رہے ہیں، بات بات پر دوسروں کو اپنے سے دور کر رہے ہیں، ایسا مت کیجئے، زندگی بہت تھوڑی ہے، زندگی محبت میں گزاریئے، معاف کر دیجئے، سینے سے لگا لیجئے، اپنے اپنے ہی ہوتے ہیں، معاف اور درگزر کر کے دیکھئے لوگوں کے دلوں میں

1… سیرت مصطفیٰ، ص 441۔

آپ کی جگہ بنے گی۔

معافی کی برکت سے مسلمان ہو گیا

اللہ پاک کے مشہور ولی حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا پڑوسی یہودی تھا، یہودی نے آپ کو تنگ کرنے کے لئے گھر پر "پرنالہ" بنایا تاکہ بارش کا پانی آپ کے گھر کے اندر گرتا رہے، روزانہ اپنے گھر کی گندگی پرنالہ سے آپ کے گھر میں ڈالتا رہا، مالک بن دینار چپ چاپ وہ گندگی صاف کر دیا کرتے تھے، ایک دن یہودی آیا اور کہنے لگا: پرنالے سے گرنے والی گندگی آپ کو تکلیف نہیں پہنچاتی، مالک بن دینار نے کہا: تکلیف تو ہوتی ہے مگر میں پانی ڈال کر دھو دیتا ہوں، اس نے کہا: آپ کو مجھ پر غصہ نہیں آتا؟ کہا: آتا ہے تو مگر میں غصہ پی جاتا ہوں کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

(پ:4، ال عمران:134)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

غیر مسلم نے کہا: حضور! گھر کی گندگی کو بعد میں صاف کیجئے گا پہلے میرے دل کی گندگی کو ختم کیجئے میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہوں۔ (1)

کاش وہ زمانہ پھر آجائے

مالک بن دینار کا پڑوسی آپ کا اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گیا، آج ہمارا مسلمان پڑوسی ہماری وجہ سے تکلیف میں ہوتا ہے۔ غور کیجئے! اگر کوئی غیر مسلم ہمارا پڑوسی بن جائے تو کیا

1...تذکرۃ الاولیا، ص51۔

ہمارا اخلاق ایسا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائے، حالانکہ پہلے کے دور میں مسلمانوں کا اخلاق دیکھ کر لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔ اسلام پھیلانے میں مسلمان تاجروں نے بھی اہم کردار ادا کیا، مسلمانوں کی ایمانداری، دیانت داری، وعدہ کی پاسداری کی وجہ سے مسلمانوں سے کاروبار کیا کرتے ہیں، غیر مسلم کہنے پر مجبور ہو جاتے تھے کہ ان کا مذہب سچا ہے، کاروباری لوگ ایسے ہیں تو ان کے نبی کیسے ہوں گے، کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ آج ہم مذہب اسلام کی کیسی تصویر پیش کر رہے ہیں؟ ہمارا مذہب بہت ہی پیارا ہے ہمارے نبی بہت پیارے ہیں، حضور کے پکے سچے امتی بن جایئے، عفوو درگزر کو اپنا لیجئے، دشمنیاں ختم کرنے کی طرف آیئے، دل بڑا کیجئے، معاف کرنا خدا اور رسول کو بہت پسند ہے، جو لوگوں کو معاف نہیں کرتے انہیں ڈرنا چاہئے چنانچہ

معاف کرو معافی ملے گی

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ وَمَنْ لَا یَغْفِرْ لَا یُغْفَرْ لَهُ جو رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جائے گا اور جو معاف نہیں کرتا وہ معاف نہیں کیا جائے گا۔”(1)

سوچئے! اگر میں نے کسی پر رحم نہیں کیا اور اللہ پاک نے بھی مجھ پر رحم نہیں فرمایا تو میں کہاں جاؤں گا، آج کا انسان کہتا ہے: میں اسے بتاتا ہوں، میں ٹھیک کروں گا، میں اس سے بدلہ لوں گا لیکن اللہ پاک نے اعمال پر پکڑ فرمالی تو پھر کیا بنے گا؟ یہ سوچ کر معاف کر دیا کرو، **اے اللہ! میں تیرے بندے کو معاف کر رہا ہوں تو بھی مجھے معاف فرمادے۔**

1... مسند احمد، 7/71، حدیث: 19264۔

جو رب کے بندوں کو معاف کرتا ہے اللہ پاک اسے معاف کر دیتا ہے۔

معاف کرنے کا انعام

ایک گناہگار شخص کو انتقال کے بعد دوست نے خواب دیکھا، دوست نے پوچھا مرنے کے بعد کیا معاملہ ہوا؟ گنہگار شخص نے کہا: اللہ پاک نے میری مغفرت فرمادی، دوست نے کہا: تو بہت ہی گنہگار تھا پھر تیری بخشش کیسے ہوگئ؟ اس نے کہا: ایک بار میری بیوی سے کھانے میں نمک زیادہ ہو گیا، مجھے بہت غصہ آیا اور چاہا کہ اسے سزا دوں، لیکن مجھے خیال آیا کہ بیوی نے آج ہی غلطی کی ہے اور مجھے غصہ آگیا مگر میں تو روز رب کی نافرمانی کرتا ہوں وہ مجھے سزا نہیں دے رہا، یہ سوچ کر میں نے بیوی کو معاف کر دیا اور خاموشی سے کھانا کھالیا، مرنے کے بعد مجھے بتایا گیا کہ اس دن تو نے بندہ ہو کر میری بندی کو معاف کیا، میں سب سے بڑا معاف کرنے والا ہوں جا میں نے تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دیا۔

گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیئے، بات بات پر بیوی، بچوں، فیملی سے لڑائی کرنا اچھی بات نہیں، سارے جہاں کا غصہ بیوی پر نکالا جاتا ہے، کیا وہ اللہ کی بندی نہیں ہے؟ وہ انسان نہیں ہے؟ آج طلاقوں کی وجہ صرف یہی ہے کہ کوئی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، ہمارے نبی کا طریقہ ایسا نہیں تھا خدارا! نبی پاک کا طریقہ اختیار کیجئے، نبی کریم کے پاس ہر طرح کا اختیار تھا پھر بھی لوگوں کو معاف کر دیا کرتے تھے۔ اور جو قدرت کے باوجود لوگوں کو معاف کر دے اس کے بارے میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

”جس نے غصے کو ضبط کر لیا، حالانکہ وہ اُسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ پاک بروزِ قیامت اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے لے جائے۔“(1)

ہم پر کوئی بڑا آدمی ظلم کرے تو ہم کہتے ہیں جا تجھے معاف کیا، آپ اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے، اس کے گارڈ ہیں کمال تو یہ ہوتا ہے کہ آپ کسی سے بدلہ لے سکتے ہیں اس پر غصہ نافذ کر سکتے ہیں پھر اسے معاف کرنا یہ کمال ہے۔

پہلوان کون؟

غصہ کنٹرول کرنا سیکھئے! جو بات بات پر کہتے ہیں: ابھی بتاتا ہوں میں کون ہوں، میں طاقتور ہوں، پہلوان ہوں، یاد رکھئے! اصل طاقتور اور پہلوان دوسروں کو پچھاڑنے والا نہیں ہوتا اصل طاقتور غصہ کو کنٹرول کرنے والا ہوتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”پہلوان وہ نہیں کہ جو غصے کے وقت کسی کو پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔“(2)

حقیقت یہی ہے کہ غصہ قابو کرنا پہلوانی والا کام ہے جبکہ یہ انتہائی آسان کام ہے کہ کسی نے آپ کو گالی دی، آپ نے بھی اسے گالی دی، کسی نے تھپڑ مارا آپ نے بھی اسے تھپڑ مار دیا مگر تھپڑ کھانے کے بعد برداشت اور ضبط کرنا یہ کمال ہے اور یہی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات بھی ہے جسے سیکھ کر اپنی زندگی میں عمل بھی کرنا ہے، کاش ایسا ہو جائے کہ ہم اپنے دشمن کو معاف کر دیں، خاندانی بائیکاٹ کو ختم کر دیں، دوریوں کو

1... ابو داؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، 4/325، حدیث: 4777۔

2... بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، 4/130، حدیث: 6114۔

نزدیکیوں میں بدل دیں۔

اپنی ”انا“ ختم کر دیجئے

آج کل لوگ معاف نہیں کرتے اور اس سے بڑا مسئلہ ”معافی“ بھی نہیں مانگتے مثلاً بچپن کے دوستوں میں لڑائی ہوگئی، ناراض ہیں مگر معافی مانگنے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں ہے، میاں بیوی میں ناراضی ہوگئی، بیوی کہتی ہے شوہر کی غلطی ہے اور شوہر کہتا ہے بیوی کی غلطی ہے، دونوں ایک دوسرے کو یاد کرتے ہیں مگر ایک معافی مانگ کر رشتہ نہیں بچاسکتے، بعض لوگوں کو اپنے رشتہ دار، چچا، ماموں، خالہ عید کے دن بھی یاد آتے ہیں لیکن اپنی ”انا“ کو نہیں بھولتے، خود سے پہل نہیں کرتے، معافی نہیں مانگتے صلح کی طرف پہلا قدم نہیں بڑھاتے اگرچہ آپ کی غلطی نہیں ہے مگر صلح کرنے کے لئے جھک جایئے صلح کرنے والے کو اللہ پاک بہت پسند کرتا ہے، اللہ کی پسند والے کام میں پہل کرلیجئے۔ تھوڑی سی زندگی ہے کب تک نفرتوں میں گزاروگے؟ مگر بدقسمتی یہی ہے کہ لوگ مرنے کے بعد بھی ”میراث“ میں نفرت چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، وصیت کرکے جاتے ہیں فلاں کو میرے جنازے میں شرکت نہیں کرنے دینا، میرے مرنے کے بعد فلاں رشتے داروں سے نہیں ملنا، رشتے داروں سے مکمل بائیکاٹ اور قطع تعلق کرلیتے ہیں۔

قطع تعلق کرنے والی کی بخشش نہیں۔

اللہ پاک نے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی راتیں عطا فرمائی ہیں، ان راتوں میں مسلمانوں کی مغفرت کردی جاتی ہے مگر کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن کی مغفرت اور بخشش نہیں کی جاتی ان میں ایک قطع تعلق کرنے والا بھی ہوتا ہے، اپنے آپ کو شیطان کے جال سے باہر نکالئے، یہ شیطان ہی ہے جو رشتے داروں سے ملنے نہیں دے رہا۔

دلوں کو صاف کیجئے

جو عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے پسند کرتا ہے اگرچہ آپ کا قصور نہ ہو پھر بھی معافی مانگ لیجئے، مجھ سے غلطی ہو گئی معاف کر دو، سینے سے لگا لیجئے، گھر میں بلا کر چائے پلایئے، پرانی دشمنی ختم کر دیجئے، رنجشیں مٹا دیجئے، مل جل کر زندگی گزاریئے۔ اپنے ہوتے ہیں، اپنوں کے ساتھ دشمنی نہیں ہونی چاہئے بلکہ کسی مسلمان کے ساتھ بھی دشمنی نہیں ہونی چاہئے، مسلمانوں کو اس نیت سے معاف کیجئے کہ میں اللہ کے بندوں کو معاف کرتا ہوں اللہ پاک میرے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ اللہ کریم ہے معافی کو بہت پسند کرتا ہے۔ ہم اللہ سے معافی کے طلبگار ہیں مگر اس کے بندوں کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، لہٰذا اس کے بندوں کو بھی معاف کیجئے، اللہ پاک ہمیں معاف اور درگزر کرنے والا بنائے، دشمنیاں ختم کرنے والا بنائے۔

عمل چھوٹا انعام بڑا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جس بندے میں تین عادتیں ہوں گی، اللہ پاک قیامت کے دن اس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو، جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے ملاپ کرو، جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دو۔(1)

ہم نے اپنی زندگی میں بس یہ تین کام کرنے ہیں تاکہ اللہ پاک ہمیں جنت میں داخل کردے اور حساب وکتاب میں آسانی فرمائے یہ بہت بڑا انعام ہے اور اس پر عمل کرنا

1... مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امۃ۔۔۔ الخ، 3/12، حدیث: 3215۔

چاہئے تاکہ آسانی سے جنت میں داخلہ مل جائے۔

محروم کرنے والے کو عطا کرو: ہم کہتے ہیں: اس نے دعوت پر نہیں بلایا تو میں بھی نہیں بلاؤں، اس نے کبھی بھی تحفہ نہیں دیا میں بھی نہیں دوں گا، ہماری عادت ایسی ہو گئی ہے کہ ہم اسی کو دیں گے جو ہمیں دیتا ہے، ہم اسی کو دیکھ کر مسکراتے ہیں جو ہمیں دیکھ کر مسکراتا ہے نبی نے فرمایا: محروم کرنے والے کو عطا کرو۔

توڑنے والے سے جوڑو: ہم نے جوڑنے کی کوشش کرنی ہے تاکہ ہمیں حدیث کی بشارت ملے اور ہم آسانی سے جنت میں داخلے کے حقدار بن جائیں۔

جو ظلم کرے اسے معاف کردو: ہم ظلم کرنے والے کو معاف کرنے والے بن جائیں۔

ان تین اعمال کے صدقے اللہ پاک جنت میں داخلہ نصیب کردے۔ آمین

اسلام محبتوں کا پیغام دیتا ہے

اسلام محبتوں کا پیغام دیتا ہے اور یہی پیغام دعوت اسلامی دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے، نرم دل ہو جایئے، لڑائی جھگڑے اور دشمنیاں ختم کر دیجئے، غصہ مت کیجئے، غصہ اسلام کا طریقہ نہیں ہے بلکہ زیادہ غصہ آتا ہو تو اس کا روحانی علاج کیجئے، احادیث مبارکہ میں غصہ کا علاج بیان ہوا ہے۔

غصہ کا علاج

✿... جب کبھی غصہ آئے کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں، بیٹھے ہوں تو لیٹ جایئے۔

✿... غصہ شیطان کی طرف سے ہے جب غصہ آئے تو وضو کر لیجئے۔

✿... جس پر غصہ آئے اس کے سامنے سے دور ہو جایئے، مثلاً بیوی پر غصہ آرہا ہے، بیوی سامنے ہو گی تو غصہ آتا رہے گا خود ہی دور ہو جایئے۔

✿... ہر نماز کے بعد 21 بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیجئے۔

✿... کھانا کھاتے وقت تین تین بار کھانے اور پینے پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ لیجئے پھر وہی کھانا اور پانی استعمال کیجئے۔

✿... چلتے پھرتے یا اللہ، یا رحمن، یا رحیم پڑھتے رہئے۔

اللہ پاک ہم سب کو غصے کی عادت سے نجات عطا فرمائے۔ اللہ پاک مجھے بھی عمل کی توفیق دے، آپ کو بھی نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 8 فروری 2016 کو الحمراء آرٹس کونسل، لاہور، پاکستان میں ہوا تھا۔

اختیاراتِ مصطفیٰ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... تشریعی اختیارات کے واقعات

✿... 5 کی جگہ 2 نمازیں فرض

✿... سراقہ بن مالک کے لئے سونا حلال کردیا

✿... تکوینی اختیارات کے واقعات

✿... انگلیوں سے پانی جاری کیا

✿... ٹھنڈے موسم کو گرم کردیا

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطاً وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُد یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لئے ایک قِیراط اَجر لکھتا اور ایک قِیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! درودِ پاک پڑھنا دنیا میں تو برکتیں لاتا ہی ہے اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی رحمت کا سبب بنے گا، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

درود پاک پڑھنا نجات کا سبب بن گیا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے آپ پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہوں گے۔ اپنی اولاد میں سے ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جارہا ہو گا اور اپنی اولاد میں اُسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جارہا ہو گا۔ اسی اثنا آدم علیہ السلام حضور کے ایک امتی کو دیکھیں گے جسے دوزخ میں لے جایا جارہا ہو گا

1... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ، 1/ 249، حدیث: 2163۔

تو حضرت آدم پکاریں گے: یا احمد! یا احمد! حضور فرمائیں گے: لبیک ابو البشر! حضرت آدم بولیں گے: آپ کا یہ امتی دوزخ میں جارہا ہے۔ یہ سن کر آپ بڑی چستی کے ساتھ تیز تیز فرشتوں کے پیچھے چلیں گے اور انہیں کہیں گے کہ اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو، فرشتے کہیں گے: ہم مقرر کردہ فرشتے ہیں جس کام کا ہمیں حکم دیا گیا ہے ہم اس کی نا فرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب حضور افسردہ ہوں گے تو الٹے ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر عرش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں رسوا نہ کرے گا؟ عرش سے ندا آئے گی، اے فرشتو! محمد کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس لوٹا دو۔ اس کے بعد آپ اپنی جھولی سے ایک سفید کاغذ نکالیں گے اور اس بندے کے میزان (ترازو) کے سیدھے پلڑے میں ڈال کر کہیں گے ”بسم اللہ“ پس وہ نیکیوں والا پلڑا گناہوں والے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: خوش بخت ہے سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے۔ اسے جنت میں لے جاؤ۔

وہ شخص عرض کرے گا اے میرے پروردگار کے فرشتو! ٹھہرو! پہلے میں اس ہستی سے بات کرلوں جو اپنے رب کے حضور بڑی عزت رکھتا ہے۔ وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کا چہرہ انور کتنا حسین ہے، آپ کی شکل کتنی خوبصورت ہے، آپ نے میری لغزشوں کو معاف فرما دیا، میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا، آپ اپنا تعارف تو کروا دیجئے۔ حضور فرمائیں گے: اَنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَهٰذِهٖ صَلَاتُكَ الَّتِيْ كُنْتَ تُصَلِّيْ عَلَيَّ وَقَدْ وَفَّيْتُكَ اَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ اِلَيْهَا میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ہوں یہ تیرا وہ درود تھا جو

تو مجھے بھیجا کرتا تھا اور میں نے تیری وہ تمام حاجات پُوری کر دیں جن کا تو مُحتاج تھا۔ (1)

رَبِّ سَلِّمْ کے کہنے والے پر | جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے دل سے جس نے چار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

معلوم ہوا کہ نبی پاک کو ہم گنہگاروں سے کتنی محبت ہے، ایک گنہگار امتی کی بھی فریاد سن کر پہنچ جاتے ہیں اور داد رسی فرماتے ہیں، پھر بھی ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو بھول جائیں، ان پر درود پاک نہ پڑھیں تو یہ کتنی بڑی محرومی ہے، آج سے ہی یہ نیت اور ذہن بنالیجئے کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔ صرف 313 بار درود پاک پڑھنے والا کثرت سے درود شریف پڑھنے والا کہلاتا ہے۔ 313 بار درود شریف پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ 15 سے 25 منٹ لگتے ہیں، درود پاک پڑھنے میں کوئی قید نہیں ہے کوئی سا بھی درود پاک پڑھ سکتے ہیں چاہیں تو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ یا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صلی اللّٰہ علیہ وسلّم پڑھ لیجئے، ان شاء اللہ، درود پاک پڑھنے کی خوب خوب برکتیں ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو بے شمار کمالات اور اختیارات سے نوازا ہے، عام طور پر دنیاوی دستور ہے جب دو لوگ قریبی دوست بن جاتے ہیں تو ان دونوں کی چیزیں ایک دوسرے کے لئے ہو جاتی ہیں پھر اس

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ، 1 / 91، حدیث: 79۔

میں میرا تیرا نہیں ہوتا اور نہ ہی دوستوں میں ایک دوسرے کو برا لگتا ہے کہ میری چیزیں کیوں استعمال کر رہا ہے؟ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے دوست اپنے دوست کی طرف سے کوئی فیصلہ کر دیتا ہے اور دوسرا کہتا ہے تم نے فیصلہ کر دیا کوئی بات نہیں میری طرف سے بھی یہی فیصلہ ہے۔ بلا تشبیہ و تمثیل اللہ پاک نے رسول کریم کو اپنا محبوب منتخب فرمایا۔ امام عشق و محبت، مجدد دین و ملت، پروانۂ شمع رسالت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب | نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

جب اللہ پاک نے حضور کو اپنا حبیب بنالیا تو حضور کی بارگاہ میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اللہ کریم مالک و پروردگار ہے اور حضور اس مالک کے حبیب ہیں تو حضور رب کی قدرت اور اس کے خزانوں کے مالک ہوئے، پروردگار عالم نے حضور کو بہت سارے اختیارات سے نوازا جیسا کہ احادیث کی 6 مشہور کتب جنہیں **صحاح ستہ** کہتے ہیں ان میں حضور کے اختیارات کے کئی واقعات ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے چنانچہ:

روزے کا کفارہ ساقط کر دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آکر کہتا ہے: **هَلَكْتُ** یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ پیارے آقا علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وَمَا شَأْنُكَ تم کیوں ہلاک ہوگئے؟، عرض کی: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَان یا رسول اللہ! روزے کی حالت میں اپنی زوجہ سے ہم بستری کرلی، حضور نے فرمایا: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً کیا تو غلام آزاد کرسکتا ہے: عرض کی: لَا، یارسول اللہ میں غلام آزاد نہیں کرسکتا۔ سرورِ کائنات نے فرمایا:

فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ آقا نے فرمایا: لگاتار دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی: لَا، میں تو یہ بھی نہیں کرسکتا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا:

فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا کیا تو یہ اختیار رکھتا ہے کہ 60 مسکینوں کو کھانا کھلادے۔ کہتا ہے: آقا اس کی بھی میرے پاس استطاعت نہیں ہے۔ تھوڑی دیر میں نبی کریم کی بارگاہ میں کھجوروں کا کوئی ٹوکرا لے کر آیا۔ حضور نے فرمایا: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ انہیں لو اور انہیں جاکر خیرات کردو۔ وہ عرض کرتا ہے:

عَلَى اَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا یا رسول اللہ! اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ یہ سن کر حضور اتنا مسکرائے کہ دندان مبارک ظاہر ہوگئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے یہی تیرا کفارہ ہے۔(1)

اس واقعے سے اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شانِ کریمی کے ساتھ اختیارات کا بھی معلوم ہوا کہ کیسے اس شخص کا کفارہ ہی ساقط فرمادیا اور کہیں سے آئی ہوئی کھجوریں دے کر کہا: مسکینوں کو نہیں کھلا سکتے تو خود ہی کھالو تمہارا یہی کفارہ ہے۔

1... بخاری، کتاب الصوم، باب الجامع فی رمضان ھل یعلم۔۔۔الخ، 1/ 639، حدیث: 1937۔

اختیارات کی اقسام

اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دو طرح کے اختیارات عطا فرمائے ہیں:

(1) تشریعی (2) تکوینی

تشریعی

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی کام کو فرض، حلال، حرام، مکروہ یا مستحب کر سکتے ہیں۔

تکوینی

زمین پر کھڑے ہو کر چاند کو اشارے سے دو ٹکڑے کرنا، سورج کو واپس پلٹانا، بادلوں پر اختیار، بارش پر اختیار، جب جہاں چاہیں بارش برسائیں، جتنی چاہیں برسائیں، کنوؤں پر اختیار، پانی پر اختیار، کسی کی مصیبت دور کرنا، مرے ہوئے کو زندہ کرنا وغیرہ یہ سب تکوینی اختیارات کی مثالیں ہیں۔

اہلِ سنت کا عقیدہ

اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے دونوں قسم کے اختیارات اپنے محبوب کریم کو عطا فرمائے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نائب مطلق ہیں۔ تمام جہان سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحت تصرف کر دیا گیا۔ جو چاہیں کریں جسے چاہیں دیں۔ جس سے جو چاہیں واپس لے لیں۔ تمام جہانوں میں ان کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو

انہیں اپنا مالک نہ مانیں وہ سنت کی حلاوت سے محروم رہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے، تمام جنت ان کی جاگیر ہے، جنت ونار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دُنیا اور آخرت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عطا کا ایک حِصّہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔(1)

امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت نے پوری بات ان دو شعر میں فرمادی:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

ایک جگہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

یہ باتیں پڑھ کر کسی کے ذہن میں وسوسہ نہ آجائے کہ **یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ پاک نے تمام چیزیں اپنے نبی کو عطا فرمادیں**؟ ان شاء اللہ عنقریب صحاح ستہ اور دیگر مستند کتب سے واقعات ذکر کئے جائیں گے کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب کو کیسے کیسے اختیارات سے نوازا تھا۔

1... بہار شریعت، 1/80-85، حصہ: 1۔

5 کی جگہ 2 نمازیں فرض

ایک شخص نبی پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی، اس نے شرط لگائی کہ میں صرف دو نمازیں پڑھوں گا۔ پیارے آقا نے فرمایا: ٹھیک ہے دو نمازیں ہی پڑھنا اس نے یہ سنا تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (1)

ہم سب پر دن میں 5 نمازیں فرض ہیں مگر نبی پاک نے اس کے لئے دن میں صرف 2 نمازیں فرض قرار دیدیں، اللہ پاک نے نبی پاک کو یہ اختیار عطا فرمایا کہ جسے جو چاہے رعایت دیدیں۔ اور یہ صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خصوصیت میں سے ہے۔

صرف فجر اور عصر پڑھو

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور مجھے پیارے آقا نے سکھایا، ان چیزوں میں سے یہ بھی تھا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی ان اوقات میں مجھے بہت زیادہ مصروفیت ہوتی ہے آپ مجھے کوئی ایسا جامع حکم ارشاد فرمائیں جو مجھے کفایت کرے، فرمایا عصرین کی پابندی کرو، ہماری لغت میں عصرین کا لفظ نہیں تھا۔ میں نے کہا: حضور یہ عصرین سے کیا مراد ہے میرے آقا نے فرمایا: فجر اور عصر کی نمازیں۔ (2) نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے گویا ان کے لئے دو ہی نمازیں مقرر کیں۔

6 ماہ کی بکری کی قربانی

بعض لوگ قربانی کرنے میں بہت جلدی کرتے ہیں حتی کہ عید کی نماز کی ادائیگی سے

---

1 . . . مسند امام احمد بن حنبل، حدیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ، 7/283، حدیث: 20309۔

2 . . . ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب فی المحافظۃ علی وقت الصلوات، 1/116، حدیث: 428۔

پہلے ہی جانور ذبح کر لیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ شہر والے نے اگر نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی تو وہ قربانی ہی نہیں ہوگی جبکہ دیہات میں عید کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں فجر کے بعد بھی قربانی کر سکتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دور میں ایک بار ایسا ہی ہوا چنانچہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی تھی، جب انہیں معلوم ہوا یہ کافی نہیں تو عرض کی: یا رسولَ اللہ! وہ تو میں کر چکا، اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ ارشاد فرمایا: ”اِس کی جگہ اُسے کر دو اور فرمایا: وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔(1)

سبحان اللہ! جو ارشاد زبانِ اقدس سے نکلا وہی شریعت بن گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صرف ان کے لئے 6 مہینے کی بکری کی قربانی جائز قرار دی اور ان کے بعد تا قیامت کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔

قرآنی سورتیں ”حق مہر“ بنا دیا

رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت نے آپ سے نکاح کی خواہش کا اظہار فرمایا، آپ خاموش رہے، حضرت سہل بن سعد نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اس عورت سے نکاح نہیں فرمانا چاہتے تو مجھے موقع دیں، میں نکاح کر لیتا

1... بخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر الی العید، 1/ 332، حدیث: 968۔

ہوں۔ نبی پاک نے فرمایا: تیرے پاس مہر دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ وہ کہتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے پاس تہبند کے سوا کچھ نہیں ہے۔ رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تو اپنا تہبند اسے دے دے گا تو تیرے پاس کیا بچے گا؟ اب کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض کی: حضور میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ نبی پاک نے فرمایا: کچھ تو تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے ڈھونڈا مگر کچھ بھی نہیں ملا، پیارے آقا نے فرمایا: کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تیرا نکاح قرآن کے بدلے اس عورت سے کر دیا۔(1) گویا سورتیں سکھا دیناہی حق مہر بنا دیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! شریعت میں حق مہر مال ہونا ضروری ہے اور وہ بھی کم سے کم 10 درہم مگر اللہ پاک کے آخری نبی نے اپنے اختیارات سے ان کے لئے گویا مہر معاف کر دیا۔

سراقہ بن مالک کے لئے سونا حلال کر دیا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور کے ایک ایک فرمان کو حق جانتے اور مانتے تھے، امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایران فتح ہوا، ایران کے بادشاہ کسریٰ کے کنگن فاروق اعظم کی بارگاہ میں لائے گئے، حضرت سراقہ بن مالک وہی موجود تھے، جن کے بارے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا: **وہ دن کیسا ہو گا جب ایران کے کسریٰ کے کنگن تمہیں پہنائے**

1... شرح الزرقانی، 7/356 مختصراً۔

جائیں گے۔ فاروق اعظم کو یہ فرمانِ نبوی یاد تھا، حضرت سراقہ بن مالک کو سونے کے کنگن پہنادیئے، رب کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاکر عرض کی: اللہ بہت بڑا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔ (1)

یاد رکھئے! مسلمان مردوں کو زیورات پہننا حرام ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت سراقہ بن مالک کے لئے زیورات حلال فرمادیئے تھے معلوم ہوا کہ حضور کو یہ بھی اختیار ہے کہ کسی کے لئے حرام کو حلال فرمادیں اور اس کے لئے وہی شریعت ہے، اسی طرح کسی کو چیز کو فرمادیں کہ یہ فرض ہے تو وہ فرض ہوجاتا ہے۔

ہر سال حج فرض ہوجاتا

سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے کہا، أَكُلَّ عَامٍ کیا ہر سال فرض ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سکوت فرمایا۔ سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا اور تم نہ کرسکتے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! اس جملے سے حضور کے اختیار کا اندازہ لگایئے "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہوجاتا۔" اس روایت کے تحت علما فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو احکام شرعیہ کا مالک بنایا ہے کہ آپ کی "**ہاں**" اور "ناں" میں تاثیر ہے نیز باربار زیادہ سوال بھی نہیں کرنے چاہیئے۔

1... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، 2/145۔
2... مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص698، حدیث:1337۔

ایک کی گواہی دو کے برابر

سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، وہ بیچ کر مکر گیا اور گواہ مانگا، جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ تیرے لئے خرابی ہو، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی کوئی نہیں دیتا کیونکہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گفتگو سن کر بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضورِ اقدس کے ہاتھ گھوڑا بیچا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تو موقع پر موجود ہی نہیں تھے، پھر تم نے گواہی کیسے دی؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا ہوں اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے، میں آسمان و زمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں تو کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں گا۔ اس کے انعام میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مَرد کی گواہی کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا: ”خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضَرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی گواہی کافی ہے۔“(1)

مسواک فرض کردیتا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: وَلَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر

---

(1) ... ابوداؤد، کتاب الاقضیۃ، باب اذا علم الحاکم صدق الشاہد الواحد۔۔۔ الخ، 3/431، حدیث: 3607۔ معجم کبیر، 4/87، حدیث: 3730

مسواک کرنا فرض کر دیتا۔(1)

تکوینی اختیارات

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تشریعی اختیارات کے کثیر واقعات میں سے یہ چند بیان کئے ہیں اس کے علاوہ آپ کے تکوینی اختیارات بھی ہیں جو بے حد و بے شمار ہیں جنہیں اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔ چنانچہ

چاند کے ٹکڑے کر دیئے

ایک رات مکہ والے رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معجزہ طلب کیا، زمین پر موجود چاند کو اشارہ کیا اور وہ دو ٹکڑے ہو گیا، مکہ والوں نے حرا کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔(2) پنجابی شاعر اس واقعے کی کچھ یوں منظر کشی کرتے ہیں:

کر کے اِشارہ سوہنا سورج نوں موڑدا
آپے چن توڑ دا تے آپے چن جوڑدا
بگڑی بنادے میرے نبی دا اشارہ
قسم خُدا دی مینوں سب نالوں پیارا

چاند کا اشاروں پر چلنا

اس واقعے سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ چاند نے صرف ایک بار حکم مانا ہے بلکہ چاند تو نبی

1... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب السواک، 1 / 186، حدیث: 289۔

2... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب انشقاق القمر، 2 / 579، حدیث: 3868۔

کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اشاروں پر چلتا تھا، حضور کے بچپن کا واقعہ ہے جیسا کہ حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور جب آپ جھولے میں ہوتے تھے تو آپ جس طرف انگلی اٹھاتے تھے چاند اس طرف چلا جاتا تھا، حضور نے ارشاد فرمایا: میں چاند سے اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے سجدے کی آواز سنتا تھا۔(1) جھولے کی بات شاید ہی کسی کو یاد ہو مگر حضور کو اپنے جھولے کی عمر کی باتیں بھی یاد ہیں۔ امامِ عشق و محبت مجدد دین و ملت پروانہ شمع رسالت لکھتے ہیں:

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

سورج کی رفتار رک گئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اختیار چاند پر ہی نہیں سورج پر بھی چلتا ہے چاند زمین سے لاکھوں میل دور ہے جبکہ سورج اس سے بھی کئی گنا زیادہ دور ہے، اس کی گردش اور رفتار مخصوص ہے، کب غروب و طلوع ہونا ہے سب معلوم ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سورج کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے رک جا وہ فوراً ٹھہر گیا۔(2) امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”اس حدیثِ حسن کا واقعہ اس حدیث

1...خصائص الکبریٰ، 1/91۔
2...مجمع الزوائد، باب حبس الشمس لہ صلی اللہ علیہ وسلم، 8/296، حدیث:14095۔

صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پلٹا"۔

وقت رک گیا

صاحب معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے معراج کی صبح کفارِ مکہ سے فرمایا کہ میں رات کے معمولی حصے میں مسجد اقصیٰ کی سیر کر کے واپس آیا ہوں، کفار مکہ یہ سن کر حیران ہو گئے کیونکہ مکہ سے اقصیٰ کئی دنوں کا سفر تھا راتوں رات آنا جانا ممکن نہیں تھا اور کفار مکہ یہ بھی جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی مسجد اقصیٰ نہیں گئے، انہوں نے مسجد اقصیٰ سے متعلق نشانیاں پوچھیں، اللہ پاک نے حضور کے سامنے مسجد اقصیٰ کو ظاہر کر دیا، نبی کریم نے تمام نشانیاں بتا دیں، کفار مکہ نے اپنے تجارتی قافلے سے متعلق بھی سوال کیا کہ وہ کب واپس آئے گا؟ حضور نے فرمایا: ابھی قافلہ فلاں مقام پر ہے اور اس دن اور اس وقت مکہ میں داخل ہو جائے گا۔

اہل مکہ مقررہ دن پر مکہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور قافلہ کا انتظار کرنے لگ گئے، پیارے آقا نے جو وقت بتایا تھا وہ وقت آچکا تھا مگر قافلہ نہیں آیا تھا حضور نے دعا فرمائی سورج اپنی جگہ پر رک گیا گویا وقت ہی تھم گیا اور جو وقت حضور نے فرمایا عین اسی وقت اور اسی لمحے قافلہ مکہ میں داخل ہو گیا۔(1)

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں | اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

1...الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، 1/ 284-285۔

ڈوبا سورج لوٹا دیا

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سر اقدس مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی گود میں تھا اور آپ آرام فرما رہے تھے، مولا علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی، پیارے آقا کے آرام میں خلل انداز ہونا مناسب نہیں سمجھا، آہستہ آہستہ سورج غروب ہوا اور یوں عصر کی نماز کا وقت بھی ختم ہو گیا، حضور کی مبارک آنکھ کھلی تو مولا علی کو غمزدہ دیکھا، پوچھا کیا بات ہے؟ مولا علی نے عرض کی: حضور سورج غروب ہو گیا اور نماز عصر ادا نہیں کی، نبی پاک نے دعا فرمائی: اے اللہ! بے شک علی تیرے رسول کی فرمانبرداری میں تھا لہٰذا سورج کو لوٹا دے۔ حضرت اسماء کہتی ہیں: میں نے سورج کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا پھر دیکھا ڈوبا سورج دوبارہ طلوع ہو گیا۔ مولا علی نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور پھر سورج دوبارہ غروب ہو گیا۔ (1)

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

اِشارے سے چاند چِیر دیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عَصْر کیا یہ تاب و تُواں تمہارے لئے

انگلیوں سے پانی جاری کیا

صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام کے پاس پانی ختم ہو گیا تھا، صحابہ کرام نے حضور سے عرض کی کہ پانی ختم ہو گیا، حضور نے فرمایا جتنا پانی ہے اسے ایک برتن میں جمع کر لو،

1... المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 6/484-485۔

جمع شدہ پانی ایک برتن میں لایا گیا، حضور نے اپنا دستِ اقدس برتن میں داخل کیا تو پانچوں انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہوگئے اور اتنا پانی نکلا کہ صحابہ نے جانوروں کو پلایا، خود بھی پیا اور اپنے برتن میں بھی پانی جمع کر لیا، راوی کہتے ہیں: لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً اگر ہم 1 لاکھ بھی ہوتے تو ہم کو کافی ہوتا، ہم 1500 سو تھے۔(1)

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنج آب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

بارش برسادی

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے، ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! بارش نہیں ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے خشک سالی ہوگئی ہے مویشی مر رہے ہیں، بارش کی ضرورت ہے، حضور نے منبر پر کھڑے ہو کر دعا فرمائی، اس وقت آسمان میں کہیں بدلی کا نام و نشان نہیں تھا مگر جوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اٹھایا ہر طرف سے پہاڑوں کی طرح بادل آکر چھا گئے اور ابھی آپ منبر پر سے اترے بھی نہ تھے کہ بارش کے قطرات آپ کی نورانی داڑھی پر ٹپکنے لگے اور آٹھ دن تک مسلسل موسلا دھار بارش ہوتی رہی یہاں تک کہ جب دوسرے جمعہ کو آپ خطبہ کے لیے منبر پر رونق افروز ہوئے تو وہی اعرابی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے فریاد کرنے لگا کہ یارسول اللہ! مکان گرنے لگ گئے، مال اور

1... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، 2/493-494، حدیث: 3576۔

جانور غرق ہو گئے، دعا کیجئے کہ بارش بند ہو جائے۔ یہ سن کر آپ نے پھر اپنا مقدس ہاتھ اٹھا دیا اور یہ دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش ہو اور ہم پر بارش نہ ہو۔ پھر آپ نے بدلی کی طرف اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا تو مدینہ کے ارد گرد سے بادل کٹ کر چھٹ گیا اور پاس کے کھیتوں میں بارش برستی رہی۔ (1)

بخاری شریف کی اس حدیث سے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں:

(1) صحابہ کرام اپنی ہر پریشانی میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پکارتے تھے، چاہے بارش کروانی ہو یا بارش رکوانی ہو۔

(2) عام طور پر بارش سے متعلق 2 ہی دعا کی جاتی ہے، بارش ہو جائے یا بارش رک جائے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اختیارات ایسے تھے کہ بادلوں کو مدینہ سے ہٹا دیا اور مدینہ کے ارد گرد بھیج دیا، اب بارش مدینہ میں نہیں بلکہ اس کے ارد گرد برسنے لگ گئی۔

(3) نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اشاروں پر چاند سورج چلتے ہیں تو پھر بادل کیوں نہ چلیں گے حضور نے برساتی بادلوں کو اشاروں سے مدینہ سے ہٹا دیا۔ امام عشق و محبت ان ہی خوبصورت واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خوبصورت وسیلہ والتجارب کریم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں:

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل کر دیے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

1... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب من تمطر فی المطر۔۔۔الخ، 1/353، حدیث: 1033۔

کٹی آنکھ درست کردی

غزوہ احد کے موقع کفار مکہ نے مسلمانوں پر تیروں کی برسات کردی، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تیروں سے بچانے کے لئے صحابہ کرام نے حصار بنالیا، کئی صحابہ کرام اس دوران شہید ہوگئے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضور کو بچانے کے لئے اپنا چہرہ کردیا کہ کہیں کوئی تیر حضور کو نہ لگ جائے، اسی دوران ایک تیر حضرت ابو قتادہ کی آنکھ میں لگا اور آنکھ کا ڈھیلا جسم سے جدا ہوگیا، حضرت ابو قتادہ نکلی ہوئی آنکھ ہاتھ میں لئے اللہ پاک کے آخری نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، پیارے آقا نے لعاب دہن لگا کر اس آنکھ کو واپس اسی جگہ پر لگادیا اور دعا کی: یا اللہ! ابو قتادہ نے تیرے کی نبی کے چہرے کی حفاظت کے لئے اپنا چہرہ آگے کیا تھا تو اس کی آنکھ کو روشن کردے۔ حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں، پہلی آنکھ سے زیادہ اب اس آنکھ سے اچھا نظر آتا ہے جس آنکھ کو نبی پاک نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔ (1)

لکڑی کو تلوار بنادیا

ایک غزوہ کے دوران لڑتے لڑتے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تلوار مانگی، نبی پاک نے انہیں لکڑی دی، حضرت عکاشہ کے ہاتھ میں لکڑی آتے ہی تلوار بن گئی۔ (2)

1... مواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، باب غزوۃ احد، 2/432۔

2... جامع الاصول فی احادیث الرسول، 13/324۔

حافظہ قوی کر دیا

آج تک دنیا میں کوئی ایسا واقعہ نہ سنا ہو گا اور نہ آئندہ سنیں گے کہ کسی نے کسی کا حافظہ مضبوط کر دیا ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اختیار میں تھا کہ آپ نے صحابی کا حافظہ قوی کر دیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ حدیثیں روایت کرنے والے صحابی ہیں، حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں کمزور حافظہ کی شکایت کی کہ آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں، آپ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ، حضور نے دونوں ہاتھوں سے چادر میں کچھ ڈالا، مگر ہاتھ بالکل خالی تھے اور نظر کچھ نہیں آرہا تھا، حضور نے فرمایا: چادر کو سینے سے لگا لو، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔ (1)

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے
تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

میں تقسیم کرنا والا ہوں

اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہر قسم کے اختیارات سے نوازا ہے اور حضور جس کو بھی دیتے ہیں اللہ پاک کی عطا سے دیتے ہیں، تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود فرماتے ہیں: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي (2) میں ہی قاسم اور خازن ہوں اللہ پاک عطا فرمانے والا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا: اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ (3)

1… بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، 1/ 62، حدیث: 119۔
2… بخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول اللہ تعالی فان اللہ خمسہ، 2/ 346۔
3… مسلم، کتاب الزکاۃ، باب النہی عن المسألۃ، ص400، حدیث: 1037۔

میں اللہ کے خزانوں کا خزانچی ہوں۔ جب اللہ پاک عطا کرنے والا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بانٹنے والے ہوں تو پھر ہم جھولیاں بھر بھر کر کیوں نہ مانگیں؟ اور حضور کے در سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں؟ سیدی اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَاوَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

امیر اہل سنت اپنے آقا و مولیٰ کی مدح سرائی میں فرماتے ہیں:

دو جہان کے خزانے دیئے ہاتھ میں خدا نے
تیرا کام ہے لوٹانا مدنی مدینے والے

ہمیں تو فخر کرنا چاہئے کہ ہم ایسے آقا کے امتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک مقام پر فرماتے ہیں: وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیتُ بِمَفَاتِیحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي یَدِي میں آرام کر رہا تھا تمام خزائن کی کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔(1) اسی لئے ہم کہتے ہیں:

کھاتے ہیں تیرے در کا پیتے ہیں تیرے در کا
پانی ہے تیرا پانی دانہ ہے تیرا دانہ

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے | مالِک کل کہلاتے یہ ہیں

---

(1) 1... بخاری، کتاب التعبیر، باب المفاتیح بالید، 4/ 413، حدیث: 7013۔

امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان کے نعتیہ اشعار ہوں یا شیخ طریقت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کا کلام یا کسی بھی سنی عاشق رسول کی لکھی ہوئی نعت شریف ہو در حقیقت وہ قرآنی آیات یا احادیث کا نچوڑ اور خلاصہ ہوتی ہے اسی لئے شاعر کہتا ہے:

آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعت خوانی کی ایسی عادت بنالیجئے کہ یہ عادت موت بھی نہ چھڑا سکے، ان شاءاللہ زندگی میں بھی ثناء خوانی کریں گے، مرنے کے بعد قبر میں اور پھر حشر میں آقا کے گیت گائیں گے۔

نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں
قبر میں بھی مصطفیٰ کے گیت گاتے جائیں گے

زمین قبول نہیں کرے گی

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کے متعلق فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی، حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں: میں اس ملک میں گیا جہاں وہ شخص مرا تھا اس کی لاش زمین کے اوپر پڑی تھی، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کرنے کی کوشش کی ہے مگر ہر بار اس لاش باہر آجاتی ہے۔(1)

1… بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، 2/506، حدیث:3617۔

ٹھنڈے موسم کو گرم دیا

موسم کا کسی پر زور نہیں چلتا، سردیوں کا سیزن ختم ہو گا پھر گرمیاں شروع ہوں گی۔ ایسا نہیں ہوتا ہے کچھ دیر پہلے سخت سردی ہو اور اس کے بعد موسم یکسر تبدیل ہو کر پسینے چھوٹنے والا ہو جائے مگر حضور کی قدرت و اختیار میں سب کچھ تھا چنانچہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سردیوں کی سخت رات تھی، میں نے اذان فجر کہی مگر کوئی بھی نہیں آیا، میں نے دوبارہ اذان کہی پھر بھی کوئی نہیں آیا، میں نے حضور سے عرض کی کہ سردی نے لوگوں کو مسجد آنے سے روک دیا، حضور نے دعا فرمائی: یا اللہ! لوگوں سے سردی کو دور فرما، حضرت بلال فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ (سردی ایسی دور ہوئی کہ) میں نے لوگوں کو صبح کے وقت گرمی کی وجہ سے پنکھا جھلتے ہوئے دیکھا۔ (1)

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا | دلہن بن کے نکلی دعائے محمد
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا | بڑی ناز سے جب دعائے محمد

سردی گرمی سے آزاد کر دیا

مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے لئے دعا فرمائی: یا اللہ! اسے سردی گرمی سے بے نیاز کر دے۔ حضرت علی فرماتے ہیں: اس دن کے بعد نہ مجھے سردی لگتی ہے اور نہ ہی گرمی۔ سردیوں میں گرمی کا لباس پہن لیتا ہوں اور گرمیوں میں سردیوں کا لباس۔ (2)

1... معجم کبیر، 1 / 351، حدیث: 1066۔

2... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل علی بن ابی طالب، 1 / 83، حدیث: 117۔

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری

حضور کے اختیارات طویل ہیں جیسا کہ ، شجر و حجر کا سلام کہنا، کنکریوں کا کلمہ پڑھنا، بادل کا ہمہ وقت سایہ فگن رہنا، آقا کے بلانے پر درخت کا چل کر پاس آنا، ٹوٹی پنڈلی کو جوڑنا، درخت پر لگے کھجور کے خوشے کا آنا اور دوبارہ اسی جگہ پر جا لگنا، کنویں کے کھارے پانی کو میٹھا کرنا، حضرت جابر کے مردہ بچوں کو زندہ کرنا، زمین کا سراقہ بن مالک کو گھوڑے سمیت پکڑ لینا، جانوروں کا سجدہ کرنا، ایسے ان گنت اختیارات نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ربِ قدیر نے عطا فرمائے ہیں۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
دلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے
جو دیکھے سبھی ان کے قدموں میں پڑے دیکھے
ارباب نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا
بندے تو بہت مل جائیں گے پر آقا نہ ملے گا
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانیٔ محمد
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

اختیارات ختم نہیں ہوئے

اللہ پاک نے اپنے حبیبِ مکرم کو ہمیشہ کے لئے اختیارات عطا کر دیئے حتی کہ مزار مبارک میں جانے کے بعد بھی اختیارات ختم نہیں ہوئے، حضور کے کمالات کا سلسلہ اب جاری و ساری ہے، اب بھی لوگوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی فرماتے ہیں، مصیبت،

پریشانی دور کرتے ہیں اور بگڑیاں بناتے ہیں جیسا کہ امام بوصیری کی بھی مشکل حل فرمائی، امام بوصیری نے قصیدہ بردہ شریف لکھا جو کہ عرب و عجم سمیت دنیا بھر میں بہت ہی مشہور ہے جس کے کچھ اشعار یہ ہیں:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

امام بوصیری اور قصیدہ بردہ

امام بوصیری پر فالج کا حملہ ہو گیا، بہت علاج کروایا مگر تندرست نہیں ہوئے، ایک روز حضور کی بارگاہ میں قصیدہ لکھا، جب قصیدہ مکمل ہو گیا تو خواب میں حضور کی زیارت ہوئی، امام بوصیری نے اپنے آقا و مولا کو قصیدہ سنایا، حضور نے انہیں چادر دی اور ان کے جسم پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا، جب بیدار ہوئے تو فالج کا مرض ختم ہو چکا تھا اور جسم تندرست اور پہلے کی طرح ہو گیا اور جو چادر خواب میں دی تھی وہ آپ کے پاس موجود تھی۔(1) چونکہ عربی زبان میں چادر کو "بردہ" کہتے ہیں اس مناسبت سے اسے قصیدہ بردہ کہتے ہیں۔

عام طور ہم سب کو خواب آتے ہیں کبھی خواب میں ہم کسی کو چیز دیتے ہیں اور کبھی کسی سے کوئی چیز لیتے ہیں مگر جب آنکھ کھلتی ہے تو خواب میں لی ہوئی چیز حقیقت میں ہمارے پاس نہیں ہوتی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اختیار میں سب کچھ ہے جیسا کہ امام بوصیری کا فالج کا مرض بھی ٹھیک کیا اور آپ کو چادر مبارک بھی دی، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

1... کشف الظنون، 2/1331-1332۔
عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ، ص37۔

وسلم باکمال ہیں اور ایک دن ہم سب جانِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے کمالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، وہ دن بھی آئے گا جس کے متعلق امام عشق و محبت، حسان الہند امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عرشِ حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
لَاوَرَبِّ الْعَرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

حضور کا اختیار اور قیامت

قیامت کا دن انتہائی ہولناک دن ہو گا، سورج ایک میل کے فاصلے سے آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی زمین ہو گی، لوگ ننگے پیر کھڑے ہوں گے، حساب و کتاب کے انتظار میں ہوں گے مگر حساب و کتاب شروع نہیں ہو گا، جلدی جلدی حساب و کتاب شروع کروانے کے لئے لوگ ایک نبی کے پاس جائیں گے وہاں سے جواب ملے گا: اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِى میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ کیونکہ آج رب نے ایسا غضب کیا ہے ایسا پہلے کبھی نہیں کیا۔ لوگ ایک نبی سے دوسرے نبی کے پاس جاتے جائیں گے اور سب سے یہی جواب پائیں گے، آخر میں تمام مخلوق حضرت عیسی علیہ السلام کی بارگاہ میں آکر عرض کرے گی: آپ روح اللہ ہیں، آپ ہماری سفارش کیجئے، حضرت عیسیٰ بھی یہی فرمائیں گے: اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِى میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، آج میں بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، آپ سے لوگ عرض کریں گے: آخر ہم کس کے پاس جائیں؟ آج کے دن کون

ہماری مدد کرے گا ؟ آپ فرمائیں گے: محمد عربی کے قدموں میں چلے جاؤ۔ تمام خلقت ایک نبی سے دوسرے نبی، دوسرے سے تیسرے نبی کی طرف کیوں گھومے گی ؟ اس راز سے اعلیٰ حضرت شعر کی صورت میں پردہ اٹھاتے ہیں:

خلیل و نجی مسیح و صَفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خَلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

تمہاری شفاعت قبول ہے

جب خلقت دربارِ رسالت میں آکر عرض کرے گی تو حضور اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِى نہیں فرمائیں گے بلکہ اَنَا لَهَا فرمائیں گے اور اَنَا صَاحِبُكُمْ کا مژدہ جانفزا سناکر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے کیونکہ حضور کے اختیار اور شفاعت سے ہی حساب وکتاب شروع ہوگا۔ حضور سجدہ میں جائیں گے ،رب کریم ارشاد فرمائے گا: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ جو کہا جائے گا تمہاری اطاعت کی جائے گی۔ (1)

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِى
مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

حضور کے مقام و مرتبہ کا اندازہ لگایئے اور نبی کریم کے امتی ہونے پر فخر کیجئے کہ اللہ

---

(1) ... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامۃ، 4/578، حدیث: 7510۔

پاک نے ایسے نبی کا امتی بنایا، جب دنیا میں تشریف لائے تو امتی امتی کی صدا بلند تھی، معراج ہوئی تب بھی امت کو یاد رکھا، قبر میں اپنی امت کو نہ بھولے، سر محشر بھی امت کی فکر ہی لاحق ہے، حتی کہ دنیا میں جتنے بھی نبی آئے سب کو ایک خاص دعا گئی اور انہوں نے وہ دعائیں مانگ لی، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی خاص دعا دی گئی مگر حضور نے وہ خاص دعا قیامت کے دن کے لئے باقی رکھ لی، ہم گنہگاروں کے لئے حضور نے دعا فرمانی ہے ہماری شفاعت کے لئے حضور دعا فرمائیں گے جو اللہ پاک قبول فرمائے گا۔

امت کے لئے گریہ وزاری

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنی امت سے بہت پیار ہے، اعلی حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مست خواب ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت وآسائش کو چھوڑ، خواب وآرام سے منہ موڑ، جبین نیاز آستانہ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما، اور ان کے تمام جسموں کو آتش دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کان رافت پیدا ہوا بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور رب ھب لی امتی فرمایا، جب قبر شریف میں اتارالبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا آہستہ آہستہ امتی امتی فرماتے تھے۔ قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا

دغدغہ، مَلِکِ قہار کا سامنا، عالَم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِی نَفْسِی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت یہی محبوبِ غمگسار کام آئے گا، قفل شفاعت اس کے زورِ بازو سے کُھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اتاریں گے اور سربسجود ہو کر یارب امتی فرمائینگے۔ (1)

قبر میں امتی امتی کی صدا

کئی لوگوں سے یہ سنا ہوگا: کان بج رہے ہیں، کبھی اس بارے میں غور کیا ہے کہ یہ کان کیوں بجتے ہیں؟ اور سنائی دینے والی آواز کس کی ہے؟ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"بعض روایات میں ہے: حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔ کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل و مدہوش کے گوش تک پہنچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صَرف کریں۔" (2)

روزِ قیامت بھی "یا رسول اللہ" کا نعرہ

پل صراط تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے، امتی جب پل سے گزریں گے تو وامحمداہ کی صدا بلند ہوگی، حضور کو مدد کے لئے بلایا جائے گا اور حضور سے

1... فتاوی رضویہ، 30/717۔

2... فتاوی رضویہ، 30/712۔

استعانت طلب کی جائے گی، نبی کریم رب کی بارگاہ میں عرض کریں گے، رب امتی امتی، الٰہی میری امت کو بچا۔ اس دن بھی حضور اپنے لئے کچھ نہیں مانگیں گے بس! ہم گنہگاروں کو بچانے کے لئے رب کی بارگاہ میں فریاد کریں گے۔

ہے امت سے پیار کتنا

اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (پ30، والضحٰی:5)	ترجمۂ کنز العرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا۔(1) مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں۔(2) مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ قیامت کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتاتے ہیں کہ کہ میرے آقا کس طرح گناہگار امتیوں کو تلاش کریں گے؟ فرماتے ہیں:

وہ پاک دل کے نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجومِ فکر و تردد میں گھِر گیا ہو گا

---

(1)... تفسیر مدارک، الضّحٰی، تحت الآیۃ:5، ص1356۔

(2)... خزائن العرفان، الضحٰی، تحت الآیۃ:5، ص1109۔

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہر جگہ سے امتی پکار رہے ہوں گے کوئی میزان پر، کوئی حوض کوثر پر تو کوئی پل صراط پر بلکہ کسی کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ میدان محشر میں ہر طرف بس ایک ہی صدا ہو گی یا رسول اللہ مدد کیجئے

کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا

ہمارے آقا و مولا کا یہ بھی کمال ہے کہ اپنے ہر ہر امتی کی فریاد رسی فرمائیں گے اور تمام تر مقامات پر تشریف بھی لے جائیں گے۔ اعمال تولے جائیں گے تو آقا گناہگاروں کے پلڑے بھاری کریں گے، پل صراط سے گزارا جائے گا رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ کی صدا لگا کر امتیوں کو گزاریں گے، امت کو پیاس لگے گی آقا اپنے ہاتھوں سے جامِ کوثر پلائیں گے۔ ایک ہی ہستی ہے جس نے ہر جگہ کام آنا ہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت کیا خوبصورت نقشہ بتاتے ہیں۔

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے
پل سے پار چلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا   پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
رنگے بے رنگوں کا پردہ   دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
اپنے کرم سے ہم ہلکوں کا   پلہ بھاری بناتے یہ ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! روایات و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بروز قیامت حضور کی شفاعت وسفارش کام آئے گی، ہمارے پیارے آقا و مولا ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور حضور کی شفاعت ہم سب نے لینی ہے کیونکہ ہم حضور کی شفاعت کے محتاج ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِنِّي لَاَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ زمین پر پر جتنے پتھر، کنکریاں ہیں میں قیامت میں ان سب کی ضرور شفاعت کروں گا۔ (1)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: انبیا کے لیے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت، اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا: اے میرے رب! ان کا جلد حساب فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے مجھے ان کی رہائی کی چِٹھیاں ملیں

1... معجم اوسط، 5/295، حدیث: 5360۔

گی ، حتی کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا: یَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِغَضَبِ رَبِّكَ مِنْ اُمَّتِكَ مِنْ نِقْمَةٍ اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔⁽¹⁾

آقا کے امتیو! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آپ سے کتنا پیار ہے، ہر ایک جنت میں جانا چاہتا ہے ہمارے آقا و مولا کو بھی کو جنت میں بھیجا جائے گا مگر وہ ہماری وجہ سے جنت میں نہیں جائیں گے فرماتے ہیں: **اگر میں جنت میں چلا گیا میری امت کا کیا ہو گا**، حضور ہم سے کتنی محبت فرماتے ہیں لہٰذا اپنے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ٹوٹ کر محبت کیجئے، ان کی سچی غلامی اختیار کیجئے، محشر میں انہی کی شفاعت کام آئے گی۔

ذرا سوچئے! کیا ہمارے اعمال ایسے ہیں کہ حضور کو منہ دکھا سکیں؟ کیا ہم زندگی ایسی گزار رہے ہیں کہ آقا کی شفاعت کی خیرات طلب کر سکیں؟ کیونکہ حضور کا فرمان ہے: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي⁽²⁾ جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں، انہی کا فرمان ہے جبکہ آج بھی سنت سے منہ موڑے ہوئے ہیں، نبی پاک کے دشمنوں کے طریقے پر زندگی گزار رہے ہیں، دشمنانِ مصطفیٰ کے طریقوں کو اپنائے ہوئے ہیں، اگر قیامت کے دن پیارے آقا نے فرمادیا کہ جاؤ میں تمہاری شفاعت نہیں کرتا کیونکہ تم میرے دشمنوں کے طریقے پر چلتے رہے، اس وقت ہم کس کے پاس جائیں گے؟ اس دن تو کوئی آسرا سہارا اور مدد گار بھی نہیں ہو گا، اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی مدد گار، آسرا اور سہارا ہوں گے جنہوں نے ہماری بخشش کروانی ہے، خدارا! ان کی سچی غلامی اختیار کر لیجئے۔ زندگی ایسی گزاریئے جیسی نبی پاک نے فرمایا ہے۔

1... معجم کبیر، 10/317، حدیث: 10771۔

2... بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، 3/421، حدیث: 5063۔

آپ کا تعلق دنیا کی کسی بھی فیلڈ سے ہو مگر آج پکا ارادہ کرلیجئے کہ اور سچی نیت کرلیجئے کہ میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی کیونکہ نماز کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاۃِ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔"(1)

کوشش کیجئے کہ آئندہ کی زندگی حضور کے عشق میں گزرے کیونکہ کل قیامت میں جس نے کام آنا ہے اگر انہی کا عشق دل میں نہ ہو، ان کی محبت سے دل سرشار نہ ہو، ان کے طریقوں پر عمل پیرا نہ ہوں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ بروزِ قیامت محرومی ہمارا مقدر بن جائے۔

کفریہ کلمات سے بچیے

بعض اوقات فلموں، ڈراموں میں ڈائیلاگز، گانوں میں بول، کنسرٹس یا مختلف پروگرامز میں لطیفے سناتے ہوئے ایسے جملے زبان سے نکل جاتے ہیں جو انسان کو ایمان سے خارج کردیتے ہیں، ایسے جملوں کو **"کفریہ کلمات"** کہتے ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو! جو تاریک رات کے حصوں کی طرح ہوں گے۔ ایک آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر ہوگا نیز اپنے دین کو دنیاوی سازو سامان کے بدلے فروخت کر دے گا۔(2)

1... نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص644، حدیث:3946۔
2... مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی المبادرۃ بالاعمال۔۔۔ الخ، ص73، حدیث:186۔

ایمان کی فکر کیجئے

الحمدللہ ! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ! ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا کیونکہ جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اُسی طرح بہت سے بدنصیب مسلمان دائرہ اسلام سے نکل جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے، بعض کافر پیدا ہوئے حالتِ کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے، جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے مومنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کفر پر رخصت ہوئے، بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے۔“⁽¹⁾

دین مشکل نہیں آسان ہے

دنیا میں اسلام تیزی سے پھیلنے والا مذہب (Most Growing Religion) ہے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جو ایک بار اسلام میں داخل ہو گیا وہ دائرہ اسلام سے نہیں نکل سکتا، جب غیر مسلم مسلمان ہو سکتا ہے معاذاللہ مسلمان کافر بھی ہو سکتا ہے، خدا نہ کرے کہ کوئی ایسا جملہ، بات یا کلمہ زبان سے نکل گیا تو ہم کہاں جائیں گے ؟ جب اسلام کی ایسی اہم بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا مسلمان چند جملے بولنے سے کافر بھی ہو سکتا ہے ؟ آپ نے بلاوجہ دین کو مشکل بنا دیا۔ دین مشکل نہیں ہے بلکہ

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ۔۔۔ الخ، 4/81، حدیث: 2198۔

دین تو انتہائی آسان ہے بس علمِ دین سے دوری کی وجہ سے لوگوں کو دین مشکل لگتا ہے۔

اسلام میں جملوں کا بھی اعتبار ہے

ذرا غور کیجئے! ایک غیر مسلم ساری زندگی غیر مسلم رہا مگر مرنے سے کچھ دن پہلے سچے دل سے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لے مسلمان ہوجائے گا ، بس ایک جملہ ہی کہا اور غیر مسلم سے مسلمان ہو گیا، اسی طرح نکاح کے دوران دو اجنبی اور غیر محرم ایجاب و قبول سے محرم بن جاتے ہیں نیز اگر شوہر عورت کو تین طلاق بول دے تو طلاق ہو جاتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ اسلام میں الفاظ اور جملوں کا بہت عمل دخل ہے۔

خدارا! ان باتوں کو ہلکا مت لیجئے ان پر سنجیدگی سے غور کیجئے، ایسے جملوں سے پرہیز کیجئے ، لوگوں کو ہنسانے کے چکر میں کہیں جہنم میں رونا نہ پڑ جائے، جب بھی بولیں سوچ سمجھ کر اور احتیاط سے بولیں، ڈرانے کے لئے یہ حدیثِ پاک کافی ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”بندہ کبھی اللہ کی رضا مندی والی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس بات کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کر دیتا ہے۔ کبھی اللہ پاک کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔“(1) لہٰذا ہمیشہ بولنے سے پہلے سوچئے کہ کوئی ایسی بات نہ نکل جائے کہ جس سے میرا مالک میرا پروردگار مجھ سے ناراض ہو جائے اور میرا ٹھکانہ جہنم میں بنا دیا جائے۔

1... مسلم، کتاب الزھد...الخ، باب التکلم بالکلمة...الخ، ص1595، حدیث:2988۔

”کفریہ جملوں“ کی مثالیں

کفریہ جملے یا کلمات کو مثال کے ذریعے سمجھئے کہ کفریہ جملے کیسے ہوتے ہیں جیسے لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی یہ کہے

1۔ چلو اچھا ہے دوزخ میں جائیں گے وہاں تو فلمی اداکار بھی ہوں گے۔ یہ جملہ کہنا کفر ہے۔ اگرچہ مذاق میں بھی کہا ہو کیونکہ اس جملے میں ”دوزخ کے عذاب کو ہلکا جاننا پایا جارہا ہے۔“

صدر الشریعہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں: ”جو بطور تمسخر اور ٹھٹے (ہنسی مذاق کے طور پر) کے کفر کرے گا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔“⁽¹⁾ یہ دین ہے اور دین میں اس طرح کا مذاق نہیں چلے گا۔

اسی طرح بعض اوقات کوئی کامیڈین اس طرح بھی جملے کہہ دیتے ہیں:

(2) اگر تم جنت میں چلے بھی گئے تو سگریٹ جلانے کے لئے ہمارے پاس دوزخ میں ہی آنا پڑے گا۔ معاذ اللہ

علماء کے نزدیک ایسا کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس میں دوزخ کے عذاب کو ہلکا سمجھا گیا کہ تم کو ہمارے پاس دوزخ میں آنا پڑے گا توبہ توبہ گویا دوزخ کے عذاب کو ہلکا سمجھا گیا۔

کسی نے کہا کہ **نماز پڑھو** سامنے والا جواب دیتا ہے کہ

(3) آج تو نماز کی چھٹی ہے۔

1… بہار شریعت، 2/455، حصہ:9۔

یہ جملہ صریح کفر ہے کیونکہ اس نے فرض نماز کو گویا ختم کرنے کی بات کی ہے دین اسلام سے متعلق ایسی باتیں نہیں کی جاتیں۔

اسی طرح بہت سارے فلمی گانوں کے شعر آگئے ہیں یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک سازش کے تحت ان اشعار میں کفر ڈال دیا گیا تاکہ بھولا بھالا مسلمان انہیں شوق سے گاتا اور گنگناتا پھرتا رہے۔ یاد رہے ایسے گانے جن میں کفریہ کلمات ہوں تو ان کو سننے اور گانے سے مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ مختلف گانوں میں کفریہ اشعار کی مثالیں درج ذیل ہیں:

گانوں میں کفریہ اشعار

(1)

صدقہ کیا یوں عشق کا کہ سر جھکا جہاں دیدار ہوا
وہ ٹھہری تیری ادا کہ رک بھی گیا میرا خدا

(2)

خدا جانے کہ میں فدا ہوں   خدا جانے میں مٹ گیا ہوں
خدا جانے یہ کیوں ہوا   کہ بن گئے ہو تم میرے خدا

(3)

تو میرا خدا ------ تو ہی دعا میں شامل
تیرے بنا گزارا ------اے دل ہے مشکل

اہم گزارش

کفریہ جملوں اور گانوں کی چند مثالیں دینے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اپنے ایمان کی فکر کیجئے، آج کل سوشل میڈیا پر Shorts,Reel,Story پر لائیک اور ویوز کے چکر میں کچھ بھی اپ لوڈ کر دیا جاتا ہے، یاد رکھئے کسی بھی گانے، ڈائیلاگ یا تحریر میں، خدا، جنت و دوزخ، اسلام اور دین کے بارے میں کوئی بات کی جائے تو اسے ہر گز ہر گز نہ گائیں اور نہ ہی شئیر کیجئے علمائے کرام اور مفتیان عظام سے معلوم کر لیجئے کہ کہیں اس میں کوئی کفریہ کلمہ تو نہیں کیونکہ آج کے نوجوان کو بس گانا سننے اور گنگنانے سے مطلب ہے ذرا غور و فکر نہیں کرتے کیا سن رہے ہیں؟ کیا گا رہے ہیں؟ خدارا! گانے سننے سے سچی توبہ کر لیجئے کہیں ایسا نہ ہو یہ گانے ہی ہمارا ایمان برباد کر دیں۔

اسی طرح بعض اوقات کسی ایکٹر کا ڈائیلاگ مشہور ہو جاتا ہے اور پھر لوگ اسے دھراتے رہتے ہیں ذرا سوچئے تو سہی یہ کتنا بڑا گناہ جاریہ ہے، لہٰذا اپنے ایمان کی فکر کیجئے، اگرچہ کتنے ہی گنہگار کیوں نہ ہو اگر ایمان سلامت ہوا تو بچت ہو جائے گی، اللہ پاک کے حبیب کرم فرمائیں گے حضور کے کرم سے اولیائے کرام بھی رحمت فرمائیں گے اگر ایمان کھو گیا تو پھر کیا ہو گا!!!!!!!!!!!!

پہلے خلیفہ اور ایمان کی فکر

پیارے اسلامی بھائیو! تمام صحابہ کرام جنتی ہیں اس کے باجود انہیں اپنے ایمان کی فکر رہتی تھی، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

ایک پرندے کو دیکھ کر فرمایا: کاش! میں تمہاری طرح ہوتا مجھے انسان نہ بنایا ہوتا۔ [1]مسلمان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے ہم نے اپنے ایمان کی حفاظت کرنی ہے، اللہ پاک ہم سب کا ایمان محفوظ رکھے، اور ہم سب کو ایمان کی حفاظت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1... قوت القلوب، 1/459۔۔

یہ بیان 19 جنوری 2014 کو ”نیول کالونی“ کراچی، پاکستان میں ہوا تھا

شفاعتِ مصطفیٰ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...حضور کے اوصاف

✿...خصائصِ مصطفیٰ

✿...قفل شفاعت کھل جائے گا

✿...لو وہ آیا میرا حامی

✿...عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درود پاک کی فضیلت

حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَباً یعنی گزشتہ رات میں نے ایک عجیب مَنْظر دیکھا وَرَاَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَیَحْبُوْ مَرَّۃً میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمَّتی پُلِ صِراط پر کبھی گھٹنوں کے بَل اور کبھی پیٹ کے بَل رِینگ کر چل رہا ہے اور کبھی تو نیچے لٹک جاتا ہے، فَجَاءَتْہُ صَلَاتُہٗ عَلَیَّ پس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا دُرودِ پاک آیا فَاَخَذَتْہُ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَازَ اور اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پُلِ صِراط پر سیدھا کھڑا کر دیا حتی کہ وہ صحیح وسَلامت گزر گیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! درود پاک بہت بڑی نعمت ہے، دنیا میں بھی کام آئے گا، آخرت میں بھی فائدہ دے گا بلکہ جو مصیبت زدہ درود پڑھتا ہے اس کی مصیبت دور ہو جاتی ہے، بیمار درود شریف پڑھے تندرست ہو جاتا ہے، روزی میں برکت کے لئے پڑھا

1... القول البدیع، ص130۔

جائے تو برکت ہو جاتی ہے، درود کی برکت سے طبیعت ہشاش بشاش اور فریش فریش ہو جاتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ درود پاک گناہوں کا کفارہ بھی بن جاتا ہے۔

دکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

اس طرح کی روایات یا احادیث سنتے ہیں تو اعلی حضرت کے اشعار یاد آجاتے ہیں، امام اہلسنت کو امام عشق و محبت، پروانۂ شمع رسالت کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے اشعار یا تو کسی قرآنی آیت کی ترجمانی کرتے ہیں، کسی حدیث کا خلاصہ ہوتا ہے یا اسلامی واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

رنگ بے رنگوں کا پردہ   دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں   کون بنائے بناتے یہ ہیں
اپنے کرم سے ہلکوں کا   پلہ بھاری بناتے یہ ہیں

حضور سید عالم پلہ بھاری بنانے والے ہیں، آپ گنہگاروں کو جہنم سے پکڑ پکڑ کر نکالیں گے، بس! آج سے نیت کرلیجئے کہ ان شاء اللہ فضول اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے بچتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھوں گا، علماء فرماتے ہیں جو روزانہ کم سے کم 313 مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری نے ”نیک اعمال“ کے رسالے میں ایک عمل 313 بار درود پاک پڑھنے کا بھی دیا ہے۔ ان شاء اللہ درود پاک پڑھنے کی برکت سے اس پر بھی عمل ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور کے اوصاف

سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات سے متعلق جتنا لکھا جائے، بولا جائے اور سوچا جائے اتنا ہی کم ہے، الفاظ ختم ہو جائیں گے مگر حضور کی شان بیان نہیں ہو سکتی، رب کائنات نے سردار انبیاء کو بے شمار کمالات اور خوبیاں سے نوازا ہے، علماء فرماتے ہیں: حضور کو پچھلے تمام انبیاء کے معجزات عطا کئے اور بعض ایسے خصائص اور کمالات بھی عطا کئے گئے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔ وہ خصوصی فضائل، کمال حضور کا خاصہ ہیں اس لئے انہیں **خصائص مصطفیٰ** کہا جاتا ہے۔ جب ان خصائص کو پڑھا جاتا ہے تو بندا اپنے اوپر رشک اور فخر محسوس ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے ایسے نبی کا امتی بنایا ہے۔

وہی ہے اول

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تخلیق کے اعتبار سے اول الانبیاء ہیں بلکہ حضور اس وقت شرف نبوت سے سرفراز ہو چکے تھے جب آدم علیہ السلام کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی جیسا کہ حدیثِ پاک میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ** میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔(1) یعنی حضور کی تشریف آوری سب سے آخر میں ہوئی مگر پیدائش سب سے پہلے ہوئی جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ”مدارج النبوۃ“ میں فرماتے ہیں:

سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اوّل بھی ہیں، آخر بھی ہیں، ظاہر بھی ہیں، باطن بھی ہیں اور سب کچھ جانتے بھی ہیں چنانچہ آپ کی اَوّلیَّت اس بنا پر ہے کہ موجودات کی تخلیق میں

---

1 . . . مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، ماجاء فی مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 8/438، حدیث: 1۔

سب سے اول ہیں (جیسا کہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت نے ارشاد فرمایا: "اے جابر! "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" اللہ پاک نے سب سے پہلے میرے نور کو وجود بخشا۔ (1)

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

محمد مصطفیٰ سب سے آخری نبی

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں، سب سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (2)

خصائصِ مصطفیٰ

- تمام آسمانی کتابوں میں آپ کی بشارت دی گئی۔
- معراج کا شرف عطا کیا گیا اور آپ کی سواری کے لئے براق پیدا کیا گیا۔
- آپ کو آیۃ الکرسی عطا کی گئی۔
- اللہ پاک نے آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کو تبدیل و تحریف سے محفوظ فرمادیا اور قیامت تک اس کی بقا اور حفاظت کی ذمہ داری لی۔
- نبی پاک کی تصدیق کے لئے معجزہ شق القمر یعنی حضور نے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے

1... مدارج النبوہ، 1/ 2۔
2... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ۔۔۔ الخ، 4/ 499، حدیث: 2219۔

کر دیا۔

- اللہ پاک نے آپ کے لئے تمام روئے زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کے لئے تیمم کا سامان کر دیا۔ پچھلی امتوں کی عبادت کے لئے ایک مخصوص جگہ ہوتی مگر مسلمان کسی بھی پاک جگہ پر نماز ادا کر سکتا ہے گویا پوری زمین مسجد بنا دی گئی۔
- دیگر انبیاء کو صفی اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ کے القاب ملے جبکہ حضور کو حبیب اللہ (اللہ کا دوست) لقب عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

- آپ کو مقام محمود عطا کیا گیا۔
- آپ کو شفاعت کبریٰ سے نواز گیا۔
- آپ کو لوائے حمد عطا کیا گیا ہے۔
- آپ سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔
- آپ کو حوض کوثر عطا کیا گیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضور کے معجزات ہم دیکھ نہیں سکے کہ کس طرح حضور نے چاند کو اشارے سے چیرا، سورج کو کس طرح مغرب سے مشرق کی طرف پھیرا، درختوں اور کنکریوں نے کس طرح کلمہ پڑھا، ہم حضرت ابو ہریرہ کا وہ دودھ کا پیالہ بھی نہ دیکھ سکے جس سے ستر صحابہ کا پیٹ بھر گیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر وہ دعوت کا منظر بھی نہ دیکھ سکے جب تھوڑا کھانا ایک پوری جماعت کو کفایت کر گیا، ہم غزوہ خندق کا وہ نظارا بھی نہ دیکھ پائے جب حضور کی ایک ضرب سے چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی، ہم حضرت ابو قتادہ کی

کٹی آنکھ کو لعابِ دہن کی برکت سے فوراً صحیح و سلامت ہوتا بھی نہ دیکھ سکے، کاش ہم ٹوٹی پنڈلی اور کٹا بازو جڑنے کا منظر دیکھ پاتے، ہرنی کا فریاد کرنا اور اونٹ کا سجدہ ریز ہونا ہم آنکھوں سے دیکھ سکتے، ایسے کتنے ہی معجزات ہیں جو ہم دیکھنے سے محروم ہوگئے، لیکن کچھ ایسی بھی خصوصیات ہیں کچھ ایسے بھی کمالات ہیں جو ان شاء اللہ ہم اپنی آنکھوں سے ایک دن ضرور دیکھیں گے۔ اعلی حضرت لکھتے ہیں:

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

رب کی بارگاہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایسی عزت و تکریم کی جائے گی کہ اہلِ محشر رشک کریں گے اور وہ عزت کیسی ہوگی؟ اعلی حضرت فرماتے ہیں:

ٹوٹ جائیں گے گناہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

حشر کا میدان

دنیاوی دستور ہے کہ مصیبت کے وقت لوگ گھبرا جاتے ہیں بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ کچھ دن بعد مشکل آنے والی ہے تو پریشانی اس وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے، امتحان قریب آتے ہی طلبا پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ جب ان سے پوچھا جائے کہ چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں تو کہتے ہیں امتحان قریب ہیں، کسی نے کہیں سفر پر جانا ہو تو وہ پریشان ہو جاتا ہے کہ اگلا سفر تھوڑا مشکل ہے یا کسی نے گھر تبدیل کرنا ہو تو سامان کی شفٹنگ کو لے کر گھبرایا ہوا ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی معمولی پریشانیاں ہیں جو ہمیں بہت زیادہ پریشان کر دیتی ہیں، ذرا اس دن کے بارے میں سوچیے جس سے زیادہ مشکل دن کوئی نہیں

ہو گا، اسے "یوم الدین"، "فیصلے کا دن"، "انصاف کا دن"، "قیامت کا دن" (Day of Judgment) کہا جاتا ہے۔(1)

محشر کا منظر

حشر کا میدان ملک شام کی زمین پر لگے گا، زمین تانبے کی ہو گی، آج زمین مٹی کی ہے مگر سخت گرمیوں میں ننگے پاؤں کھڑے ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے مگر اس دن زمین تانبے کی ہو گی۔ آج سورج اندازاً 91 لاکھ میل دور ہے مگر خوب گرمی برساتا ہے، اس وقت سورج ایک میل پر ہو گا، اَلْعَطَشُ اَلْعَطَشُ ہائے پیاس ہائے پیاس کی صدائیں بلند ہوں گی، صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہو گا...! حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو گا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کرینگے: کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہو گا: ہر ہزار سے نو سو ننانوے، یہ وہ وقت ہو گا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے، حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے، غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، 1 ہو، 2 ہوں، سو (100) ہوں، ہزار (1000) ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں...! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں

1... قیامت سے پہلے اور بعد کے احوال جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "بہارِ شریعت، جلد 1، ص 116 سے 171 تک مطالعہ کیجئے۔

بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ دنیا میں کسی کے پاس جائیں اور وہ یہ کہہ کر انتظار کروائے کہ کچھ دیر میں بلاتے ہیں، 5 منٹ گزرنے کے بعد بندہ میسج کرتا ہے کہ انتظار کر رہا ہوں، 10 منٹ بعد فون کرتا ہے، 15 منٹ گزرے تو طبیعت خراب ہونے لگتی ہے اور 25 منٹ کے بعد تو مزاج ہی بدل جاتا ہے۔

حضرت آدم اور اہل محشر

قیامت میں 25 ہزار سال تو ویسے ہی گزر جائیں گے کچھ بھی نہیں ہو گا، لوگوں کا پسینے سے برا حال ہو گا اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سترّ گز زمین میں جذب ہو جائے گا پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا۔ پھر اہلِ محشر مشورہ کریں گے کہ کہاں جائیں؟ کون ہمیں اس مصیبت سے بچائے گا؟ مشورہ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلنا قرار پائے گا کیونکہ وہ سب کے باپ ہیں، اللہ نے انہیں اپنے دست قدرت سے بنایا ہے، جنت میں رہنے کو جگہ دی۔ مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا ہے، ان کی خدمت میں چلتے ہیں وہی ہمیں نجات دلائیں گے۔ اہل محشر وہاں حاضر ہوں گے۔ لوگ عرض کریں گے:

اے آدم! آپ ابو البشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔

حضرت آدم فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! لوگ عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے۔

خلیل و نجی اور اہلِ محشر

لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، اِذهَبُوا اِلٰى غَيرِى تم کسی اور کے پاس جاؤ! عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خُلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ اِذهَبُوا اِلٰى غَيرِى تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

حضرت موسیٰ اور اہلِ محشر

مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی یہی جواب ملے گا، اِذهَبُوا اِلٰى غَيرِى کسی اور کے پاس جاؤ۔ وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، عرض کریں گے حضور آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ ذرا سوچو! کیسی بے بسی ہوگی؟ کبھی ادھر جارہے ہیں اور کبھی اُدھر جارہے ہیں، یہاں سے منع ہورہا ہے اور وہاں سے انکار کیا جارہا ہے۔

حضرت عیسیٰ اور اہل محشر

حضرت موسیٰ فرمائیں گے تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، حضرت عیسیٰ بھی جب منع کریں گے پھر لوگ کہیں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو، وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرماہیں۔

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد! اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتحِ باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں، اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے: حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔

لوگ ہر طرف سے سنتے سنتے آئے تھے، اِذۡهَبُوا اِلٰی غَیۡرِی کسی اور کے پاس جاؤ، میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا مگر قربان جایئے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر جواب میں ارشاد فرمائیں گے: ”اَنَا لَهَا“(1) میرے غلامو! میں اسی کام کے لئے ہوں ”اَنَا صَاحِبُکُمۡ“(2) میں وہی ہوں جسے تم ساری جگہ ڈھونڈ آئے ہو۔

1... بخاری کتاب التوحید، باب کلام عزوجل تعالیٰ یوم القیامۃ۔۔۔ الخ، 4/577، حدیث: 7510۔

2... معجم کبیر، 6/248، حدیث: 6117۔

خلق کو پھرایا گیا صرف تمہارے لئے

لوگ محشر میں ادھر اُدھر اور یہاں سے وہاں کیوں جائیں گے؟ براہ راست ہی رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار گوہر میں حاضر ہو جاتے ہیں، اعلی حضرت اس بات کو سمجھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

کیونکہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

مخلوق کا محشر کے دن گھومنا صرف اس لئے ہو گا۔

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا

محشر میں یہ بتانا ہو گا کہ آج کس کی چلنی ہے، آج کس کی رسائی ہے، آج کس کی سنی جائے گی، امام اہلسنت فرماتے ہیں:

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

بزم محشر سجانے کا ایک ہی مقصد ہو گا جسے شاعر نے ان لفظوں میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد محشر کا
تمہاری شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

قفلِ شفاعت کھل جائے گا

جب سارا زمانہ گھوم پھر کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو آپ فرمائیں: اَنَا لَهَا میں شفاعت کے لئے ہوں ۔ بارگاہ ربُ العزت میں سجدہ کروں گا، ارشاد ہوگا: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَه وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ(1) اے محمد ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ میں عرض کروں گا: یارب میری امت! میری امت! فرمایا جائے گا: جاؤ جس کے دل میں جَو برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو، میں انہیں دوزخ سے نکالوں گا(2) پھر رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دوبارہ سجدہ کروں گا۔ رب کریم فرمائے گا: اے محمد ! اپنا سر اُٹھاؤ کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہے۔

اللہ کریم بروز قیامت حضور کو ایسا مقام و مرتبہ عطا فرمائے گا اور نبی کریم کو ہم گنہگاروں کی فکر ہوگی، ایک ہی پکار ہوگی، میری امت میری امت، نبی پاک ہماری شفاعت فرمائیں گے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا | بڑھی ناز سے جب دعائے محمد

1... بخاری کتاب التوحید، باب کلام عزوجل تعالی یوم القیامۃ۔۔۔ الخ، 4/ 577، حدیث: 7510۔
2... بخاری کتاب التوحید، باب کلام عزوجل تعالی یوم القیامۃ۔۔۔ الخ، 4/ 577، حدیث: 7510۔

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا | دلہن بن کے نکلی دعائے محمد

شفاعتِ مصطفیٰ

شافعِ روزِ محشر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ لیے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے؟ نہیں بلکہ وہ ان گنہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! حضور گنہگاروں، خطاکاروں کو تلاش کریں گے اور انہیں بخشوائیں گے، بلکہ حدیث پاک ہے: اِنَّ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ میری شفاعت میری امت میں ان کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔ (2) آج دنیا میں کسی کا قصور کردو تو وہ منہ نہیں لگاتا ہے، تنگ آجاتا ہے کہ بار بار مجھے ستاتا ہے میری بات نہیں مانتا ہے مگر وہ رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہماری شفاعت فرمائیں گے بلکہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا: فَاِنَّ شَفَاعَتِيْ لِلْهَالِكِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ (3) میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لیے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

تم اس کے مددگار ہو تم اس کے طرف دار
جو تم کو نکمے سے نکما نظر آئے

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، 4/524، حدیث: 4311۔
2... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، 4/523، حدیث: 4310۔
3... معجم کبیر، 23/369، حدیث: 872۔

لگاتے ہو اس کو بھی سینے سے آقا | جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

لو وہ آیا میرا حامی

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیا کے لئے سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ بیٹھیں گے میرا منبر باقی رہ جائے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے ربّ کے حضور جم کر کھڑا رہوں گا صرف یہ خوف کرتے ہوئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے تو جنت میں بھیج دیا جائے اور میری امت میرے پیچھے رہ جائے۔ (1)

حضور کو ہمارا کتنا خیال ہے، ہماری وجہ سے سونے کے منبر پر جلوہ گر نہیں ہوں گے بلکہ امت کو چھوڑ کر جنت میں بھی جانا نہیں چاہتے کہ اگر میں جنت میں چلا گیا تو میری امت پیچھے رہ جائے گی۔

امت کے دستگیر آقا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں اگر مجھے تلاش کرنا ہو تو حوضِ کوثر پر ڈھونڈ لینا، وہاں حضور ہم جیسوں کو اپنے ہاتھوں سے جام پلا رہے ہوں گے، عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں تو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: میزان پر آجانا، وہاں حضور اپنے کرم سے اپنے گنہگار امتیوں کے پلڑے بھاری فرما رہے ہوں گے، پھر پوچھا: اگر وہاں بھی نہیں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: پل صراط پر آجانا، حضور وہاں ہم جیسوں کو رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِی کی صدا بلند کرتے ہوئے پل صراط سے پار کروا رہے ہوں گے۔ فرمایا: میں ان تین مقامات کے علاوہ کہیں نہیں ملوں گا۔ (2)

---

1 . . . مستدرک، کتاب الایمان، باب للانبیاء منابر من ذھب، 1/242، حدیث: 228۔

2 . . . ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الصراط، 4/195، حدیث: 2441۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تمام اہلِ محشر تو پل پر سے گزرنے میں مشغول، مگر وہ بے گناہ، گناہگاروں کا شفیع پل کے کنارے کھڑا ہوا بکمالِ گریہ وزاری اپنی اُمتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دُعا کر رہا ہے: ”رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ“ اِلٰہی! ان گناہگاروں کو بچالے بچالے۔ اور ایک اسی جگہ کیا! حضور اُس دن تمام مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے، اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں، پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ اُنھیں کی دوہائی، ہر شخص اُنھیں کو پکارتا، اُنھیں سے فریاد کرتا ہے اور اُن کے سوا کس کو پکارے۔۔۔؟! کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا پوچھے، صرف ایک یہی ہیں، جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں اور تمام عالَم کا بار اِن کے ذمے۔⁽¹⁾ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خُلد اپنے صَدقے میں لٹاتے جائیں گے
خاک اُفتادو بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

---

(1)... بہارِ شریعت، 1/147-149، حصہ: 1۔

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گِریاں آئے ہیں
لَوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے
پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صَدا پر وَجد لاتے جائیں گے

اے نبی کے غلامو! حضور کو اپنی امت کی ایسی فکر ہے، میدان محشر میں کوئی کسی کا نہیں ہو گا، ہر ایک کو بس اپنی فکر ہو گی، باپ بیٹے سے بھاگے گا، وہ باپ جو آج بیٹے کے لئے ڈبل نوکری کرتا ہے، قیامت کے دن باپ اسی بیٹے کو ایک نیکی نہیں بھی نہیں دے گا، نہ بیٹا اپنے باپ کو اجر دینے پر راضی ہو گا، بیٹا کہے گا: ابو جان! آج میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا، بیٹا باپ سے بولے گا: ابو! آپ میری تکلیف پر بے قرار ہو جاتے تھے، آج میرا ایک گناہ لے لیجئے۔ باپ کہے گا آج میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا، ماں جو ہماری تکلیف پر بے قرار ہو جاتی ہے وہ ماں بچے سے کہے گی میرا بیٹا، آج میرا ایک گناہ لے لے، بچہ کہے گا ماں میں بڑا پھنسا ہوا ہوں، آج میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ بچہ ماں سے کہے گا ماں ایک نیکی دیدے مگر اس وقت ماں بھی کہے گی میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ اس دن کون کام آئے گا؟ کون مدد کرے گا؟ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے آ آ کہہ کر بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے پل سے پار چلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

امت کے لئے "خاص دعا"

انبیائے کرام علیہم السلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر حضرت آدم تا حضرت عیسٰی علیہ السلام تمام انبیاء کو ایک خاص دعا بھی عطا کی گئی، تمام انبیاء اپنی اپنی وہ دعا کرچکے اور انہوں نے جو چاہا وہ مانگ لیا، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی وہ خاص دعا عطا کی گئی مگر حضور نے وہ دعا قیامت کے لئے بچا کر رکھ لی، اور وہ دعا کیا ہوگی؟ وہ دعا حضور کی شفاعت ہوگی۔ (1)

قیامت تک امتی امتی

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میں جب انتقال کروں گا صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔ اعلیٰ حضرت، امام عشق ومحبت، پروانۂ شمع رسالت مولانا امام احمد رضا خان فرماتے ہیں: کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل ومدہوش کے گوش تک پہنچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صَرف کریں۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! حضور نے اپنی ولادت سے لے کر روضہ اقدس تک اور محشر سے جنت میں جانے تک، ہر جگہ ہمیں یاد رکھا، ذرا سوچئے! حضور ہم پر اتنے مہربان ہیں کیا ہم انہیں ناراض کرنے والے کام تو نہیں کررہے؟ دنیا کا بھی طور طریقہ ہے کہ اگر کوئی ہمیں تحفہ دے یا احسان کرے تو ہم چاہتے ہیں کہ یہ ناراض نہیں ہونا چاہئے، کوئی ہمیں

1... بخاری، کتاب الدعوات، باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ، ــــــ الخ، حدیث: 6304۔
2... فتاوی رضویہ، 30/712۔

نوکری یا روزگار لگوادے تو اس کا بہت ادب و احترام کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ یہ ناراض نہیں ہونا چاہئے زندگی بھر اس کے احسان مند رہتے ہیں اور احسان مند ہونا بھی چاہیئے، جو دنیا میں احسان کرے تو اس کا شکر ادا کرنا چاہئے مگر سوچئے! سردار انبیاء جب دنیا میں لائے تو کہا:

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی کہتے ہوئے پیدا ہوئے

دنیا میں آئے ہم گناہگاروں کو یاد کیا۔ رات رات بھر سجدے کرتے، اتنے لمبے قیام کرتے کہ پاؤں مبارک پر ورم پڑ جاتے سوجھ جاتے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یاد گاری امت میں آنسو بہاتے ہیں، معراج کی شب رب کی بارگاہ میں ہم گنہگاروں کو یاد رکھا، قبرِ انور میں جب اتارا گیا تو صحابہ نے کان لگا کر سنا تو اس وقت بھی امتی امتی کی صدا تھی اور میدان حشر میں امتیوں کی جان بخشی فرما رہے ہوں گے۔ خدارا! ایسے کریم، رحیم، امت پر مہربان آقا کو ناراض مت کیجئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجئے | نار سے بچنے کی صورت کیجئے
ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جائیے | ناتوانو کچھ تو ہمت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا | ایسے پیارے سے محبت کیجئے
اب تو آقا منہ دکھانے کا نہیں | کس طرح رفع ندامت کیجئے

حضور نے ہمیں ہر جگہ یاد کیا، ہمیں کہیں نہیں بھولے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

میدانِ محشر میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی امت کی فکر میں کبھی حوض کوثر پر تو کبھی

میزان عمل پر تو کبھی پل صراط کی طرف ہوں گے۔ برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ کے ساتھ منظر کشی فرماتے ہیں:

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا

عزیز بچہ ماں کو کس طرح تلاش کرتا ہے کبھی کہیں تو کبھی کدھر؟

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا

جنت کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنا اندیشہ ہے ہی نہیں بلکہ ہم حضور کے صدقے ہی جنت میں جائیں گے۔

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجوم فکر و تردد میں گھر گیا ہو

ہر طرف سے آقا کو آوازیں آ رہی ہوں گی دھائی دی جا رہی ہو گی

کوئی قریب ترازو و کوئی لب کوثر
کوئی صِراط پر ان کو پکارتا ہو گا

کسی کے بارے میں حکم دے دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔

کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سُوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا

یارسول اللہ! فرشتے مجھے جہنم میں لے جا رہے ہیں، مجھے ان سے بچا لیجئے، نارِ جہنم سے رکوا دیجئے، پیارے آقا ہمیں فرشتوں سے بچائیں گے، جہنم سے بھی بچائیں گے، بس! دنیا

میں کوئی ایسے کام نہیں کرنا جس سے نبی پاک ہم سے ناراض ہو جائیں اگر حضور ناراض ہو گئے تو پھر کہیں بھی منہ دکھانے جیسے نہیں رہیں گے۔ گناہوں، بدکاریوں کی عادت، نماز چھوڑنے، والدین کو ستانے، حرام کاموں کی ایسی لت لگی ہوئی ہے کہ کہیں مرتے وقت ایمان ہی نہ بے برباد ہو جائے، یاد رکھئے! جو کثرت سے گناہ کرتا ہے ڈر ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ہی نہ چھین لیا جائے۔ آج بڑا خوبصورت ایک نعرہ لگایا جاتا ہے۔

غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے
نہ ہو جو عشق مصطفٰی تو زندگی فضول ہے

قول بھی ہو اور عمل بھی

غلامی رسول والا نعرہ بہت ہی خوبصورت ہے، غلامی رسول میں موت تو قبول ہے مگر پنج وقتہ نماز قبول کیوں نہیں ہے؟ آقا کی سنت کے مطابق لباس قبول کیوں نہیں ہے؟ جو کہتا ہے غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے، وہ آقا کی سنت کے مطابق چہرہ کیوں نہیں سجاتا؟ حلال روزی قبول کیوں نہیں ہے؟ کیوں سود پر کام کرتا ہے؟ کیوں حرام کا کام کرتا ہے؟ جو یہ کہتا ہے:

نہ ہو جو عشق مصطفٰی تو زندگی فضول ہے

وہ عشق کا مظاہرہ کیوں نہیں کرتا؟ کیوں بے حیاء لڑکیوں کے چکر میں رہتا ہے، بے پردہ اور نامحرم عورتوں کے پیچھے کیوں بھاگتا ہے؟ فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھ اور سن کر اپنی آنکھیں اور کان گندے کیوں کرتا ہے؟ یہ کیسی غلامی ہے؟ کیا یہ عاشقان رسول کا طریقہ ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں آجایئے، یہ ماحول آپ کو

پیغام دیتا ہے کہ سچے عاشق رسول بن جاؤ، عملی طور پر پیارے آقا کی سنتوں پر عمل کرنا شروع کر دو۔ شاعر کہتا ہے:

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دیدار ہو جائے

دور سے دیکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ کس کا غلام جا رہا ہے، آج سے ہی گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیجئے، بے حیائی کی باتوں سے بچنے کی کوشش کیجئے، آقا کی سنتوں پر عمل کا پختہ ارادہ کر لیجئے، ذہن بنا لیجئے کہ آج کے بعد کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، فلمیں ڈرامے اور گانے باجے سے بچئے، دشمنان مصطفیٰ کے طریقوں سے دور ہو جایئے، آقا کی سنتوں کو اپنا لیجئے، اللہ پاک ہمیں حضور کی سچی محبت نصیب کرے، آپ کی شفاعت سے ہم سب کو بہرہ مند فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے پیچھے بلا حساب ہم سب کو جنت میں داخلہ عطا فرما دے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ بیان 25 جنوری 2016 کو ڈیفنس، کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

آقا کی عاجزی و انکساری

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿ ...درودِ پاک کی برکت سے قرضہ اتر گیا

✿ ...نبیِ کریم اور صفائی والی خاتون

✿ ...رسولِ عظیم کی عظیم عاجزی

✿ ...رضاعی بہن پر شفقت

✿ ...تکبر کسے کہتے ہیں؟

✿ ...تکبر کی علامات اور اس کا علاج

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حلِ مشکلات ہے: مَنْ عُسِرَ عَلَیْہِ شَیْءٌ جسے کوئی پریشانی آجائے فَلْیُکْثِرِ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ اُسے چاہئے کہ وہ مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھے۔ فَاِنَّھَا تُحِلَّ الْعُقَدَۃَ وَتَکْشِفُ الْکُرَبَ کیونکہ درود اس کی مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹال دے گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یہ حقیقت ہے کہ درود پاک ہر مشکل اور پریشانی میں کام آتا ہے کیونکہ نبی کریم نے فرمادیا کہ درود پاک مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے مگر ہمیں درود پاک کی برکتوں کا تجربہ نہیں ہے بہت سارے لوگ مشکل یا پریشانی میں مبتلا ہوکر دنیا والوں کے پاس چلے جاتے ہیں، اللہ پاک ہم سب کو مصیبتوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے جب کبھی مصیبت پریشانی یا تکلیف میں ہوں تو تجربہ کرکے دیکھ لیجئے گا، درود پاک پڑھتے جایئے ان شاء اللہ برکتوں کا ظہور شروع ہوجائے گا۔ درود پاک کی برکت سے بہت سی پریشانی حل ہونے کے واقعات کتب میں درج ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے:

1...القول البدیع، ص414۔

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہو تو درود پڑھو

ایک شخص نے اپنے دوست سے 3 ہزار دینار بطور قرض لیا، قرض لوٹانے کا وقت بھی طے کر لیا، کچھ عرصے بعد قرض واپس کرنے کی تاریخ آگئی، دوست نے پیسوں کا مطالبہ کیا، قرض دار نے کہا: میرا کاروبار تباہ ہو گیا، میرے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، معاملہ عدالت میں چلا گیا، قاضی نے فیصلہ سناتے ہوئے اسے 1 مہینے کا ٹائم دیدیا کہ 1 مہینے بعد 3 ہزار دینار واپس کر دینا۔ وہ شخص پہلے ہی مقروض تھا، کسی سے مزید قرض بھی نہیں لے سکتا تھا، اس کا روزگار تھا اور نہ ہی کاروبار، صرف ایک مہینے میں 3 ہزار دینار جیسی بڑی رقم کا انتظام کرنا بہت مشکل تھا، علمائے کرام لکھتے ہیں ممکن ہے اس نے یہ حدیث پاک سنی ہو ”**درود پاک پڑھنے سے مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔**“

اس نے صبح سے لے کر شام تک درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، 27 دن گزرنے کے بعد 28 ویں رات اسے خواب آیا، جس میں ایک آواز سنائی دی: ”**گھبراؤ نہیں تمہارا مسئلہ حل ادا کر دیا جائے گا۔**“ صبح اٹھا تو مطمئن تھا مگر سوچنے لگا کہ مسئلہ کیسے حل ہو گا؟ 28 ویں دن بھی اس نے درود پاک پڑھتے پڑھتے گزارا، 29 ویں رات سویا تو قسمت جاگ اٹھی، مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: **گھبراؤ نہیں، علی بن عیسی وزیر کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہارا قرض ادا کرے۔**“ صبح بیدار ہوا تو خیال آیا کہ **اگر وزیر نے کوئی نشانی پوچھ لی تو کیا جواب دوں گا**؟ صبح قاضی کے پاس بھی جانا ہے اور پیسوں کا انتظام بھی نہیں ہو سکا، اسی سوچ و بچار میں 30 واں دن بھی گزر گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پھر خواب میں تشریف لائے، فرمایا: **تم علی بن عیسی وزیر کے پاس کیوں نہیں گئے**؟ آدمی نے کہا: حضور! اگر وزیر مجھ سے کوئی نشانی مانگ لیتا تو میں

کیا جواب دیتا؟ حضور نے نشانی بتاتے ہوئے فرمایا: **علی بن وزیر سے کہنا: تم روزانہ فجر کی نماز کے بعد 5 ہزار بار درودِ پاک پڑھتے ہو اور اس دوران کسی سے کلام نہیں کرتے۔** آدمی صبح اٹھا تو انتہائی مطمئن تھا، عدالت جانے سے پہلے علی بن وزیر کے پاس گیا، اسے کہا: آپ کے لئے ایک پیغام لایا ہوں، وزیر نے پوچھا کس کا پیغام لائے ہو؟ اس نے کہا: سرورِ کائنات کا پیغام لایا ہوں، وزیر نے ثبوت مانگا، آدمی نے کہا: آپ روزانہ فجر کے بعد 5 ہزار بار درودِ پاک پڑھتے ہیں اور جب تک 5 ہزار پورے نہیں ہو جاتے کسی سے بات نہیں کرتے، اس عمل کے بارے میں خدا جانتا ہے، کراماً کاتبین کو معلوم ہے اور آپ کو پتا ہے۔ وزیر خوشی خوشی گھر گیا، 9 ہزار دینار آدمی کو دیدیئے، کہا: 3 ہزار پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم ہے، 3 ہزار میری طرف سے تحفہ ہے کہ آپ میرے گھر آئے اور 3 ہزار سے کاروبار کیجئے، اور ایک وعدہ کیجئے زندگی میں کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے یاد کرلینا۔ وہ شخص 9 ہزار دینار لے کر خوشی خوشی عدالت روانہ ہو گیا۔

شاید وہاں پر ہر کوئی یہی سوچ رہا ہوگا (Perhaps everyone there will be thinking the same) کہ اس نے آکر کہنا ہے: میرے پاس پیسے نہیں ہیں اور بادشاہ اسے قید کردے گا مگر اس نے آتے ہی 3 ہزار دینار جج کے ہاتھ میں رکھ دیئے۔ جج نے حیرت سے پوچھا: نہ تمہارا کاروبار تھا اور نہ ہی نوکری ایک مہینے میں اتنی بڑی رقم کا انتظام کیسے کرلیا؟ اس شخص نے زبانِ حال سے گویا یوں کہا:

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

اس شخص نے بھری عدالت میں پورا واقعہ سنا دیا، جج کرسی سے کھڑا ہوا اور اپنے کمرے میں چلا گیا کچھ دیر بعد جج واپس آیا اور اس شخص کو 3 ہزار دینار دے کر کہتا ہے سارا ثواب علی بن عیسی کیوں لے کر جائے، تمہارا قرض میں ادا کروں گا، میں بھی اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غلام ہوں، وہ شخص بھی سارا واقعہ سن رہا تھا، اس نے کہا: قلم اور دوات منگوائی جائے، میں بھی اپنے آقا کا غلام ہوں، میں اس عاشق رسول کو اپنا سارا قرض معاف کرتا ہوں۔

قرض معاف ہونے کے بعد اس شخص پر ایک دینار کا بھی قرضہ نہیں تھا، اس نے جج کو 3 ہزار دینار واپس کرتے ہوئے کہا: اب مجھ پر قرضہ نہیں لہٰذا آپ اپنے پیسے واپس رکھ لیجئے، جج نے کہا: جو پیسے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر نکال دیئے واپس نہیں لینا چاہتا، تم یہ دینار لے کر اپنے گھر چلے جاؤ۔ وہ شخص 12 ہزار دینار لے کر خوشی خوشی اپنے گھر لوٹ گیا۔(1)

ذرا غور کیجئے! درود پاک کی کیسی برکت ہے، جو شخص صبح تک 3 ہزار دینار کا مقروض تھا اب 12 ہزار دینار کا مالک ہے اور خوش وخرم بھی ہے، شاعر کہتا ہے:

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حالِ دل کس کو سنائیں آپ کے ہوتے ہوئے

آج ہمارا مسئلہ یہی ہے کہ ہم مصیبت پریشانی میں دنیا والوں کو ڈھونڈتے ہیں اور

---

1 . . . جذب القلوب، ص236۔

ایسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جو ہماری پریشانی حل کردے، یاد رکھئے! جس کے مشکل کشا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہوں اسے کسی اور کی طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ صرف ان کی بارگاہ سے لو لگا کر دیکھئے، درود پاک کی کثرت کیجئے ان شاء اللہ مدینے سے کرم کی بدلیاں آئیں گی۔ شاعر لکھتا ہے:

فریاد امتی جو کرے حال زار میں | ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

مہربان آقا کی مہربانی

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد نبوی میں منبر پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے، جس طرح بچہ بلک بلک کر روتا ہے اس طرح مسجد میں رونے کی آوازیں آنے لگیں، صحابہ حیران وپریشان ہوگئے کہ کون رورہا ہے؟ آواز سنائی دے رہی ہے مگر رونے والا نظر نہیں آرہا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم منبر سے اترے اور مسجد میں موجود لکڑی کے ایک سوکھے تنے کے پاس تشریف لے گئے، اسے سینے سے لگایا پھر اس میں سے رونے کی آوازیں بند ہوگئیں چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم منبر بننے سے پہلے اسی سوکھے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اور منبر بننے کے بعد اس سے ٹیک لگانا چھوڑ دیا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ میری جدائی میں رورہا تھا، اگر میں اسے چپ نہ کرواتا تو قیامت تک روتا رہتا۔ (1)

اس واقعہ سے اس طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لکڑی کے تنے کو روتا دیکھ کر سینے سے لگالیتے ہیں تو جو امتی حضور کے لئے روئے، پکارے تو اس امتی کی

---

1 . . . بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، 2/496، حدیث: 3584۔

مشکل کشائی کیوں نہیں فرمائیں گے بس ہمیں نبی پاک سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا ہوگا تعلق مضبوط رکھنے کا ایک ذریعہ درود پاک بھی ہے، درود پاک کی کثرت کیجئے، ان شاء اللہ تعلق مضبوط ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر اک ادا نرالی ہے نیز اوصاف اتنے ہیں کہ انسان بیان کرنے سے قاصر ہے یہی وجہ ہے کہ 1400 سال سے زائد ہو چکے ہیں جان عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سیرت لکھی جا رہی ہے مگر

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

شاعر کہتا ہے:

دلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے
جو دیکھے سبھی ان کے قدموں میں پڑے دیکھے
اربابِ نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا
بندے تو بہت مل جائیں گے آقا نہ ملے گا
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانی محمد
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

حقیقت یہی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان بیان کرنا امتی کے بس کی بات نہیں کیونکہ ہمارے پاس وہ الفاظ ہی نہیں جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان

بیان ہو سکے، جو بھی حضور کی شان بیان کرتا ہے اس کا مقصد صرف اتنا ہوتا ہے

چل لکھا لائیں ثناء خوانوں میں چہرہ تیرا

نبی کریم اور صفائی والی خاتون

ایک حبشی عورت مسجد نبوی کی صفائی کیا کرتی تھی، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کچھ عرصے تک اسے موجود نہیں پایا تو صحابہ کرام سے پوچھا: صحابہ نے بتایا: اس کا انتقال ہو گیا، حضور نے فرمایا: کیا تم مجھے اس کی خبر نہیں دے سکتے تھے؟ راوی کہتے ہیں شاید صحابہ کرام نے اس معاملے کو چھوٹا سمجھتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس کی خبر نہ دی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: **مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔**” صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو اس کی قبر پر لے آئے، حضور نے اس کی نَماز جنازہ ادا فرمائی پھر فرمایا: **بیشک یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی تھیں، بیشک اللہ کریم میرے ان پر نَماز پڑھنے کے سبب ان قبروں کو منور فرمادے گا۔**”(1)

کہاں صفائی کرنے والی عورت اور کہاں نبی کریم کا مقام و مرتبہ؟ حضور محبوب خدا ہیں، رسولوں کے سردار، فرشتوں کے آقا ہیں، حضور کا مقام و مرتبہ اور رتبہ بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے دنیا میں کوئی کتنا بڑا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کی دھول کے برابر بھی اس کا رتبہ نہیں، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

1... مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلوة علی القبر، ص370، حدیث:956۔

اتنا بڑا مقام و مرتبہ رکھنے کے باوجود صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: مجھے عورت کے انتقال کی خبر کیوں نہیں دی پھر بعد میں خود عورت کی قبر پر جاکر نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔

آقا کریم کی کرم نوازیاں

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک حبشی غلام نے آکر عرض کی: حضور! میرے گھر پر آپ کی دعوت ہے، کھانے میں چند کھجوریں اور پرانی چربی ہے، حضور نے اس کی دعوت قبول فرمالی۔(1)

ذرا غور کیجئے! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم دونوں جہاں کے شہنشاہ ہیں، رب کے محبوب ہیں، مقام و مرتبہ بیان کیا جائے تو صفحات کم پڑجائیں مگر فضائل ختم نہیں ہوں گے اس کے باوجود غلام کے ساتھ برتاؤ (Attitude) کمال کا ہے، غلام نے کھانے میں سب کچھ بتادیا مگر حضور نے دعوت قبول کرلی۔

رسولِ عظیم کی عظیم عاجزی

ایک بار سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو دیکھ کر ایک شخص رعبِ نبوت سے کانپنے لگا، حضور نے فرمایا: گھبراؤ نہیں، میں بادشاہ نہیں ہوں بلکہ میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا ہوا گوشت پکاکر کھایا کرتی تھی۔(2)

سبحان اللہ! رسولِ عظیم کی کیسی عظیم عاجزی تھی کہ خود کے لئے ایسے الفاظ استعمال فرمائے تاکہ سامنے والے کا خوف دور ہوجائے۔

1...الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/ 131۔

2...ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب القدید، 4/ 31، حدیث: 3312۔

رضاعی بہن پر شفقت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضاعی بہن کا نام حضرت شیماء رضی اللہ عنہا ہے، اسلام قبول کرنے سے پہلے ایک بار مدینہ منورہ آئیں، حضور نے اپنی بہن کو دیکھا تو آنکھیں نم ہو گئیں، اپنی مبارک چادر زمین پر بچھا کر بہن کو بٹھایا، حضرت شیماء کو تحفۃً کچھ اونٹ اور بکریاں دے کر فرمایا: اگر تمہارا جی چاہے تو میرے گھر پر چل کر رہو اور اگر اپنے گھر جانا چاہو تو میں تم کو وہاں پہنچا دوں گا۔ حضرت شیماء نے اپنے گھر جانے کی خواہش ظاہر کی تو نہایت ہی عزت و احترام کے ساتھ وہ ان کے قبیلے میں پہنچا دی گئیں۔ نبی کریم کا حسن سلوک دیکھ کر حضرت شیماء رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں۔ (1)

سیرت کی کتب میں ایسے کئی واقعات موجود ہیں اور ہمارے لئے ان واقعات میں بہترین سبق بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اتنا بلند مقام ہے اور اس سے بڑھ کر عاجزی فرماتے ہیں جبکہ ہمارا حال اس کے برعکس ہے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور عاجزی ہونا تو درکنار نرمی تک نہیں ہے۔ آج انسان کو ذرا سا پیسہ مل جائے تو غریب رشتے داروں اور دوستوں کو بھول جاتا ہے، ان کا تعارف کروانے میں شرم اور جھجک محسوس کرتا ہے کہ ان کے کپڑے، چپل نارمل اور غریبوں والے ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہرگز ایسا انداز نہیں تھا، ہم نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں ان کے غلام ہیں لہٰذا اپنے اندر عاجزی وانکساری کے ساتھ ساتھ نرمی بھی پیدا کیجئے۔ نرمی کی بے شمار برکتیں ہیں:

---

1 . . . المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، 3 / 533۔

اللہ پاک نرمی کو پسند کرتا ہے

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: **اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ**(1) بیشک اللہ مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا ہی نہیں فرماتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! پیار و محبت، عاجزی وانکساری اور شفقت و نرمی بہت ہی پیاری چیزیں ہیں، یاد رکھئے! دنیا میں سب سے پہلے نافرمانی کی وجہ ”**تکبر**“ تھا، شیطان نے تکبر کرتے ہوئے بولا کہ ”**میں آدم سے افضل ہوں**“، وہ معلم الملکوت (فرشتوں کا استاد) تھا پھر رب کی بارگاہ سے دھتکار دیا گیا، شیطان نے بار بار تکبر نہیں کیا تھا بلکہ زندگی میں صرف ایک ہی بار تکبر کیا تھا جس کی وجہ سے شیطان کی ساری عبادتیں ریاضتیں سب برباد کر دی گئیں، ایسے شخص کے لئے غور و فکر کا مقام ہے جو روزانہ تکبر کرتا ہے اور اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا ہے۔ تکبر انتہائی خطرناک مرض ہے اس کے بارے میں جاننا نہایت ضروری ہے۔

تکبر کسے کہتے ہیں؟

خود کو بہتر اور دوسروں کو حقیر سمجھنا ”تکبر“ ہے یعنی میں اس سے بہتر ہوں وہ مجھ سے کم تر ہے، ایسا خیال کبھی بھی دل میں نہیں آنا چاہئے۔ ممکن ہے شیطان یہ وسوسہ

---

1 . . . مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب فضل الرفق، ص1072، حدیث:2593۔

دلا دے کہ میں تو بہت ہی عاجز اور نرمی والا ہوں، میں تکبر نہیں کرتا، تکبر سے متعلق چند مثالیں دی جائیں گی پھر شاید یقین ہو جائے گا کہ لوگ کس طرح تکبر کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں اور انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا ہے۔ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔	اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ (پ:14، نحل:23)

تکبر کی سزا

جو لوگ تکبر اور غرور کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ انتہائی کر و فر کے ساتھ پیش آتے ہیں، قیامت کے دن انہیں انتہائی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن متکبرین کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی طرح اٹھایا جائے گا، ہر طرف سے ان پر ذلت طاری ہو گی۔ (1)

رائی کے برابر تکبر

رائی کا دانا بہت چھوٹا ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (2)

آپ ذرا سمجھئے (Understand) کہ تکبر کتنی بری بیماری ہے، تکبر کی کچھ علامتیں (symptoms) بھی ہیں انہیں پڑھنے کے بعد غور و فکر کیجئے کہ کہیں میں تکبر کی

1... ترمذی، کتاب صفة القيامة، 4/221، حدیث: 2500۔

2... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص 61، حدیث: 267۔

بیماری میں تو مبتلا نہیں ہوں۔

پہلی علامت

اس بات کو پسند کرنا کہ میں کہیں بھی جاؤں تو لوگ میری تعظیم کے لئے کھڑے ہو جائیں اور اگر لوگ کھڑے نہ ہوں تو دل میں برا جاننا۔

اگر کہیں جانے کے بعد اور اس طرح کی صورت حال کا سامنا ہو جائے اور دل میں خیال آئے کہ **میں ان سے افضل ہوں انہیں کھڑا ہونا چاہیئے تھا** بس! اسی چیز کا نام تکبر ہے۔ اگر کہیں آپ جاتے ہیں اور خیال آتا ہے تو سوچیئے کہیں یہ تو آپ کے دل میں خیال نہیں چونکہ میں تو ان سے افضل ہوں ان کو کھڑا ہونا چاہیئے تھا تو تکبر اور کس شئے کا نام ہے۔

دوسری علامت

یہ خواہش کرنا کہ لوگ میرے سامنے ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں، اگرچہ میں بیٹھ بھی جاؤں مگر لوگ پھر بھی کھڑے رہیں۔

ایسی تمنا اچھی نہیں ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔(1)

تیسری علامت

کسی سے ملاقات کے لئے خود چل کر جانے میں ذلت محسوس کرنا۔

میں کسی سے ملنے کیوں جاؤں؟ میں بڑا ہوں، لوگوں کو میرے پاس آنا چاہیئے،

1...ترمذی، کتاب الادب، 4/347، حدیث: 2764۔

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم خود چل کر بیماروں کی عیادت فرماتے، دعوتوں میں شرکت کرتے، غریبوں کی مدد کرتے، ہم وہاں صرف اپنے مقام و مرتبہ (Status) کی وجہ سے نہیں جاتے کہ ہمارا اسٹیٹس خراب ہو جائے گا، یہی تکبر ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تکبر برباد کرے۔

چوتھی علامت

لوگ مجھے آکر سلام کریں میں سلام میں پہل نہ کروں۔

جو لوگ اس طرح کی سوچ رکھتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیئے کہ ہم جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں ان کا اخلاق (Attitude) ایسا نہیں تھا بلکہ وہ ہمیشہ سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے، کبھی کبھار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوشش کیا کرتے تھے کہ آج ہم سلام میں پہل کریں گے مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہمیشہ اپنی عادت کے مطابق سلام میں پہل فرمادیا کرتے تھے۔ شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح حضور دنیا میں سلام میں پہل کی صفت سے متصف رہے تو روضہ انور پر حاضر ہونے والا آپ کے سلام سے مشرف ہوتا ہو گا۔ (1)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ایسی مبارک عادتیں اور ہماری کیسی ہیں؟ ہم تو نبی کے غلام ہیں ہمیں تو ان کے طریقے پر عمل کرنا چاہیے، ہمیں کبھی بھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی دل میں ایسا خیال لانا چاہیئے کہ لوگ پہلے مجھے سلام کریں، سلام میں پہل کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

1 . . . مدارج النبوۃ، 1/46۔

”جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو 100 رحمتیں نازل ہوتی ہیں جو سلام میں پہل کرتا ہے اسے 90 رحمتیں مل جاتی ہیں۔“(1)

اگر کوئی غریب، مسکین، پرانے کپڑے پہنے ہمارے قریب بیٹھ تو جائے برا محسوس کرتے ہیں اور دل میں سوچتے ہیں کہ یہ کہاں سے میرے برابر میں بیٹھ گیا، اسے پاس سے اٹھوا دیتے ہیں، لوگ بھی اٹھانے میں دیر نہیں کرتے کہتے ہیں کہ آپ کی یہ جگہ نہیں کہیں اور جا کر بیٹھو، کسی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہئے ہمیں کیا معلوم رب کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ کیونکہ اللہ پاک نے اپنے اولیا کو بندوں میں چھپا کر رکھا ہے۔ چنانچہ

بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عبادت گزار رہتا تھا، عابد کے سر پر ہر وقت بادل کا ٹکڑا سایہ کئے رہتے تھا جہاں جاتا بادل اس کے ساتھ ساتھ چلتا، وہاں ایک گنہگار بھی رہتا تھا، گنہگار نے جب عابد کو دیکھا تو اس کے دل میں خیال آیا میں بہت ہی گنہگار ہوں، رب کی اتنی نافرمانی کرلی، اگر میں اس نیک آدمی کے ساتھ بیٹھ کر رب سے معافی مانگوں گا تو اللہ پاک اس کی وجہ سے مجھ پر بھی رحم کر دے گا، چنانچہ وہ عابد کے پاس جا کر بیٹھ گیا، عابد کے دل میں خیال آیا کہ میں بنی اسرائیل کا عابد ہوں اور یہ بنی اسرائیل کا ایک گنہگار آدمی ہے، یہ میرے ساتھ کیسے بیٹھے گا! اسے بہت شرم محسوس ہوئی اور اس گنہگار سے کہا: یہاں سے اٹھ جاؤ!، گنہگار نے عاجزی کی جبکہ نیک نے تکبر کیا، اللہ پاک نے اسی وقت اس زمانے کے

1... مسند البزار، 1/437، حدیث: 308۔

نبی پر وحی فرمائی کہ ان دونوں سے کہہ دو کہ اپنے اعمال نئے سے شروع کریں کیونکہ میں نے گنہگار کو بخش دیا اور عابد کے سارے اعمال برباد کردیئے۔ جب وہ گنہگار کھڑا ہوا تو بادل کا ٹکڑا عابد کے سر سے ہٹ کر گنہگار کے سر پر سایہ کرنے لگ گیا۔(1)

بہت سے لوگ اپنے ڈرائیور، نوکر یا خانسامہ کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کرتے ہوں گے کہ تم میرے پاس کیوں بیٹھے؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری جگہ پر بیٹھنے کی، یہاں بیٹھ کر کیوں کھا رہے ہو؟ استغفر اللہ! ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے، مسلمان کا دل نہیں دکھانا چاہئے، اللہ پاک نے اگر آج آپ کو مقام و مرتبہ دیا ہے کہ آپ کے پاس نوکر چاکر ہیں ڈرائیور آگے پیچھے گھومتے ہیں یاد رکھئے وقت بدلتے دیر نہیں لگتی، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی کسی کے ڈرائیور یا نوکر بن جائیں۔ اللہ پاک نے مرتبہ دے کر ہم پر مہربانی کی ہے تو تکبر مت کیجئے، بسا اوقات ہماری باتوں اور انداز سے تکبر واضح ہو جاتا ہے، ہم لوگوں سے ہاتھ تک ملانا پسند نہیں کرتے بس اسی سے ہاتھ ملاتے ہیں جو ہمارے لیول کا ہوتا ہے یہ میری حیثیت کا نہیں ہے میں اس سے ہاتھ کیوں ملاؤں، اس طرح کی عادتیں اچھی نہیں ہیں، اپنے اندر عاجزی لائیے، اللہ پاک کو عاجزی پسند ہے لہٰذا عاجزی اختیار کیجئے۔

احسان کرکے شرمندہ مت کیجئے

اگر آج کوئی کسی پر احسان کردے تو اسے جتانا شروع کردیتے ہیں:

- میں نے تمہارے بچے کی شادی کروائی تھی۔
- میں نے تمہارا کام کیا تھا۔

1... احیاء العلوم، مترجم، 3/1032۔

- تمہاری نوکری کس نے لگوائی تھی۔
- تمہیں قرضہ کس نے دیا تھا۔

ایک بار نیکی کی جاتی ہے اور زندگی بھر جتایا جاتا ہے، اللہ کے بندو! نیکی کرکے بھول جاؤ کیونکہ رب نے نیکی کروائی ہے تو اس کا اجر بھی اس سے مانگو۔

ایک غلط فہمی

لوگوں میں ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ تکبر کا تعلق صرف مال و دولت سے ہوتا ہے جو مالدار ہوتا ہے وہ تکبر کرتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے علماء نے تکبر کی 8 وجوہات(Reasons)بیان کی ہیں جس کی وجہ سے انسان تکبر کرتا ہے۔

تکبر کی پہلی وجہ ”علم“ ہے

علم بھی تکبر لاتا ہے، جب انسان کے پاس علم آتا ہے تو وہ دوسروں کو جاہل سمجھنے لگ جاتا ہے، علم کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: یا اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے نفع نہ دے اور اس دل سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرا خوف نہ کرے۔(1) اللہ پاک ہمیں علم نافع عطا فرمائے۔

تکبر کی دوسری وجہ ”عبادت“ ہے

بسا اوقات عبادت کرنے والا بھی تکبر کرنے لگ جاتا ہے، میں پانچ ٹائم نماز پڑھتا ہوں فلاں تو نماز ہی نہیں پڑھتا، میں روزے رکھتا ہے، وہ تو روزے ہی نہیں رکھتا، میں زکوۃ ادا کرتا ہوں، اس کے پاس اتنا پیسہ ہے پھر بھی زکوۃ نہیں دیتا۔ عبادت کی وجہ سے

1... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل۔۔۔الخ، ص1118، حدیث:2722۔

دوسروں کو حقیر جاننا شروع کر دیتے ہیں، ذرا غور کیجئے! کیا آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کی عبادت قبول ہو چکی ہے؟ اگر آج رب کی کرم نوازی سے نیکی کر لی ہے تو یہ گمان مت کیجئے کہ میں سب سے ارفع اور اعلیٰ بن گیا ہوں، تکبر مت کیجئے یہ بہت ہی بری چیز ہے۔

عقلمند کا سوال اور جواب

دنیا میں ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے اور مصیبت زدہ پر رحم کیا جاتا ہے مگر دنیا میں ایک نعمت ایسی بھی ہے جس کے ملنے والے سے حسد نہیں کیا جا سکتا ہے اور وہ نعمت ہے عاجزی وانکساری کی ہے، جسے یہ نعمت مل جائے اس سے کوئی بھی حسد نہیں کر سکتا اسی طرح جو تکبر کی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اس پر رحم کرنے والا بھی نہیں ہوتا ہے۔

تکبر کی تیسری وجہ ”مال“ ہے

انسان کے پاس جب مال و دولت آتی ہے تو وہ خود کو سب کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ اب میں بہت کچھ بن گیا ہوں، لوگ میری باتیں ماننے لگ گئے ہیں، یاد رکھئے! اللہ پاک نے مال دیا ہے وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے، آپ نے کئی امیروں کو کنگال ہوتے ہوئے دیکھا ہو گا، پتہ بھی نہیں چلتا اور سب کچھ ہاتھ سے چلا جاتا ہے ہمیشہ عاجزی (Humble) اور نرمی (Polite) اختیار کیجئے، کہیں ایسا نہ ہوں کہ اس مال پر تکبر کر بھی لیا تو کہیں بارگاہِ الٰہی میں ذلت ورسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انسان کا اصل کمال تو یہ ہے کہ دولت ہونے کے باوجود عاجزی اختیار کرے چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو تنگدستی نہ ہوتے ہوئے تواضع کرے اور اپنا مال جائز کاموں میں خرچ کرے اور محتاج و مسکین پر رحم کرے اور اہل علم و فقہ سے میل

جول رکھے۔(1)

عقلمندی یا بے وقوفی

ہم بہت ہی عجیب لوگ ہیں ہمیں جب کوئی تحفہ دیتا ہے تو ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں Thank you very much بولتے ہیں، زیادہ تحفہ دے تو کہتے ہیں یہ ہمیشہ میرا خیال رکھتا ہے، کچھ بھی ہو جائے بس اسے ناراض نہیں کرنا۔ کتنی عجیب بات ہے رب ہمیں نعمتیں دے اور بدلے میں ہم نافرمانی کریں، غریب تھا گناہ کم کیا کرتا تھا، امیر ہوا تو گناہ بھی بڑھ گئے، عقل تو یہی کہتی ہے کہ ادھر نعمتیں بڑھیں ادھر سجدے بڑھ جائیں، رب عطائیں بڑھاتا میں شکر بڑھاتا، وہ کرم نوازیاں زیادہ کرتا ہے میں اس کی بارگاہ میں التجائیں کرتا، وہ دولت میں اضافہ کرتا میں خیرات میں زیادتی کرتا مگر ہم نے ایسا نہ کیا رب کی نعمتیں زیادہ ہوئیں ہماری نافرمانی بھی زیادہ ہو گئی اسے عقلمندی نہیں کہتے عقلمندی تو یہ ہے کہ جسے رب نے جتنا نوازا ہے اسے رب کی اتنی فرمانبرداری اور شکر گزاری کرنی چاہیے۔

تکبر کی چوتھی وجہ "منصب" ہے

جب کسی کو کوئی عہدہ یا منصب مل جاتا ہے تو وہ کروفر میں آجاتا ہے یاد رکھئے یہ منصب، عہدہ، سیٹ، کرسی چند دن کے لئے ہوتی ہے اگر تکبر کی وجہ سے جنت سے ہی باہر کر دیا گیا تو پھر کیا بنے گا، منصب مل جائے تو وہ جناب کروفر میں آجاتا ہے۔

تکبر کی پانچویں وجہ "خاندان" ہے

خاندان یا "فیملی بیک گراؤنڈ" کی وجہ سے بھی انسان تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے، تکبر

1... معجم کبیر، 5/72، حدیث: 4616۔

کرتے ہوئے کہتا ہے کہ معلوم نہیں میرا کس خاندان سے تعلق ہے؟ میرا خاندانی نام کیا ہے؟ اور دوسرے درجے کی فیملی کو کمتر سمجھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا: کسی گورے کو کسی کالے پر کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت نہیں ہے اس کی بارگاہ میں جو مقبول اور عزت والا ہے، وہ تقویٰ والا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ کے زمانے میں دو آدمیوں نے باہم فخر کیا، ان میں سے ایک کافر نے کہا: میں فلاں کا بیٹا فلاں ہوں، اس طرح وہ نو پشتیں شمار کر گیا۔ اللہ پاک نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اس سے کہو کہ وہ نو کی نو پشتیں (کفر کی وجہ سے) جہنّم میں جائیں گی اور تم ان کے ساتھ دسویں ہو گے۔ (1)

اللہ پاک کو تکبر انتہائی ناپسند ہے کبھی بھی اپنے خاندان پر غرور و تکبر نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی ایسا خیال دل میں لانا چاہئے بس یہ خیال کرنا چاہئے کہ میں سب سے برا ہوں، رب کریم بس نگاہ کرم کر دے۔

اللہ والوں کے انداز

بزرگوں کے انداز بڑے ہی نرالے ہوتے ہیں اگر وہ کسی بڑی عمر والے کو دیکھتے تو کہتے ہیں یہ مجھ سے کتنا اچھا ہے اس کی ساری زندگی نیکیوں میں گزری، اس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اور کسی چھوٹی عمر کے آدمی کو دیکھتے تو کہتے ہیں یہ مجھ سے اچھا ہے اس کے گناہ مجھ سے کم ہوں گے، ہر حال میں اپنے آپ کو کمتر سمجھنے کے راستے تلاش کرتے تھے جبکہ ہم اعلیٰ اور ارفع نظر آنے کے طریقے ڈھونڈتے ہیں بس کسی طریقے سے ہم اونچے اور لوگ

1… معجم کبیر، 20/140، حدیث: 285۔

ہم سے نیچے نظر آئیں۔

تکبر کی چھٹی وجہ "حسن" ہے

حسن و جمال اور خوبصورتی کی وجہ سے انسان تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے، اگر کسی عام سی رنگت والے کو دیکھ لے تو تکبر کرتا ہے، یہ حسن تو رب کی عطا ہے تو پھر تکبر کیسا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حسین و جمیل اور شریف الاصل (اونچے خاندان والا) ہونے کے باوجود منکسر المزاج ہو گا تو وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جنہیں اللہ قیامت کے دن نجات عطا فرمائے گا۔ (1)

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے خوبصورت بنایا، اچھا خاندان دیا، مال و دولت سے نوازا، دنیا بھر میں اچھی شہرت دی، یہ سب کچھ رب نے دیا ہے تو اس کا شکر بھی ادا کرتے رہنا کبھی بھی تکبر کو اپنے قریب نہیں آنے دینا، اللہ پاک سے دعا کرتے رہنا کہ وہ ہمیں تکبر سے محفوظ رکھے عاجزی وانکساری کا پیکر بنائے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی عاجزی کا صدقہ نصیب ہو جائے جس کے بارے میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں:

تِری سَادَگی پہ لاکھوں تِری عاجِزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجِزانہ مَدَنی مدینے والے
ہے چٹائی کا بِچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا
کبھی ہاتھ کا سِرہانا مَدَنی مدینے والے

1... حلیۃ الاولیاء، 3/222، حدیث: 3777۔

کبھی فرماتے ہیں:

کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی
تِرا ایسا سادہ کھانا مَدنی مدینے والے

تکبر کے علاج

تکبر کی وجوہات پڑھنے کے بعد شاید آپ محسوس کریں کہ کچھ جگہوں پر مجھ سے غلطی ہوجاتی ہے میرے انداز (Attitude) میں تبدیلی واقع ہوجاتی ہے اب میرے اندر تکبر کی یہ بیماری کیسے دور ہوگی؟ میں کیسے اس سے چھٹکارا حاصل کرسکتا ہوں؟ یاد رکھئے! علمائے دین ہر موقع پر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں انہوں نے تکبر کی بیماری ختم کرنے کے علاج ارشاد فرمائے ہیں:

دعا کیجئے

تکبر سے بچنے کے لئے ہر وقت دعا کیجئے۔ یااللہ! میرے دل سے تمام باطنی بیماریوں کو دور فرمادے، حسد و تکبر سے بچالے، میرے مولیٰ! میرے دل کو برے خیالات اور عادتوں سے بچاکر محبوب کے عشق کا مدینہ بنادے۔

اپنے عیبوں پر نظر رکھئے

اپنے آپ کو برتر سمجھنے کے بجائے اپنے عیبوں پر نظر رکھے، اپنی خطاؤں کو یاد کرے، اگر لوگوں کو میری خطائیں پتہ چل جائیں تو کوئی مجھے منہ بھی نہیں لگائے گا۔ ان شاءاللہ اس طرح کرنے سے عاجزی پیدا ہوگی۔

سلام میں پہل کیجئے

تکبر ختم کرنے کا ایک علاج سلام میں پہل کرنا بھی ہے چاہے وہ غریب ہو یا امیر، سلام میں پہل کی برکت سے خود بخود دل سے تکبر دور ہو جائے گا۔

غریبوں کے ساتھ کھانا کھائیے

غریبوں یا اپنے ملازمین کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیے، کبھی گھر یا آفس میں دستر خوان لگے تو انہیں ساتھ بٹھائیے، آپ کے اس عمل سے ان کے دل سے دعا نکلے گی۔

امام حسن اور غریبوں کی دعوت

ایک بار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کہیں جارہے تھے راستے میں کچھ مزدور سوکھی روٹی کھارہے تھے، ان مزدوروں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی تو جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی دعوت قبول کی اور ان کے ساتھ بیٹھ کر سوکھی روٹی کے ٹکڑے تناول فرمائے، امام حسن رضی اللہ عنہ نے مزدوروں سے فرمایا: تم لوگوں نے میری دعوت کی اب میں تمہاری دعوت کروں گا آپ نے انہیں گھر بلایا اور طرح طرح کے کھانے لگائے اور ان سب کو کھانا کھلایا۔(1)

امیر کے لئے "فری" غریب کے لئے "بزی"

جنتی نوجوانوں کے سردار امام حسن رضی اللہ عنہ ہمارے رول ماڈل ہیں ہمیں ان کی سیرت اپنانی چاہئے، مزدوروں کے ساتھ ان کا اخلاق (Attitude) کیسا تھا، غریب مزدوروں نے دعوت دی آپ نے قبول کرلی مگر ہمارا رویہ اس کے برعکس ہے، ہم

1...مجمع الزوائد، 10/251، حدیث: 17291۔

امیروں کی دعوت میں فوراً چلے جاتے ہیں اگر کوئی غریب دعوت کرے تو ہمارے بہانے ہی ختم نہیں ہوتے، میں مصروف ہوں، ٹائم نہیں ہے، پھر کبھی آجاؤں گا، غریب بیچارہ انتظار ہی کرتا رہ جاتا ہے، کبھی کسی کی غریب کی دعوت میں شریک تو ہو کر دیکھئے اس کے دل سے کیسی دعا نکلتی ہے، امیروں کے جائیں یا نہ جائیں وہ یاد بھی نہیں کرتے مگر غریب رشتے دار یا ملازمین ان کے گھر میں خوشی داخل ہو جاتی ہے اور آپ کے اس عمل سے دل سے تکبر بھی دور ہو جائے گا۔

غریبوں کو سینے سے لگائیے

مسجد کے خادم، گھر کے چوکیدار، نوکر، ڈرائیور انہیں رک کر سینے سے لگائیے، تجربہ کرکے دیکھئے جب انہیں گلے لگا کر چھوڑیں گے تو ان کی آنکھوں میں نمی اور آنسو نظر آئیں گے کہ کسی نے بڑے عرصے بعد انہیں سینے سے لگایا ہو گا، ہم تو اسی سے ملتے ہیں جو ہمارے برابر کا ہو، ہم چائے پینا اور کھانا کھانا بھی اسی کے ساتھ پسند کرتے ہیں جس کا رتبہ (Status) ہم سے ملتا ہے۔ یہ انداز چھوڑ دیجئے، رب کے بندوں کی دعا لینی ہے ان کے دلوں میں جگہ بنانی ہے اور رب کو راضی کرنا ہے تو اس کی مخلوق سے محبت کیجئے، رب کے بندوں سے پیار کیجئے، انہیں ڈھونڈ کر تلاش کر ایسوں کو محبت دیجئے جنہیں کوئی پیار نہیں کرتا۔

عید اور پولیس والا

عید کی نماز کے لئے عام طور پر سکیورٹی کے انتظامات کئے جاتے ہیں، جس کے لئے پولیس سمیت دیگر سکیورٹی کے اہلکار بھی تعینات کئے جاتے ہیں، ایک بار عید کی نماز

پڑھنے کے بعد لوگوں نے خوشی خوشی ایک دوسرے کو گلے مل کر عید کی مبارک دی جیسا کہ عام طور پر عید کے موقعوں پر ہماری مسجدوں میں ہوتا ہے۔

اسی دوران انٹرویو والے نے سکیورٹی پر تعینات ایک پولیس والے سے کچھ پوچھا، پولیس والے نے کچھ گفتگو کے بعد کہا: آج عید کا دن ہے حکومت کی طرف سے ڈیوٹی لگی ہے تو میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں گھر میں بیمار بیٹی کو چھوڑ کر آیا ہوں، یہاں سب نے عید کی نماز پڑھی، ایک دوسرے کو عید کی مبارک دی، گلے بھی ملے مگر کسی ایک نے بھی مجھ سے عید نہیں ملی اور نہ ہی مبارک دی ہے۔ کیا میں رب کا بندہ نہیں ہوں؟ کیا میں ان کا مسلمان بھائی نہیں ہوں؟ حالانکہ میں ان کی حفاظت کے لئے کھڑا ہوں مگر پھر بھی انہوں نے مجھے سلام تک نہیں کیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ہمارے لئے سبق ہے، ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ گارڈ، چوکیدار اور خادمین کو سلام کیا جائے، ہمیں گارڈ، چوکیدار، چیکنگ کرنے والے، ہمارے لئے دروازہ کھولنے، آفس کے ملازمین کی طبیعت اور خیر خیریت معلوم کرنی چاہئے، یقین کیجئے آپ کی اس عادت سے انہیں بڑا لطف آئے گا اور آپ کو بھی سکون ملے گا۔ اللہ پاک نے چاہا تو دل سے تکبر ختم ہو جائے گا اور عاجزی داخل ہو جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو عاجزی والا اور سنتوں کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ بیان 20 جنوری 2013 کو لانڈھی جیل، کراچی، پاکستان ہوا تھا۔

حضور کی مبارک عادتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...بہترین اخلاق

✿...حضور تمام اخلاق کے جامع ہیں

✿...حضور کا حلم اور بردباری

✿...قتل کی سازش اور بخشش

✿...معاف کرنے پر شیطانی خیال

✿...دنیا وقتی جیل ہے

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

رحمت کونین، بے چین دلوں کے چین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ مجھ پر 1 ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔ (1)

کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص کہ دنیا میں رہتے رہتے اپنا جنتی ٹھکانہ دیکھ لے، جیل میں رہنے والوں کو اپنا گھر، بیوی بچے، ماں باپ، بہن بھائی، خاندان سب یاد آتا ہے، قیدیوں کا بہت دل چاہتا ہے کہ واپس گھر پہنچ جائیں، اپنے شہر چلے جائیں، لیکن گھر بار میں کتنا عرصہ گزار لیں گے بس گنتی کے چند سال اور پھر دنیا سے چلے جانا ہے لیکن جنت تو وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنا ہے لہٰذا درود پاک کو اپنا معمول بنالیجئے، نیت کیجئے کہ ان شاء اللہ روزانہ کثرت سے درود پاک پڑھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک ذات سے ہمیں بہت ساری رہنمائی مل سکتی ہے اور بہت سے پہلوؤں پر بات کی جاسکتی ہے مثلاً آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت

1…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، 2/326، حدیث: 2591۔

کے وقت کے واقعات، مبارک بچپن کے واقعات، مبارک جوانی، دین کی خاطر اٹھائی گئی تکالیف اور قربانی، حیرت انگیز معجزات، جسم اقدس کی خوبصورتی وغیرہ پر لکھتے چلے جائیں اگرچہ سمندروں کو سیاہی اور درختوں کو قلم بنالیا تو یہ سب ختم ہوسکتے ہیں مگر آپ کی مکمل ذات تو درکنار ایک پہلو پر بھی گفتگو مکمل نہیں ہوسکتی۔ ساڑھے 14 سو سال ہوچکے ہیں دنیا کی مختلف زبان میں حضور کی سیرت لکھی جارہی ہے اور صبح قیامت تک لکھی جاتی رہے گی مگر آج تک مکمل سیرت بیان نہ ہوسکی اور حقیقت بھی یہی ہے:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تِرے اوصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا
دلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے
جو دیکھے سبھی ان کے قدموں میں پڑے دیکھے
ارباب نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا
بندے تو بہت مل جائیں گے پر آقا نہ ملے گا
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانیٔ مُحَمَّد
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

کارخانہ حیات اک تیری ذات میں

اللہ پاک کے آخری نبی کی زندگی ایسی بے مثال ہے کہ ہر کسی کے لئے رول ماڈل بن جاتی ہے مثلاً اچھا باپ بننا چاہتے ہیں حضور کی سیرت اپنالیجئے، اچھا شوہر بننا چاہتے ہیں تو

حضور کے ازواج مطہرات کے ساتھ تعلقات دیکھ لیجئے، اچھا لیڈر اور رہنما بننا چاہتے ہیں تو نبی کریم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھئے، اچھا مبلغ بننا چاہتے ہیں حضور کی تبلیغی خدمات پیش نظر رکھئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ دنیا کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں اور اپنی فیلڈ میں کامیاب، بہتر اور ترقی کرنا چاہتے ہیں تو حضور کی سیرت پر عمل کیجئے، اس کے مطابق زندگی گزاریئے، ان شاء اللہ اپنی فیلڈ اور شعبے میں آپ کامیاب انسان بن جائیں گے۔ زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے حضور کی پیاری پیاری عادتوں کو جان لیجئے کہ حضور کا اخلاق کیسا تھا؟ عادتیں کیسی تھیں، رہن سہن کیسا تھا؟ اگر زندگی میں کہیں غلطی کر رہے ہیں تو انہیں درست کرلیجئے اور دوبارہ غلطی کرنے سے بچ جایئے۔ اگر غصے کی حالت میں کسی پر ظلم کر دیا، لڑائی جھگڑا ہو گیا، کسی کا مال چھین لیا، کسی کو تکلیف پہنچا دی تو توبہ کرلیجئے کیونکہ ہم نے زندگی ان کے طریقے پر گزارنی ہے جن کے صدقے کلمہ، ایمان، قرآن سب کچھ ملا ہے، یاد رکھئے! جو نبی کے طریقے سے دور ہو جاتا ہے وہ مشکل میں گرفتار ہو جاتا ہے لہٰذا قربت مصطفیٰ پانے کے لئے حضور کی مبارک عادتیں معلوم کرلیجئے۔

بہترین اخلاق

اللہ پاک قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ (پ:29، قلم:4)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اَخلاق پر ہو۔

دنیا میں آج مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی، ساڑھے 1400 سال گزرنے کے باوجود بھی دشمن یہ دعویٰ نہ کر سکا کہ حضور کے اخلاق اچھے نہیں تھے۔

اللہ کریم قرآن مجید میں فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ (پ:4، ال عمران:159)

ترجمہ کنزُالعِرفان: تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ تُرش مزاج، سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔

بد اخلاقی چھوڑ دیجئے

قرآن پاک تو نبی کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ اگر آپ سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے ہٹ جاتے، جب سخت دل ہونے کی وجہ سے نبی سے لوگ دور ہو سکتے ہیں تو ہماری بد اخلاقی کی وجہ سے لوگ ہم سے بھی دور ہو سکتے ہیں، باپ کا شکوہ ہے کہ بچے میری بات نہیں مانتے، شوہر کا گلہ ہے بیوی میرا کہا نہیں مانتی، خاندان کا سربراہ شکایت کرتا نظر آتا ہے کہ لوگ میری نہیں سنتے، دوست کا کہنا ہے میرے دوست ہی میرے خلاف ہو جاتے ہیں، ظاہر سی بات ہے جب آپ سخت دل، بد اخلاق ہوں گے تو لوگ آپ سے دور ہی جائیں گے اور آپ کے دشمن بن جائیں گے، لوگوں کو قریب کرنے، خاندان کو یکجا کرنے، آپس میں محبتیں بڑھانے کا ایک ہی بہترین طریقہ ہے اور وہ ہے خوش اخلاقی۔

حضور تمام اخلاق کے جامع ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے جیسے حلم، عفو، رحم و کرم، عدل و انصاف، جود و سخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، غم خواری، وعدہ پورا کرنا، حسن معاملہ، صبر و قناعت، نرم گفتار، ملنسار، خوش گفتار، غمخوار، سادگی وبے تکلفی، تواضع وانکساری، حیاداری اور عدم تشدد جیسی بے شمار صفات کاملہ کی بلند منزلوں پر فائز تھے۔

حضور کا اخلاق

مرد کو اگر کوئی اچھے طریقے سے جانتا ہے تو وہ اس کی بیوی ہوتی ہے مرد کے متعلق اس کی بیوی کی بات کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے چنانچہ ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ سے حضور کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ یعنی آپ کا خُلق قرآن تھا کیا تُو نے اللہ پاک کا یہ فرمان نہیں پڑھا: وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ (اور بیشک تم یقیناً عظیم اَخلاق پر ہو)۔(1)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں:

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

1...مُسندِ احمد، 9/380، حدیث: 24655۔

حضور کی مبارک عقل

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے 71 کتابوں میں پڑھا کہ جب سے دنیا بنی ہے اس وقت سے لے کر قیامت تک کے تمام انسانوں کی عقلوں کو ملایا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عقل مبارک کے مقابلے میں یوں ہیں جیسے دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلے میں ایک ذرہ ہے، آپ کی رائے ان سب سے افضل و اعلٰی ہے۔ (1)

غور کیجئے! اس وقت دنیا کی آبادی 8 ارب ہے، جس میں بڑے بڑے سائنسدان، ذہین ترین (Genius) اور ایسے بھی لوگ ہیں جن کا IQ Lavel بہت زیادہ ہے، جب سے دنیا بنی اور قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو حضور کی عقل مبارک کے سامنے ایسے ہو گی جیسے ریت کے ذرے کو تمام دنیا کی ریگستانوں سے نسبت ہے۔

آج اگر کسی کو اضافی دماغی صلاحیت مل جائے تو اس کا مزاج بھی تبدیل ہو جاتا ہے، میں بڑا عقلمند ہوں، جاہلوں، بیوقوفوں اور ان پڑھ لوگوں سے بات نہیں کرتا یا پھر کوئی عالم و فاضل بن جائے یا بڑے درجے پر پہنچ جائے تو اب چھوٹے لوگوں سے بات کرنا اپنی کسرِ شان اور توہین سمجھتا ہے مگر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، جو رب کے محبوب ہیں، جو باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں، جن کے لئے زمین و آسمان بنائے گئے، جو نبیوں کے سردار ہیں ان کا حلم، برداشت اور درگزر کے واقعات پڑھئے اور اپنے امتی ہونے پر فخر کیجئے۔

حلم وبردباری

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، اسلام لانے سے قبل آپ ایک

1... حلیۃ الاولیا، 4/29-30، رقم: 4652۔

یہودی عالم تھے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت زید بن سعنہ سے ایک مدت کے ادھار پر کچھ کھجوریں خریدیں، کھجوریں دینے کی مدت میں ایک دو تین باقی تھے کہ انہوں نے بھرے مجمع میں لوگوں کے درمیان، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انتہائی تلخ اور ترش لہجے میں سختی کے ساتھ تقاضا کیا۔ آپ کا دامن و چادر پکڑی اور نہایت تند و تیز جملوں کے ساتھ آپ کی طرف دیکھا، سخت نگاہیں تھیں اور چلا چلا کر کہا: اے محمد! میرا حق ادا کرو۔ اے عبد المطلب کے خاندان والو! تم سب کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔

ذرا سوچئے تو سہی! قرض لوٹانے میں ابھی چند دن ہیں وقت سے پہلے مطالبہ کیا جارہا ہے، سارا مجمع جمع ہے، حضور حق پر تھے، سامنے والا گستاخی پر گستاخی کئے جارہا تھا حضور کے اصحاب بھی موجود ہیں، جو حضور کے اشارے پر اپنی جانیں نثار کردیں، کیونکہ دو چار لوگ جس کے ساتھ ہوں تو اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹکتے، اپنی ذرا سی بے عزتی برداشت نہیں ہونے دیتے اور سامنے والے کو ظلم و جبر کا نشانہ بنادیتے ہیں مگر حضور نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب زید بن سعنہ کا گستاخانہ رویہ دیکھا تو جلال میں آگئے اور غیض و غضب سے بھرے انداز میں کہا: اے دشمن خدا! کیا تم رسول اللہ سے ایسی بات اور ایسی حرکت کر رہے ہو! اس خدا کی قسم جس نے انہیں حق کے ساتھ بھیجا، اگر مجھے نبی کریم کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا۔ رسول پاک کا کیا ہی

نرالہ انداز ہے زید بن سعنہ نے وقت سے پہلے مطالبہ کر کے ناحق کیا پھر پے در پے گستاخی کی اس کے باوجود گستاخ کی حمایت کی اور اپنے ساتھی کو سمجھاتے ہوئے کہا:

اے عمر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تم کو تو مجھے ادائے حق کی ترغیب دے کر اور اس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کر کے ہم دونوں کی مدد کرنی چاہئے تھی۔ اے عمر! تم اسے اس کا حق دو اور جتنا حق بنتا ہے اس سے زیادہ دینا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو حضرت زید بن سعنہ نے کہا کہ اے عمر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ نے فرمایا چونکہ میں نے تمہیں ٹیڑھی ترچھی نظروں سے دیکھ کر خوفزدہ کیا تھا اس لئے میرے آقا نے تمہاری دلجوئی کی خاطر تمہارے حق سے کچھ زیادہ مجھے دینے کا حکم دیا ہے۔ ٹیڑھی نظروں سے دیکھا تو اب اس کی دل جوئی بھی کرو۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ میں یہودیوں کا عالم زید بن سعنہ ہوں۔ آپ نے فرمایا ”پھر تم نے رسول اللہ کو جو باتیں کہیں اور ان کے ساتھ جو حرکت کی وہ کیوں کی؟ میں نے کہا: حضور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ آپ اللہ پاک کے نبی ہیں مگر ان دو علامتوں کو دیکھنا باقی تھا کہ **آپ کا حلم آپ کے غضب پر سبقت لے جاتا ہے** اور **آپ کے ساتھ جتنا زیادہ جہالت کا برتاؤ کیا جائے آپ کا حلم اتنا ہی بڑھتا چلا جائے گا**۔ بے شک میں نے یہ علامتیں بھی آپ میں پالی ہیں، تو اے عمر!، آپ گواہ ہو جائیں کہ میں اللہ پاک کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہوا۔ میں بہت مالدار ہوں، آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے اپنا

آدھا مال تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت پر صدقہ کر دیا۔ ⁽¹⁾

سبحان اللہ! کچھ دیر پہلے کھجوروں کا مطالبہ کیا جا رہا تھا اور اب آدھا مال اللہ کریم کی راہ میں خرچ کر دیا، آقا کے قدموں میں آئے اور آکر مسلمان ہو گئے۔

معافی کی خیرات

(1) سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جنگ احد میں دندان مبارک کو شہید کرنے والے اور چہرہ مبارک کو زخمی کرنے والے سے متعلق حضور نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اھدِ قَومِی فَاِنَّھُم لَا یَعلَمُونَ "اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں ہیں۔" ⁽²⁾

(2) خیبر میں زینب نامی یہودی عورت نے آقا کریم کو زہر دیا آپ نے اس سے بھی کوئی انتقام نہیں لیا۔ ⁽³⁾

(3) لبید بن اعصم نے حضور انور پر جادو کیا بذریعہ وحی رب کریم نے مطلع کر دیا مگر حضور نے اس سے بھی کوئی پوچھ گچھ نہیں فرمائی۔ ⁽⁴⁾

(4) غورث بن حارث نے آپ کے قتل کے ارادے سے تلوار کھینچی اور جب پیارے آقا نیند سے بیدار ہوئے غورث سامنے کھڑا تھا کہنے لگا: اے محمد! اب کون ہے جو آپ کو بچائے گا؟ حضور نے فرمایا: اللہ، نبوت کی ہیبت سے تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، حضور

1... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر اسلام زید بن سعنۃ۔۔۔ الخ، 4/792، حدیث: 6606۔

2... الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/105۔

3... مدارج النبوۃ، 2/250۔

4... طبقات کبریٰ، 2/155۔

نے تلوار اٹھائی اور فرمایا: اب تجھے کون بچائے گا؟

اے انتقام کی آگ میں جلنے والو! اس صورتحال کو تو دیکھو (Just look at this situation) اگر کوئی ہم پر حملہ کرے اور کسی طرح ہم اس پر حاوی آجائیں تو پھر ہم یہی بولتے ہیں کہ ہم اسے نہیں چھوڑیں گے، جو مجھے قتل کرنے آیا تھا اب میں اسے قتل کردوں گا شاید کوئی اسی وجہ سے جیل میں ہو، نبی کا کلمہ پڑھنے والو! نبی کی تعلیمات پر بھی عمل کیجئے، نبی کے حسن اخلاق کو اپنالیجئے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے جانی دشمن کو معاف کردیا۔ غورث اپنی قوم میں آکر کہنے لگا: اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا کے تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔ (1)

حضور کا حلم اور کفار مکہ کا ظلم

کفار مکہ نے ہر طرح کے مظالم ڈھائے، حد درجہ تکلیفیں دیں، کبھی راستے میں کانٹے بچھاتے، کبھی حالت نماز میں جانوروں کے اعضا رکھتے، حضور کے راستے میں پھبتیاں کستے، حضور کو برا بھلا کہتے، اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا، بہت کم لوگ مسلمان ہوئے، مسلمانوں کی افرادی قوت کم تھی مگر جلد ہی وہ وقت بھی آیا جب حضور نے مکہ کو فتح کیا، اب سارے وہ کفار ایک قطار میں کھڑے تھے جنہوں نے طرح طرح کے مظالم ڈھائے تھے، ان کے سر جھکے ہوئے تھے اور اپنے ساتھ ہونے والے انصاف کا سوچ کر کانپ رہے تھے کہ ہم نے انہیں تنگ کیا، ان کے اصحاب کو شہید کیا، مکہ سے نکالا، مدینہ منورہ سے چین سے نہیں رہنے دیا، مکہ سے بیٹھ کر مدینہ منورہ میں سازشیں، لڑائیاں کیں، اب ہمیں

1... الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/ 106-107۔

اپنے کئے کی سزا ملے گی اور ضرور ملے گی۔ کفار اپنا اگلا انجام سوچ کر کانپ رہے تھے، ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، دشمنوں کو امان دینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ" آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔"(1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیشہ یاد رکھئے! آپ کسی سے لڑکر یا بدلہ لے کر اپنا نہیں بناسکتے، معاف کر کے اپنا بناسکتے ہیں، حضور نے اہل مکہ کو معاف کر دیا، اس کے بعد جوک درجوک لوگ مسلمان ہوتے چلے گئے، ظالم سے درگزر فرمایا وہ دامن مصطفٰے میں آگیا، لہٰذا اگر آپ اچھی زندگی گزارنا چاہتے ہیں اپنے گھر، خاندان، محلے، بستی الغرض جہاں بھی محبت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو معاف اور درگزر کرنے کی عادت اپنائیے۔

قتل کی سازش اور بخشش

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک اور قتل کی سازش کی گئی، صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک غیر مسلم کو پکڑ کر لائے، عرض کی: یارسول اللہ، اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا، وہ شخص مارے دہشت کے کانپ رہا تھا کہ انہیں کا قتل کرنے آیا تھا اب ان کے سامنے بطور مجرم کھڑا ہوں نہ جانے میرا کیا بنے گا؟ حضور فرماتے ہیں: تم ڈرو نہیں، اگر تم نے میرے قتل کا ارادہ کر بھی لیا تو کیا ہوا، تم مجھ پر کبھی بھی غالب نہیں آسکتے کیونکہ اللہ پاک نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔(2)

1...الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے، فصل واما الحلم...الخ، 1/ 108۔

2...الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے، 1/ 108۔

”تم ڈرو نہیں“ اس آواز کی طرف تو دیکھئے(Just listen to this voice)الفاظ کیسے پیارے تھے؟ جانی دشمن کا نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کچھ بھی نہیں کیا اور اسے معاف کر دیا، حضور کی شانِ عفو و کریمی کو دیکھ کر دنیا دیوانی ہوگئی، وہ کفار جو جان لینے والے تھے، میرے نبی کی عادات دیکھ کر جان دینے والے بن گئے، جو نبی کا دشمن ہوتا وہ محافظ بن جاتا، آج ہم سب موجود ہیں وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حلم اور بردباری کی برکات ہیں۔

اپنی ذات کے لئے کبھی بدلہ نہ لیا

بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: **وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ**⁽¹⁾ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں کا اگر کوئی مرتکب ہوتا تو ضرور اس سے مواخذہ فرماتے اس سے پوچھ گچھ کرتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت کے مبارک واقعات پڑھنے کے بعد اچھی اچھی نیت کر لیجئے اگر انتقام اور بدلے کا ارادہ ہے تو اسے ختم کر دیجئے غصے کی عادت نکال دیجئے، کسی کو معاف کرنے کا دل نہیں کرتا تو یہ سوچ کر ہی معاف کر دیجئے کہ وہ آپ کے نبی کا امتی ہے، آپ کا مسلمان بھائی ہے، ایسے موقع پر نبی پاک کی معاف و درگزر والی عادات یاد کیجئے۔

1...بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 2/489، حدیث: 3560۔

حسن اخلاق کا ثواب

ہر ایک کو اپنی باطنی کیفیت معلوم ہے، ہم میں سے ہر ایک اپنے بارے میں یہی سمجھتا ہے کہ وہ نیک نہیں ہے، تہجد گزار نہیں، عبادت گزار نہیں، نفلی روزے نہیں، شب بیداری نہیں مگر حسن اخلاق ایک ایسی عادت ہے بندہ اس کو اپنا کر ثواب کا حق دار بن جاتا ہے ۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: بندہ حسنِ اخلاق کی وجہ سے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔ (1) یعنی اگر صرف حسن اخلاق بہتر کر لے تو انسان ان عبادت گزاروں کے درجے کو پالیتا ہے۔

سب سے بہتر کون

ہم میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میں سب سے اچھا اور بہتر بن جاؤں مگر سب سے کیسے بنیں؟ اس بارے میں ہمیں کون بتائے گا؟ ہمارے پاس ایک ذات ہے جو ہمیں بتائے گی کہ سب سے بہتر کون ہے، جن کے بارے میں اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے | ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل مسلمان وہ ہے جو اچھے اخلاق والا ہے۔ (2)

حدیث قدسی ہے: اللہ پاک فرماتا ہے: میں نے بندوں کو اپنے علم سے پیدا کیا پس جس

1... معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، 4/ 372، حدیث: 6283۔

2... ابو داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان، 4/ 290، حدیث: 4682۔

سے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہوں اُسے اچھے اخلاق عطا کر دیتا ہوں اور جس سے برائی کا ارادہ کرتا ہوں اسے برے اخلاق دے دیتا ہوں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! کہیں برے اخلاق ہمیں تباہ و برباد نہ کر دیں، وہ لوگ جو نرمی نہیں اپناتے، بات بات پر سختی کرتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے، چنانچہ اللہ پاک کے حبیب، ہم گنہگاروں کے طبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نرمی فرمانے والا ہے۔ اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا۔ (2)

اے سخت رہنے والو! خدا کے واسطے نرم ہو جائیے، لوگوں پر رحم اور معاف کرنے کی عادت اپنائیے، اگر کوئی پہلوان ہے تو وہ کہتا ہے مجھ سے اونچی آواز میں کوئی بات نہیں کر سکتا، میرے سامنے کس کی مجال جو آنکھ اٹھا کر گفتگو کر سکے اگر کوئی میرے ساتھ برا ہے تو میں اس سے بڑھ کر بُرا ہوں، یاد رکھو! پہلوان اور طاقتور وہ نہیں جو غصے کے وقت کسی پر قابو پالے۔

پہلوان کون؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: طاقتور وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے، صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر طاقتور کون ہے؟ ارشاد فرمایا وہ جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (3)

1... معجم اوسط، 6/234، حدیث: 8621۔

2... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، حدیث: 6601، حدیث: 1131۔

3... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب...الخ، حدیث: 2608، ص 1406۔

معلوم ہوا کہ اصل طاقتور وہی ہے جو غصے میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھے، کیا ہم ایسے طاقتور ہیں؟ یا پھر غصے کے ہاتھوں پاگل ہو جاتے ہیں اور آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، جیلوں سے متعلق یہی بتایا جاتا ہے کہ یہاں پر تھوڑی اور معمولی باتوں پر بھی قیدیوں میں لڑائی ہو جاتی ہے حالانکہ غصے کی وجہ سے جیل آگئے اب تو صبر کر لیجئے، اب نرمی اختیار کر لیجئے، اب بھی درگزر نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟ اب بھی ایک دوسرے پر رحم نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟ جو رحم نہیں کرتا اس کے لئے فرمان عبرت نشان ہے:

رحم نہیں کرتا رحم نہیں کیا جاتا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے، جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ جو بندوں کو معاف نہیں کرتا اُسے معاف نہیں کیا جاتا۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! خدارا! آج نیت کر لیجئے، اگر دل میں انتقام کی سوچ ہے تو ابھی سچے دل سے معاف کر دیجئے، معاف کرنا پیارے آقا کی سنت ہے، سنت کی نیت سے معاف کر دیجئے، ممکن ہے سنت کی برکت سے بگڑے ہوئے کام سنور جائیں، مشکلیں آسان ہو جائیں، پریشانیاں دور ہو جائیں، اللہ پاک سے دعا بھی کرنی چاہئے:

”یا اللہ! یہ تیرے بندے ہو کر تیرے بندے کو معاف کر رہیں مولیٰ تو ہمیں بھی معاف فرما دے۔ ہمارے گناہ بھی معاف فرما دے۔“

1... کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الرحمۃ بالضعفاء والاطفال والشیوخ، 3/68، حدیث: 5963۔

معاف کرنے سے معافی مل گئی

ایک شخص کی بیوی نے کھانا پکایا۔ اور اس کھانے میں نمک تیز ہو گیا۔ اس نے سوچا یہی پلیٹ اس کے منہ پر مار دوں لیکن وہ یہ سوچ کر رک گیا کہ اس نے ایک غلطی کی ہے اور اسے سزا دینے کا دل چاہ رہا ہے اور میں صبح و شام اپنے رب کی نافرمانیاں کرتا ہوں میرا رب تو مجھے سزا نہیں دیتا، یہ خیال آتے ہی اس نے سزا دینے کا ارادہ ترک کر دیا اور چپ چاپ کھانا کھا لیا، جب قبر میں گیا تو اسے بتایا گیا: اس دن نے تو نے میری بندی کو معاف کیا تھا جب تو بندہ ہو کر میری بندی کو معاف کر سکتا ہے تو میں تو سب سے بڑا معاف کرنے والا ہوں جا میں نے تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

معاف کرنے پر شیطانی خیال

کسی کو معاف کرنے سے پہلے شیطان عجیب و غریب خیالات ذہن میں ڈالتا ہے کہ اگر بدلہ نہیں لیا تو لوگ بزدل بولیں گے، دم خم نہ ہونے پر لعن طعن کریں گے، شیطان اور لوگوں کا کام ہی وسوسے ڈالنا ہے، ذرا ٹھنڈے دماغ سے سوچئے! معاف کرنا مشکل ہے یا بدلہ لینا، یقیناً معاف کرنا بے حد مشکل ہے تو جو مرد ہوتا ہے وہ مشکل کام کرتا ہے، بدلہ لینے پر صبر کرنا، خود کو روکنا یہ نہایت ہی مشکل کام ہے۔ ایسے مواقع پر حضور کی سیرت یاد کیجئے، دشمن قتل کرنے کے لئے تیار کھڑا تھا، پھر بھی معاف کر دیا، قتل کا منصوبہ بنانے والا کو معاف کر دیا کفار مکہ سزا سننے کے لئے سر جھکائے کھڑے تھے عام معافی کا اعلان کر دیا۔

بزدلی والے وسوسوں کا شکار مت ہونا، آپ بزدل نہیں بلکہ نبی کے غلام ہیں، حضور کے امتی ہیں، آقا کریم نے جو تعلیمات دی ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے لہٰذا نیت کر لیجئے

کہ سب کو معاف کردیں گے، جس جس سے بدلہ لینے کا ارمان ہے اسے معاف کر دیجئے، اللہ کریم سے دعا مانگئے:

مولیٰ میں نے تو سب کو معاف کردیا۔ اے کریم! نبی کے صدقے مجھے بھی معاف کردے۔

دنیا وقتی جیل ہے

دنیا عارضی قید خانہ ہے، یہ وقتی جیل ہے جہاں زندگی کے چند سال گزارنے ہیں مگر ایک ایسی بھی جیل ہے وہاں کی پکڑ اور سزا بہت سخت ہے اگر اس میں گرفتار ہوگئے تو پھر کہیں کے نہیں رہیں گے، واقعی قابل افسوس ہے وہ شخص جو جہنم کا قیدی بن جائے، قبر میں بھی قیدی ہوگا، دنیا میں تو قید تھا ہی اب آخرت میں بھی قیدی رہے گا، خدارا! اس قید کو غنیمت جان لیجئے، یہاں پر ایسے کام کرلیجئے کہ قبر و آخرت اچھی ہوجائے۔

قید و بند اور جیل کی زندگی بہت آزمائش والی ہوتی ہے، قیدیوں کی صبح ہوتی ہے تو شام نہیں ہوتی اور اگر شام ہوجائے تو رات آنکھوں میں کٹتی ہے اور صبح کا انتظار ہی رہتا ہے، بیوی بچے، گھربار، بہن بھائی اور رشتے دار سب یاد آتے ہیں یہ قید تو ایک نہ دن ختم ہوجائے گی اس قید میں کچھ آسانیاں بھی ہیں کھانا ملتا ہے، پانی دیا جاتا ہے، پنکھوں کا انتظام بھی ہے، کھلی فضا میں سانس بھی لے سکتے ہیں، مگر سوچئے! قبر کا قیدی کیسا ہوگا؟ دو گز کی قبر، سانپ بچھو سزا دینے کے لئے تیار، قبر گنہگار کو ایسے دبائے گی کہ پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گی، قبر میں نہ کوئی پیشی ہوگی، نہ وکیل ہوگا نہ کسی کی سفارش چلے گی، جو قید ہوگیا وہ قید ہوگیا اور جو بری ہوگیا وہ بری ہوگیا، قیامت کے دن جب فیصلہ

ہو گا تو جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف جائیں گے جو جنت کی طرف چلا وہ رہا ہو گیا وہ عیش و عسرت میں ہو گیا اور جو دوزخ میں گیا وہ پھنس جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جیل میں رہ کر ایسے اعمال مت کیجئے کہ قبر میں قیدی بننا پڑے، اگر ایسے اعمال کئے تو پھر یہاں سے قیدی بن کر قبر و جہنم کے قیدی بن جاؤ گے، جیل میں نیکیاں اور عبادت کرنے کے مواقع ملتے ہیں، قرآن پڑھئے، نمازیں ادا کیجئے، علمِ دین سیکھئے، سنتوں پر عمل کیجئے، دعوتِ اسلامی پر قربان جایئے! جس نے جیل میں قرآن سیکھنے سکھانے کا انتظام کیا، نمازیں سکھانے کا اہتمام کیا، جیلوں میں بھی دعوتِ اسلامی نبی کی سنتیں سکھا رہی ہے۔ جیل میں آکر عبادت گزار بن جایئے، نمازیں پڑھئے، نوافل سمیت ذکر و اذکار کیجئے، اگر یہاں پر بھی فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں، گانے سنتے ہیں، لوگوں کی غیبتیں اور دل آزاریاں کرتی ہیں، بے حیائی کی باتیں کرتی ہیں، خدارا اس جیل سے قبر کو یاد کر لیجئے۔ ہم مسلمان ہیں، ہم نے مرنا ہے اور قبر میں جا کر اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔

اے نبی کے غلامو! رب سے دعا کیجئے کہ ہمیں لمحہ بھر بھی عذابِ قبر نہ ہو، ایک آن کے لئے بھی جہنم میں نہ جائیں۔ جیل میں گرمی بہت ستاتی ہے یہ دنیا کی آگ ہے جہنم کی آگ اس سے زیادہ خطرناک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا جہنم میں آگ کی گرمی دنیا کی آگ کی گرمی سے اُنہتر (69) درجے زیادہ ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! دوزخی جہنم کی آگ میں جھلس کر ایسے مسخ ہو جائیں گے کہ

---

(1) . . . بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ النار... الخ، 2/ 396، حدیث: 3265۔

ان کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا۔ اور نیچے کا ہونٹ سکڑ کر ناف تک پہنچ جائے گا۔ کچھ دوزخیوں کو خونی دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ تیرتے ہوئے کنارے تک آئیں گے تو ایک فرشتہ ایک پتھر کی چٹان ان کے منہ پر اس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر جائیں گے اور یہ عذاب بار بار دیا جاتا رہے گا۔ یہ سود خوروں کا گروہ ہو گا۔

آج دنیا کے تندور کو دیکھتے ہیں تو گرمی لگتی ہے، ڈر لگتا ہے کبھی ہاتھ اندر نہ چلا جائے۔ جہنم میں ایک تنور ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اوپر سے بہت کم چوڑا ہے اُس میں زناکار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا۔ تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے منہ تک اوپر آجائیں گے۔ پھر ایک دم وہ شعلے بجھ جائیں گے اور پھر وہ اس تنور کی گہرائی میں گر پڑیں گے۔

دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور پچھا بھی پلایا جائے گا۔ جس کو غساق کہتے ہیں اور اس کی بدبو کا یہ حال ہو گا کہ اگر ایک ڈول غساق دنیا میں گرا دی جائے تو تمام دنیا بدبودار ہو جائے۔ (1)

دنیا کی قید اور جیل کچھ بھی نہیں ہے جو قید جہنم کی ہے۔ اللہ پاک ہمیں دنیا کی جیل سے بھی محفوظ رکھے اور قبر و جہنم کی سزا سے بھی بچائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1... ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ماجاء فی صفۃ شراب اہل النار، 2/263، حدیث:2593۔

یہ بیان 20 نومبر 2019 کو ”شاہراہ فیصل“، کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

پیارے آقا کی
پیاری باتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...اہل عرب کی زبان دانی
- ✿...امی ہونے کی حکمتیں
- ✿...حضور کی گفتگو
- ✿...کامیابی کا فارمولا
- ✿...مزاح اور مذاق میں فرق

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درود پاک کی فضیلت

مصطفیٰ جانِ رحمت، شمع بزم ہدایت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کیا کرو کہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا کل بروز قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جب کبھی یار دوست، رشتہ دار ایک ساتھ جمع ہوں اور اپنی محفل، مجلس یا بیٹھک (Gathering) کو خوبصورت یا حسین بنانا چاہتے ہوں تو درود پاک پڑھ لیجئے کیونکہ یہ درود پاک قیامت کے دن نور کا کام کرے گا۔ اپنی زندگی میں درود پاک کو شامل کر لیجئے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے درود شریف کا ورد جاری رکھیں، مسائل، پریشانی، بیماری، دکھ تکلیف چاہے کیسی ہی مشکل کیوں نہ آجائے بس درود شریف کا وظیفہ سنبھال لیجئے کیوں؟ کیونکہ

ہر درد کی دوا ہے صلِ علیٰ محمد
تعویذ ہر بلا ہے صلِ علیٰ محمد

1... فردوس الاخبار، 1/422، حدیث: 3149۔

سب سے اعلیٰ وظیفہ

آپ اگر بیمار ہیں، طبیعت میں بوجھ محسوس کر رہے ہیں، ٹینشن یا پریشانی میں مبتلا ہیں، گھر یا کاروبار کا مسئلہ ہو گیا، قرضوں یا بیماریوں میں پھنس چکے ہیں، پریشان نہ ہونا، اپنے آپ کو فضول کاموں سے بچا کر بس صدق دل سے کثرت سے درود پاک پڑھنے والے بن جائیے، پانچ وقت کی نماز کی پابندی کیجئے، ان شاء اللہ درود پاک کی برکت سے تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ درود پاک سب سے بہترین، مبارک اور اعلیٰ وظیفہ ہے، یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے بارے میں رب کہتا ہے: اے ایمان والو! میں بھی کرتا ہوں ، فرشتے بھی کرتے ہیں تم بھی اس عمل میں شامل ہو جاؤ۔ درود پاک کا وظیفہ ہمیں قرآن سے ملا ہے لہٰذا کثرت سے درود پاک پڑھئے۔ اللہ پاک ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنا نصیب کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے اپنے حبیب اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ارفع و اعلیٰ بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علماء و فقہا، محدثین، مفسرین، شارحین اور شعرائے اسلام نے نبی پاک کی تعریف و توصیف کے لیئے قلم تو اٹھایا مگر تعریف و توصیف کرتے وقت حیران بھی رہے اور پریشان بھی رہے کیوں؟ کیونکہ حضور کے فضائل و خصائص بے حد و بے شمار ہیں کون کون سے اوصاف خصائل و فضائل کا ذکر کریں ؟ تعریف و توصیف میں ہزاروں صفحات لکھ بھی دیئے مگر تعریف کا حق ادا کرنے سے ہمیشہ قاصر ہی رہے، تاجدار

بریلی، حسان الہند، اعلی حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان نے بھی کوشش کی، قلم اٹھایا اور لکھا:

سرور کہوں کہ مالک و مولی کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
اللہ رے ترے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے

حضور کی شان میں پورا نعتیہ کلام لکھ دیا مگر حضور کی تعریف و توصیف سے قاصر ہی رہے آخر میں خود ہی فرما دیا

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامُشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اس کلام کی خوبصورتی میں ذرا غور کیجئے، اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان اس نعت میں یہی تلاش کرتے رہے کہ نبی پاک کو کہا کیا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذات کے بہت سے پہلو ہیں اور کسی بھی پہلو پر آج تک مکمل بات نہیں ہو سکی۔

اہل عرب کی زبان دانی

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آمد سے پہلے اہل عرب کو اپنی زبان پر بڑا ناز اور فخر تھا۔ وہ لوگ اپنے آپ کو دانشور، مفکر اور بہت پڑھا لکھا سمجھتے تھے ان کی فصاحت وبلاغت کے چرچے تھے، اہل عرب کی آپس کی لڑائیاں بھی سالوں تک چلتی تھیں، کبھی تو یہ لڑائی تلواروں سے ہوتی تھی اور کبھی لفظوں کے وار سے حریف کو زخمی کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ جو اپنے مدمقابل یا حریف سے بہتر شعر لے آتا اس کی جیت کا اعلان کر دیا جاتا اور باقاعدہ اسے کعبہ پر لٹکایا جاتا اور جب تک اس سے اچھا شعر یا کلام نہ لایا جاتا اس وقت تک وہ دیوان کعبہ پر لٹکا رہتا اور اس کے لکھنے والے کو فصیح و بلیغ اور سب سے بڑا زبان دان مانا جاتا۔ اس زمانے کے اہل عرب دوسری زبان والوں کو عجمی کہتے تھے عجمی کا مطلب "گونگا"، گویا وہ دوسری زبان والوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں تھے اور کہتے تھے ان کے پاس زبان ہی نہیں اور نہ ہی انہیں بولنا آتا ہے بس ہم عربی ہی زبان والے ہیں اور ہمیں ہی بولنا آتا ہے۔

اللہ پاک کا تربیت فرمانا

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے لوگوں کے درمیان تشریف لائے جنہیں اپنی زبان پر فخر و ناز تھا، بظاہر عقل یہی کہتی ہے کہ ایسے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا، خدا کا پیغام پہنچانا آسان کام نہیں تھا، انہیں دعوت دینے والا یا تو ان کے ہم پلہ ہو یا پھر ان سے بڑھ کر ہو اور پیغام پہنچانے والے کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ ہو، زبان کی فصاحت وبلاغت پر عبور ہو۔ اللہ کریم کی شان دیکھئے! اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کسی

استاد کے پاس تعلیم کے لئے نہیں بھیجا براہ راست خود اپنے محبوب کی تربیت فرمائی۔ حضور کی تعلیم و تربیت بغیر استاد کے ہوئی اسی لئے آپ کو ”امی“ کہتے ہیں، جس کا مطلب بغیر استاد کے تعلیم پانا۔ بعض لوگ اپنی کم علمی یا جہالت کی وجہ سے ”امی“ کا ایسا غلط مطلب بیان کرتے ہیں جو حضور کی شان کے قطعا لائق نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں سے خود بھی بچئے اور اپنی اولاد کو بھی دور رکھئے۔

”امی“ ہونے کی حکمت

علمائے کرام نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ”امی“ ہونے کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں:

1✿... حضور کا کوئی استاد ہوتا تو آپ کو اس کا ادب کرنا پڑتا حالانکہ اللہ پاک نے کائنات کو اس لئے بنایا کہ حضور کی کا ادب کریں کیونکہ رب کی رضا تو یہی ہے کہ ساری دنیا میرے حبیب کا ادب کرے۔

2✿... نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کوئی انسان استاد نہیں تاکہ کوئی یہ دعوی نہ کرسکے کہ نبی میرا شاگرد ہے۔

3✿... حضور کا کوئی استاد ہوتا تو لوگ کہتے ہیں استاد زیادہ علم والا ہے جبھی تو نبی کو اتنا سکھایا ہے۔

4✿... حضور کے بارے میں کوئی یہ الزام نہ لگائے کہ چونکہ حضور پڑھے لکھے تھے اس لئے خود ہی قرآن بنالیا۔

5✿... حضور کے بارے میں کوئی اس شک وشبہہ میں نہ رہے کہ یہ تو پچھلی کتابوں سے دیکھ کر تعلیمات بیان فرماتے ہیں۔

اللہ پاک نے براہ راست اپنے حبیب کریم کو علوم عطا فرما کر ایسے تمام وسوسوں کا جڑ سے خاتمہ کر دیا اور اپنے محبوب کو ان لوگوں کے پاس دین کی دعوت دینے کے لئے بھیجا جو اپنے آپ کو فصیح و بلیغ سمجھتے تھے، جب حضور ان کے درمیان جلوہ گر ہوئے تو ان کی حالت انتہائی عجیب و غریب ہو گئی، اس صورت حال کو سامنے رکھ کر بریلی کے تاجدار، حسان الہند مولانا امام احمد رضا خان حضور کی جناب میں ہدیہ نعت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

گویا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: خدا نے بہت سے لوگوں کو زبان دی ہے اور بڑے ماہرین گفتار آئے مگر حضور آپ کے کلام کی بات ہی نرالی ہے کیونکہ بڑے بڑے فصحائے عرب جنہیں اپنی زبان دانی پر بڑا فخر و ناز تھا حضور کے سامنے بیٹھتے تو ان کی حالت عجیب ہو جاتی اسی منظر نامہ کو اعلیٰ حضرت شعر میں کچھ یوں بیان فرماتے ہیں:

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

جوامع الکلم بنایا

اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جوامع الکلم بنایا، جوامع الکلم کو آسان الفاظ میں یوں سمجھئے جیسے کوزے کو دریا میں بند کرنا، طویل گفتگو کو چند جملوں میں سمیٹ دینا، حضور کے جوامع الکلم احادیث ایک جملے کی ہوتی ہے مگر ان احادیث کی شرح میں

علماء نے بڑی بڑی کتابیں لکھ دیں نیز حضور کا اندازِ گفتگو انتہائی شیریں (Extremely Sweet) ہوتا تھا، ہم حضور کے امتی ہیں، ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عادت و اخلاق کو پنانا چاہئے کہ حضور کس طرح گفتگو فرماتے تھے؟ یہ آپ کے گھر کے افراد بہتر بتاسکتے ہیں۔

دلنشین گفتگو

چنانچہ ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گفتگو کیسی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: آپ اس طرح لگاتار گفتگو نہ فرماتے جس طرح تم بولتے چلے جاتے ہو بلکہ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے۔ بلکہ کلام اتنا صاف اور واضح ہوتا تھا کہ سننے والے اس کو سمجھ کر یاد کر لیتے تھے۔ اگر کوئی اہم بات ہوتی تو اس جملہ کو کبھی کبھی تین تین مرتبہ فرمادیتے تاکہ سننے والے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔(1)

حضور کی گفتگو سے سیکھئے

پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گفتگو کا انداز بہت ہی خوبصورت ہے کہ ٹھہر ٹھہر کلام فرمایا کرتے اور اہم بات کو بار بار دہراتے تاکہ سارے سننے والے اچھے طریقے سے سن لیں، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک عادت سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ چِلّا چِلّا کر یا تیز تیز بات کرنا سنت نہیں ہے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر ایسے بات کیجئے کہ سننے والے پر ایک ایک لفظ واضح ہو جائے اور اسے سمجھ آجائے۔ دنیا آج بھی ان

1... الشمائل المحمدیہ، باب کیف کان کلام رسول اللہ، ص134-135، حدیث: 213-215۔

لوگوں کی گفتگو سننا پسند کرتی ہے جو ٹھہر ٹھہر کر اور آہستہ گفتگو کرتے ہیں۔

امیر اہلسنت کا انداز گفتگو

شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے، آپ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ایک ایک لفظ دل میں اتر رہا ہے، یوکے یورپ میں رہنے والے کئی لوگ کہتے ہیں، ہمیں امیر اہلسنت کی باتیں پیاری لگتی ہیں، ان کے سمجھانے کا انداز بہت اچھا ہے، آسان طریقے سے ہر چیز بتاتے ہیں، امیر اہلسنت نے سیرت مصطفٰی کو اپنایا، حضور کی سیرت پر عمل کرنے کی برکتیں ہیں، آج انہیں دنیا بھر افریقہ، یورپ، یوکے میں سنا جاتا ہے اور آپ کی گفتگو اتنی سادہ اور آسان ہوتی ہے کہ 7 سال کا بچہ بھی سمجھ رہا ہوتا ہے اور 60 سال کا بوڑھا بھی۔

مزاج کے حوالے نہ کیجئے

لوگ کہتے ہیں ہماری عادت ہی ایسی ہے، ایک بات یاد رکھئے! ہمارے بولنے کا انداز یا ہمارا مزاج یہ بدل سکتا ہے اور یہ بدل بھی جاتے ہیں، کچھ چیزیں قدرتی ہوتی ہیں اور ان کے بدلنے پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا جیسے رنگ اور قد وغیرہ مگر مزاج تو بدلے جاسکتے ہیں، انداز تبدیل ہوسکتے ہیں، یہ بات ذہن نشین کرلیجئے کہ خود کو مزاج کے حوالے نہیں کرنا، میں غصے والا ہوں، میں تیز تیز بولتا ہوں، میرا مزاج ہی ایسا ہے، میرا انداز (Style) تو ایسا ہی ہے، یہ سب تبدیل ہوسکتا ہے بس ہمیں تھوڑی بہت مشق (Practice) کرنی ہوگی اور اگر سنت کی نیت سے کریں گے تو ان شاءاللہ ثواب بھی پائیں گے۔

جو سمجھ آئے وہی بات کیجئے

لوگوں کی عقل، سمجھ، عمر اور مزاج کے مطابق بات کیجئے، جب ہم 4 یا 5 سال کے بچے سے بات کرتے ہیں تو ہمارا انداز بالکل مختلف ہو جاتا ہے، ہم بچوں جیسی باتیں کرتے ہیں، بچوں کا اسٹائل اپناتے ہیں تاکہ بچہ ہماری بات سمجھ سکے، بالکل اسی طرح کسان کے سامنے سائنس کی بات کرنا، ڈاکٹر کے سامنے سے دِیَت یا عشر کے مسائل بیان کرنا، خاندان کے بڑے بوڑھے کے سامنے موبائل سافٹ ویئر کی بات چھیڑ دینا انہیں بور کر دے گا لہٰذا جیسے لوگ ہوں ان کے مطابق گفتگو کرنی چاہیئے۔

بھاری بھرکم جملوں سے رعب جمانا

بعض لوگ اپنی علمیت یا زبان کا رعب جمانے کی کوشش کرتے ہوئے بہت ہی بھاری بھرکم جملے بول دیتے ہیں اگرچہ سننے والے کو کچھ بھی سمجھ نہ آئے آپ خود ہی غور و فکر کیجئے کہ جن کے لئے بول رہے ہیں انہیں ہی سمجھ نہ آئے تو پھر آپ کے بولنے کا کیا فائدہ، بلاوجہ آپ کی توانائی (Energy) بھی ضائع ہوتی ہے، اسی بھاری بھرکم جملوں کے متعلق شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری نے اپنی کتاب میں ایک واقعہ لکھا:

”شعبہ ذراعت کے ایک آفسر سے گاؤں سے ایک کسان ملنے گیا، سیکرٹری سے ٹائم ملنے کے بعد جب کسان آفسر کے سامنے گیا تو آفسر نے سوال کیا: **تمہاری کشت زار میں امسال تقاطر امطار ہوا کہ نہیں؟** کسان گھبرا کر باہر آ گیا اور کہا: صاحب تلاوت کر رہے ہیں۔“

آسان لفظوں کا استعمال

شیخ طریقت، امیر اہلسنت پہلے انگلش الفاظ استعمال نہیں کرتے تھے مگر اب آپ کی گفتگو اور تحریروں میں انگریزی الفاظ نظر آتے ہیں اس کیا وجہ ہے؟ وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ تاکہ لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہو، اسی لئے بعض اردو الفاظ کے ساتھ اس کی انگریزی بھی بول دیتے ہیں تاکہ جنہیں سمجھایا جارہا ہے انہیں آسانی سے سمجھ آجائے۔

مسکرا کر گفتگو کیجئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دورانِ گفتگو مسکرایا کرتے تھے اور صحابہ کرام حضور کی ہر ہر ادا کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بھی ہمیشہ مسکرا کر گفتگو فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابو دردا سے پوچھا آپ جب بھی مجھ سے بات کرتے ہیں مسکرا کر کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابو دردا نے فرمایا: مَارَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا إِلَّا تَبَسَّمَ فِي حَدِيثِهِ(1) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ دوران گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔

غور کیجئے! ہم دورانِ گفتگو کتنا مسکراتے ہیں؟ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں کبھی مسکراتا نہیں دیکھیں گے شاید وہ لوگ مسکرانے کی فیس لیتے ہیں؟ مسکرانے پر کوئی فیس نہیں ہے بلکہ مسکرانا تو سنت ہے اور یہ وہ خزانہ ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہوگا، تجربہ کرکے دیکھ لیجئے اگر آپ مسکرا کر گفتگو کریں گے تو سامنے والے کے چہرے پر بھی مسکراہٹ

1... مکارم الاخلاق لطبرانی، رقم:21۔

آجائے گی۔ اسلام اتنا پیارا مذہب ہے کہ کسی کو مسکراتا دیکھنے پر دعا کی تعلیم دیتا ہے۔ جب کبھی کسی کو مسکراتا دیکھیں تو اس کے لئے کہیں "اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ اللہ پاک آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔" سنت کی نیت سے مسکرائیں گے تو ان شاءاللہ ثواب بھی ملے گا لہٰذا مسکرانے کی عادت اپنائیے، گھر، دوستوں اور عزیز واقارب کے ساتھ مسکرا کر پیش آیئے، اللہ پاک نے چاہا تو آپ ہر دلعزیز شخصیت بن جائیں گے، سب آپ کو پسند کریں گے۔

کامیابی کا فارمولا

کچھ لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ نہ ہمارے قریب کوئی آتا ہے اور نہ ہی کوئی ہم سے دوستی کرتا ہے، ایسے لوگوں سے صرف ایک سوال کیا جائے "**کیا آپ مسکرا کر گفتگو کرتے ہیں؟**" آج کل کامیابی (success) پر بڑے بڑے سیمینار اور ورکشاپس کروائی جارہی ہیں، کامیابی حاصل کرنے کے اصول اور طریقے بتائے جاتے ہیں، خدا کی قسم! دنیا کے سارے کامیابی کے اصول ایک طرف کر دیجئے، صرف نبی پاک کی سنتوں کو اپنا لیجئے کیونکہ رب کریم نے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بنایا ہی ہے ایسا کہ آپ کا ایک ایک عمل کامیاب (Successful) ہونے کی ضمانت دیتا ہے، اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں اترنا چاہتے ہیں تو مسکرانا شروع کر دیجئے، سنت کی نیت سے مسکرائیں تو ہر بار ثواب ملے گا، نبی پاک کا مسکرانا بھی کمال کا تھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان نے اپنے شہرہ آفاق کلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک اعضاء کو انتہائی دلکش، دلنشین اور خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے، آپ لکھتے ہیں:

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں   اُن لبوں کی نَزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا   چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں   اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود   اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود   اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے   ان ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں   اس گلے کی نظارت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کوئیں شیرہ جاں بنے   اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں   اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود   اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود   پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں درود   سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کسی کی بات سنتے تو مکمل توجہ کے

ساتھ سنتے، آپ سے کوئی ہاتھ ملاتا تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ چھڑواتے جب تک سامنے والا الگ نہیں کرتا، جب کسی سے گفتگو فرماتے تو پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتے۔ کیا ہماری عادتیں ایسی ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہمارا حال تو ایسا ہے کہ ہاتھ کسی سے ملاتے ہیں چہرہ کسی اور کی طرف ہوتا ہے اور اگر کوئی تیسرا آجائے تو فوراً اس کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں، کسی ایک کی طرف بھی مکمل توجہ نہیں دیتے حالانکہ اس طرح کرنا سنت نہیں ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ جس سے بات کریں پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوں، ٹھہر ٹھہر کر اور مسکرا کر بات کیجئے، جب ان سنتوں پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ کامیاب (successful) ہونا شروع ہوجائیں گے، جو بزنس کرتے ہیں یا لوگوں سے رابطہ (Public dealings) کرتے ہیں وہ ان سنتوں پر عمل کرکے دیکھیں آپ کی کسٹمر سروس بہتر ہوجائے گی بلکہ اپنے بارے میں لوگوں سے تعریفی کلمات سنیں گے کہ یہ بندہ مسکرا کر، نرمی سے گفتگو (Soft spoken) کرتا ہے اور انتہائی ملنسار ہے۔

مومن کی نشانی

اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایک معجزہ یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ چند لفظوں میں مکمل گفتگو فرمادیا کرتے تھے جیسا کہ آپ نے مومن کی تعریف بیان کی: اَلْمُؤْمِنُ هَيِّنٌ لَيِّنٌ مومن نرم دل اور نرم مزاج ہوتا ہے۔(1) صرف تین الفاظ ارشاد فرمائے اور ان تین لفظوں کی خوبصورتی ملاحظہ کیجئے (Just three words were spoken, and observe the beauty of these three words.) ہمارا

1... شعب الایمان، 6/272، حدیث: 8127۔

دعویٰ تو یہی ہے کہ ہم ایمان والے ہیں کیا ہم "**مومن**" کی اس تعریف پر پورا اترتے ہیں؟

پہلی نشانی: نرم دل

مومن نرم دل ہوتا ہے، نرم دلی کسے کہتے ہیں؟ جو کسی کی تکلیف پر خود بھی بے قرار ہو جائے، کسی مسلمان کی تکلیف پر خوش نہ ہونے والا، جبکہ آج لوگ دوسرے کو مصیبت پریشانی میں پھنسا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور باقاعدہ بولتے بھی ہیں:

میں تو یہی چاہتا تھا کہ یہ آگے نہ بڑھے۔

اس کی بدنامی سے مجھے تو سکون ملا۔

اچھا ہوا اس کا بیڑا غرق ہو گیا۔

مسلمان دوسرے مسلمان کی تکلیف پر خود بھی تکلیف میں آجاتا ہے، اسی لئے امت مسلمہ کو ایک جسم کی طرح کہا گیا ہے اگر دنیا میں کہیں مسلمان تکلیف میں ہو تو ہمارے دل میں تکلیف ہونی چاہیے کہ ہمارا مسلمان بھائی تکلیف میں ہے، غریبوں کی مدد کرنے کا ذہن بنایئے، اگر مدد نہیں کرسکتے تو کم سے کم اچھا ہی سوچ لیجئے مگر ایسی سوچ اور ذہن کم سے کم ہوتا جارہا ہے بلکہ آج ذہن یہ بن چکا ہے کہ میرا کام سیدھا ہونا چاہئے چاہے کسی کا بیڑا غرق ہوتا ہو تو ہو جائے، ساری مارکیٹ تباہ ہو جائے مگر میرا کاروبار چلنا چاہئے، یہ اسلام نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کی ایسی تعلیمات ہے۔

دوسری نشانی: نرم عادتیں

آج لوگوں کا مزاج انتہائی سخت ہو چکا ہے ان سے بات کرنے میں ہی ڈر لگتا ہے، جب بھی بات کریں گے، لڑائی جھگڑا، طنزیہ جملے اور بس لڑنے کے لئے تیار (Ready to (fight) نظر آتے ہیں۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

پیارے اسلامی بھائیو! مومن نرم خو ہوتا ہے اور نرمی شہنشاہ بنی آدم، نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت میں ہے۔ حضور کی نرمی ایسی تھی کہ جو جب چاہتا بات کر لیتا تھا حتی کہ مدینہ کی باندیوں کو بھی کوئی ڈر خوف نہ ہوتا ہے وہ جہاں حضور کو چاہتی لے جاتیں اور حضور ان کے ساتھ چلنا شروع ہو جاتے۔(1) ہمیں اپنے بارے میں غور و فکر کرنا چاہئے کہ ہم کیسے ہیں، کیا ہم سے ہر کوئی آسانی سے بات کر سکتا ہے؟ بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ اپنی آواز، انداز میں رعب پیدا کرو، رعب ہونا چاہئے، اور رعب دار بننے کے چکر میں نہ وہ ہنستے ہیں اور نہ ہی مسکرا کر بات کرتے ہیں۔

مزاح اور مذاق میں فرق

یاد رکھئے! رعب اور چیز ہے جبکہ سنجیدگی دوسری چیز ہے، سنجیدہ بالکل رہنا چاہئے، بات بات پر مذاق کرنا اور بالخصوص جھوٹا مذاق کرنے والے کی کوئی عزت نہیں ہوتی، جبکہ مزاح کرنا سنت سے ثابت ہے، مذاق اور مزاح میں فرق ہے، مذاق میں مسلمان کی دل آزاری ہوتی ہے، جیسے دوستوں کی محفل میں سب مل کر کسی ایک کا مذاق اڑانے لگ جاتے ہیں اور وہ بے چارہ شرمسار ہوتا رہتا ہے۔ جیسے کسی کی کوئی چیز چھپا لیتے ہیں یا کبھی کسی کا نام بگاڑ دیتے ہیں جیسے، لمبو، کالو، ٹنکو، موٹو، خدارا ایسا مذاق کبھی بھی مت کیجئے،

1... بخاری، کتاب الادب، باب الکبر، 4/118، حدیث: 6072۔

اگرچہ وہ آپ کا دوست اور وہ آپ کے ساتھ ہنستا بھی ہے مگر وہ کھسیانی ہنسی ہنستا ہے اندر سے وہ روتا ہے، اللہ پاک نے ہمیں اچھا بنایا ہے تو کسی کے عیب کو دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا کہاں کی عقلمندی ہے؟ ایسے موقع پر تو شکر ادا کرنا چاہیئے کہ مجھے لنگڑا، لولہا یا اندھا نہیں بنایا، تفریح کے نام پر کبھی بھی کسی کا مذاق مت اڑایئے، یہ تفریح نہیں دل آزاری ہے، مذاق اڑانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

نبی کریم کے مزاح کا انداز

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت میں مزاح کے واقعات ملتے ہیں، ان واقعات کو گزرے ساڑھے 14 سو سال ہو گئے مگر جب کبھی ان واقعات کو پڑھا یا سنا جاتا ہے تو چہروں پر مسکراہٹ بکھر جاتی ہے چنانچہ

اونٹ کا بچہ دیا جائے گا

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں صحابی حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھے سواری کے لئے اونٹ عطا فرمائیں، حضور نے فرمایا: ہم اونٹ کا بچہ دیں گے، انہوں نے عرض کی: میں اس کا کیا کروں گا وہ تو مجھے نہیں اٹھا سکے گا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ، اونٹ ہی کا تو بچہ ہوتا ہے۔(1) اللہ پاک کے آخری نبی نے یہ بات مزاح میں فرمائی تھی، مزاح ایسا ہو کہ آپ بھی مسکرائیں، میں بھی مسکراؤں اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو۔

---

1 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاح، 4/389، حدیث: 4998۔

آنکھ میں سفیدی ہے

حضرت ام ایمن بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میرے شوہر آپ کو بلاتے ہیں، ارشاد فرمایا: کون؟ وہی جس کی آنکھ میں سفیدی ہے؟ انہوں نے عرض کی: خدا کی قسم! ان کی آنکھ میں کوئی سفیدی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا: ہاں! اس کی آنکھ میں سفیدی ہے۔ انہوں نے عرض کی: بخدا! ان کی آنکھ میں کوئی سفیدی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی آنکھ میں سفیدی نہ ہو۔ (1)

آنکھ میں ایک حصہ سفید تو ہوتا ہے جبکہ حضرت ام ایمن آنکھ کی بیماری سمجھ رہی تھیں اور پیارے آقا کی مراد وہ سفیدی تھی جو آنکھ کے سیاہ حلقے کو گھیرے ہوتی ہے۔ مزاح کا اتنا خوبصورت انداز تھا کہ سامنے والے کے چہرے پر مسکراہٹ آجائے۔ اور اس کی طبیعت ہشاش بشاش ہو جائے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم دونوں جہاں کے سردار ہیں مگر صحابہ کرام کے ساتھ انداز سب سے نرالہ تھا۔

مجھ سے نہیں ڈرو

ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا تو جلال نبوی کی ہیبت سے کانپنے لگ گیا، آپ نے فرمایا: بالکل بھی نہیں ڈرو، نہ تو میں بادشاہ ہوں اور نہ ہی کوئی جبار حاکم، میں تو قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔ (2)

غور کیجئے! کس طرح اسے حوصلہ دیا اور مطمئن کر دیا جبکہ ہمارا حال اس کے برعکس

1… الشمائل المحمدیہ، باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص 136، حدیث: 217

2… مواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، 6/71۔

ہے، ہر کسی کو رعب میں رکھنا ہے، ہمارے ملازمین ہمارے لئے کھڑیں ہونے چاہئیں ہمارے برابر میں دور ہمارے ساتھ بھی نہیں بیٹھنے چاہئیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا صحابہ کرام کے ساتھ رویہ اور حسن اخلاق سب سے اعلیٰ تھا۔

اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک بار جوتے کا تسمہ (Shoe lace) کھل گیا، صحابی نے سعادت کا موقع غنیمت جانا اور آگے بڑھ کر حضور سے عرض کی، میں باندھ دیتا ہوں، حضور نے فرمایا: مجھے معلوم ہے تم باندھ دوں گے مگر میں تمہارے درمیان کسی امتیاز کے بغیر رہنا چاہتا ہوں۔⁽¹⁾

تیسری نشانی: آسان ہونا

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”**مومن آسان ہوتا ہے۔**“ ہماری ذات اتنی آسان ہونی چاہئے کہ لوگ گواہی دیں کہ ہر کسی کو اس سے بات کرنے کا حق ہے (Everyone has the right to speak to him)۔ ہمیں اپنی زندگی کو چیک کرنا چاہئے کہ میری ذات لوگوں کے لئے مشکل ہے یا آسان ہے، سب سے پہلے یہ دیکھ لیجئے کہ ہمارا رویہ فیملی کے ساتھ کیسا ہے؟ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے بیوی کئی کئی دن تک موڈ ٹھیک ہونے کا انتظار کرتی ہے کہ جب موڈ ٹھیک ہوگا تو بات کریں گی ورنہ شوہر صاحب کاٹ کھانے کو دوڑیں گے، بچے آپ کے ساتھ بات کرنے میں ڈر محسوس کرتے ہیں۔

بدنصیب اولاد

اولاد کو بھی غور و فکر کرنا چاہئے کہ کیا وہ والدین کے ساتھ آسان ہیں؟ کیا ماں باپ

---

(1) ...مواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، 6 / 49۔

اپنی بات آسانی سے کرپاتے ہیں؟ یاد رکھئے! بدنصیب ہے وہ اولاد جن سے ماں باپ بات کرتے ہوئے ڈرتے ہیں، تف ہے ایسے بیٹے پر! باپ بات کرتے ہوئے ڈرے، شرم آنی چاہئے ایسی بیٹی کو جس سے اس کی ماں بات کرتے ہوئے خوف محسوس کرے، کہیں ایسا نہ ہو بیٹی کو سمجھاؤں تو یہ مجھ سے ہی نہ الجھ جائے، خدارا! آپ ایسی اولاد مت بننا کہ والدین بات کرتے ہوئے خوف محسوس کریں۔

والدین سے گزارش

والدین سے بھی گزارش ہے کہ آپ اولاد کے لئے آسان بن جائیے، آپ کے بچے باآسانی آپ سے بات کر سکیں، اگر بچے آپ سے نہیں کریں گے تو پھر دوسروں سے بات کرکے اپنا بھی نقصان کریں گے اور آپ کو بھی ٹھیس پہنچائیں گے، باپ کا بہترین دوست اس کا بیٹا ہونا چاہئے، اور ماں کی بہترین دوست اس کی بیٹی ہونی چاہئے، انہیں اگر کوئی ذاتی (Personal) بات بھی کرنی ہو تو آپ سے کریں تاکہ آپ انہیں بہتر سے بہتر مشورہ دے سکیں، مگر والدین کے سخت رویئے کی وجہ سے اولاد ماں باپ سے دور ہو جاتی ہے۔

کونسی قسم کے والد ہو؟

آج کل معاشرے میں دو قسم کے والد پائے جاتے ہیں: (1) انسپکٹر (2) دوست۔

مثلاً

(1) والد صاحب گھر میں آتے ہیں سارے گھر والوں کی دوڑیں لگ جاتی ہیں، ڈر اور خوف سا طاری ہو جاتا ہے کچھ دیر پہلے تک گھر میں پرسکون اور آزاد ماحول تھا اب والد صاحب کے آتے ہی خوف اور گھٹن محسوس ہونے لگ گیا۔

(2)والد صاحب گھر میں آتے ہیں تو سب بچے خوشی خوشی دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور لپٹ جاتے ہیں، والد بھی بچوں کو پیار دیتے ہیں اور بچے بھی والد کو پیار دیتے ہیں، پھر سب بچے باری باری والد کو اپنی اپنی باتیں بتاتے ہیں، ایسے والد کے لئے بچے انتظار میں رہتے ہیں کہ ہمارے ابو کب آئیں گے؟ ایسے والد سے بچے اپنی راز کی باتیں بھی کرلیتے ہیں۔

اگر آپ والد ہیں تو اپنے آپ کو خود چیک کیجئے آپ گھر داخل ہوتے ہیں تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے یا گھر میں ایمر جنسی نافذ ہوجاتی ہے؟ اگر مسکراہٹیں ختم ہوجاتی ہیں اور ہر طرف افراتفری مچ جاتی ہے، کوئی کھانا لگانے میں لگ جاتا ہے، کوئی استری کرتا ہے، کوئی صفائی وستھرائی کی ذمہ داری نبھاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ابو کا موڈ خراب ہوجائے، تو اپنی اس عادت کو بدلئے اور ایک اچھا اور نرم والد بننے کی کوشش کیجئے بلکہ ہر کسی کے لئے آسان ہوجائیے۔

شرافت ہر ایک کے لئے

آپ ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں کے ساتھ تو ٹھیک ہیں کیا مومن ہونے کا صرف یہی معیار ہے؟ نہیں مومن تو ہر ایک کے ساتھ آسانی والا معاملہ رکھتا ہے، ملازمین کے ساتھ رویہ کیسا ہے؟ بسا اوقات ملازمین اپنے سیٹھ یا باس سے بات تک نہیں کرسکتے، سیٹھ صاحب نے بات کرنے پر پابندی لگائی ہوتی ہے کہ جو بھی بات کرنی ہے منیجر سے کرو، اتنا غرور و تکبر، اتنا مشکل مت بنیئے بلکہ آسان ہوجائیے، لوگ کہتے ہیں ہم شریفوں کے ساتھ شریف جبکہ بدمعاش کے ساتھ بدمعاش بن جاتے ہیں، اسلام ایسا نہیں ہے بلکہ شریف کے ساتھ تو شریف رہیے اور بدمعاش کے سامنے بھی شریف بن جائیے کیونکہ جو

شریف ہوتا ہے چاہے سامنے کوئی بھی ہو وہ شریف ہی رہے گا، اسی موقع پر آپ کا اخلاق بھی چیک ہو گا۔

پڑوسیوں کے ساتھ رویہ

پڑوسیوں کے ساتھ اپنا رویہ درست کیجئے، اسلام میں پڑوسیوں کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے جیسا کہ روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔" پھر آپ نے پڑوسیوں کے اس قدر حقوق بیان فرمائے کہ ایسے لگا جیسے آپ اسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے۔(1)

پڑوسی کی وجہ سے جنت اور جہنم

پڑوسی کا مطمئن ہونا ہمارے دین کے لئے بہت ضروری ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک عورت نماز، صدقہ اور روزے رکھتی ہے مگر اس کے پڑوسی اس سے بہت تنگ ہیں، حضور نے فرمایا: وہ جہنمی ہے، اس شخص نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! ایک عورت ہے نماز و روزے کی کمی ہے اور معمولی صدقہ کرتی ہے مگر وہ پڑوسیوں کو کوئی تکلیف نہیں دیتی، آپ نے فرمایا: وہ جنتی ہے۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کی اہمیت کو سمجھئے، اسلام میں نماز روزہ، صدقہ

1... معجم کبیر، 8/111، حدیث: 7523۔

2... مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، 3/442، حدیث: 9681۔

وخیرات عبادات کے علاوہ بھی چیزیں ہیں اور وہ معاملات ہیں، ہمارے بزرگان دین تو ایسے تھے کہ اگر ان کا پڑوسی غیر مسلم ہوتا تو اخلاق دیکھ کر ہی مسلمان ہو جاتا تھا، سچ بتایئے! کیا ہم ایسے ہیں کہ کوئی غیر مسلم ہمیں دیکھ کر مسلمان ہو جائے غیر مسلم کا مسلمان ہونا تو دور کی بات ہے ہمارا اپنا مسلمان بھائی ہماری حرکتوں کی وجہ سے پریشان ہے۔

سسرالیوں کے ساتھ رویہ

معاشرتی رویئے پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے، یہاں باقاعدہ لڑکے کو تعلیم دی جاتی ہے کہ سسرال والوں کو کس طریقے سے کھینچ کر رکھنا ہے، ان پر رعب جما کر رکھنا ہے، دعوت میں جلدی نہیں دیر سے جانا، تمہاری وجہ سے کھانا لیٹ ہونا چاہئے، اس طرح گھٹیا مشورے دیتے شرم کیوں نہیں آتی؟ کچھ قوموں اور قبیلوں میں باقاعدہ ایسا ہوتا ہے کہ دعوتوں میں دو چار افراد اسپیشل دولہے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں بس تم نے ہمارے داماد کا خیال رکھنا ہے اسے ناراض نہیں ہونے دینا، اس کے آگے کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونے دینا۔

استغفر اللہ! خود سوچئے یہ کونسا اسلام ہے؟ اگر آج میں کسی کا داماد بنا ہوں تو میری ذمہ داری ہے کہ میں ان کے لئے بھی آسان بن جاؤں، ٹینشن نہ دوں۔ یاد رکھئے! ہمارے دوماں باپ ہوتے ہیں ایک وہ جنھوں نے ہمیں پیدا کیا اور دوسرے وہ جہاں ہماری شادی ہوتی ہے، کم سے کم سسرال والوں کو اتنا باور کروادیجئے کہ دیر بھی ہو جائے تو کھانا مت روکنا میں آپ ہی لوگوں کا بیٹا ہوں، سسرالیوں کے لئے آسان بن جایئے، ان کے لئے سخت اور مشکل مت بنیئے۔

کاروبار میں آسانی

کچھ لوگوں کے ساتھ کاروبار کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ لینے کا انداز الگ ہوتا ہے اور دینے کا جدا ہوتا ہے، بندہ سوچتا ہی رہتا ہے کہ اس کے ساتھ ڈیل کرکے پھنس گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس فرمان اَلْمُؤمِنُ هَيِّنٌ لَيِّنٌ پر عمل کرلیجئے ان شاء اللہ آپ کی زندگی آسان ہوجائے گی، آپ لوگوں کی زندگیاں آسان کیجئے رب کریم آپ کی زندگی آسان بنادے گا، بس آپ لوگوں سے مسکرا کر ملئے، نرم ہوجائیے، لوگوں کی آپ تک رسائی آسان (easy to approach you) ہوجائے، ہر کوئی آپ کے ساتھ خوش رہے (May everyone be happy with you)۔ جب آپ ایسا کرنے والے بن جائیں گے تو خود بخود آپ کے کام کیسے آسان ہونا شروع ہوجائیں گے، جو لوگوں کے لئے آسانیاں کرتا ہے اللہ پاک اس کے لئے راستے کھول دیتا ہے۔

طنز کی عادت نکال دیجئے

کچھ لوگ مسئلہ حل کرنے والے (problem solver) ہوتے ہیں، ان کے پاس جائیں تو وہ مسئلہ حل کردیتے ہیں اور کچھ لوگوں کی ذات ہی مسائل پیدا کرنے والی (Problem Creater) ہوتی ہے، چھوٹی چھوٹی بات پر مسئلہ کھڑا کردیتے ہیں، بات بات پر طنز کرنا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے، ایسے لوگوں کو اگر گھر دعوت پر بلا لیا جائے تو طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں، **”ابھی تک وہی پرانا کلر ہے، نیا گھر نہیں لیا، ابھی تم اسی کالونی میں رہ رہے ہو، وہی پرانے ماڈل کی گاڑی رکھی ہوئی ہے۔“** دعوت کرنے والا بھی سوچتا ہے کاش! میں اسے نہ ہی بلاتا تو اچھا رہتا۔ ایسی عادت والے کو کوئی بھی پسند نہیں

کرتا لہٰذا لوگوں کی خوبیاں تلاش کیجئے، ان کی تعریف کیجئے، مسکرا کر ملئے اور دعائیں دیجئے۔

عیب نہیں خوبی تلاش کیجئے

ہمیشہ دوسروں میں خوبی اور بھلائی تلاش کیجئے لوگ آپ میں خوبیاں ڈھونڈیں گے، انسان تو ہے ہی خطا کا پتلا، کتابوں میں انسان کی تعریف ہی یہ کی گئی ہے: اَلاِنسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الخَطَاءِ وَالنِّسیَانِ انسان غلطی اور بھول سے بنا ہوا ہے لہٰذا انسان بھولے گا بھی اور غلطی بھی کرے گا۔ کسی کی غلطی اور بھول کو پکڑ کر نہیں بیٹھنا چاہئے اور نہ ہی کسی کے عیب تلاشنے چاہئیں اگر کسی کا کوئی عیب معلوم ہو بھی جائے تو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہئے، کسی سے تذکرہ نہیں کرنا چاہئے مگر ہم لوگ ایسا نہیں کرتے بلکہ فوراً اس کا عیب پھیلا دیتے ہیں، مختلف واٹس ایپ گروپس میں اس کا عیب تختہ مشق بنا دیتے ہیں اور پھر اس پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

پردہ پوشی کیجئے

رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنۡ سَتَرَ عَوۡرَۃَ اَخِیۡهِ الۡمُسۡلِمِ سَتَرَ اللهُ عَوۡرَتَهٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ وَمَنۡ کَشَفَ عَوۡرَۃَ اَخِیۡهِ الۡمُسۡلِمِ کَشَفَ اللهُ عَوۡرَتَهٗ(1) جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب چھپائے اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب ظاہر کرے اللہ پاک اس کا عیب ظاہر کرے گا۔ عربی کا ایک مشہور قول ہے: مَنۡ ضَحِكَ ضُحِكَ جو کسی پر ہنستا ہے اس پر ہنسا جائے گا۔ لوگ دوسروں کی بربادی پر خوش ہوتے ہیں، قہقہہ لگاتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں برباد ہو گیا مزہ

1... ابن ماجہ، ابواب الحدود، باب الستر علی المومن ودفع الحدود بالشبھات، ص2629، حدیث: 2546۔

آگیا اور پھر کچھ دنوں بعد ہی ہنسنے والا، قہقہہ مارنے والا بھی برباد ہو چکا ہوتا ہے، اس کے عیب پر دنیا ہنس رہی ہوتی ہے، لہٰذا کبھی بھی کسی کی عیب جوئی نہ کیجئے اگر کسی کا عیب معلوم بھی ہو جائے تو اس کے لئے دعا کیجئے، یااللہ! اسے اس مشکل گھڑی سے نکال دے اور مجھ پر یہ وقت کبھی نہیں آئے۔

دو چیزوں کی حفاظت اور جنت کی ضمانت

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مالکِ دوجہاں ہیں، آپ نے دو چیزوں کے بدلے جنت کی ضمانت (گارنٹی) دی ہے یاد رکھئے! گارنٹی اس چیز کی دی جاتی ہے جس کا انسان مالک ہوتا ہے، مثلاً کوئی کسی کو بولے یہ کام کر دو یہ گاڑی تمہاری ہے، ظاہر ہے وہ اپنی گاڑی کے بارے میں بات کر رہا ہے کسی اور کی گاڑی تو نہیں دے گا، حضور مالکِ جنت ہیں جبھی ارشاد فرمایا: مَنْ یَضْمَنْ لِی مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ⁽¹⁾ جو مجھے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دو چیزوں کی حفاظت کرنی ہے: **زبان اور شرمگاہ**۔ ان کی اہمیت کو سمجھئے، اگر یہ غلط استعمال ہوں گی تو جنت سے دوری ہو جائے گی۔ اگر زبان اچھی ہو جائے اور اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پالے، حرام کاموں کی طرف نہ جائے تو اللہ پاک کے آخری نبی نے اس کے لئے جنت کی ضمانت دی ہے۔ اللہ کرے! ہم اپنی زبان کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

---

(1) ...بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان، 4/240، حدیث: 6474۔

زبان کا زخم نہیں بھرتا

یہ زبان ہی ہے جس سے لوگ دل میں اتر جاتے ہیں اور دل سے بھی اتر جاتے ہیں، تلوار سے دیا گیا زخم جلد یا بدیر ضرور بھر جاتا ہے مگر زبان کا گھاؤ ہمیشہ یاد رہتا ہے، بہت سے لوگوں کو اپنے بچپن کی وہ بات یا لمحہ ہمیشہ یاد رہ جاتا ہے کہ کسی نے رشتے داروں، دوستوں یا بھری محفل میں اسے زبان سے زخمی کیا ہوتا ہے۔ جب ان سے پوچھا جائے کہ اس واقع کو کتنے سال گزر گئے تو جواب دیا جاتا ہے 30 سے 40 سال ہو گئے، اتنے برسوں میں بہت سی باتیں بھول گئے مگر یہ یاد رہ گئی کیوں؟ کیونکہ یہ دل کا درد ہے، زبان سے دل اور روح دونوں چھلنی ہو جاتی ہے۔ شب براءت میں عام معافی کا اعلان کیا جاتا ہے کہ میں نے ہر کسی کو معاف کیا ہے، معاف کرنے کے باوجود ان کی وہ بات بھلائی نہیں جاتی۔

اچھی یادوں میں زندہ رہئے

دو طرح کے لوگ ہماری یادوں میں زندہ رہتے ہیں:

(1) تکلیف پہنچانے والے (2) تکلیف میں ساتھ دینے والے۔

زندگی میں خوشی یا غمی، دکھ تکلیف میں کچھ دوست ہمیشہ آکر کھڑے ہو جاتے ہیں، ہمت و حوصلہ دیتے ہیں، دلاسہ دیتے ہیں کہ بے فکر رہو، گھبرانا نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، مشکل وقت میں ہمارے لئے کوئی کام ہو تو بتانا، ایسے دوست، رشتے دار ساری زندگی یاد رہتے ہیں کہ والد صاحب کے جنازے میں آیا تھا، سارے انتظام کروائے، میں بیمار تھا، روز اسپتال آتا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے، کسی کے دل میں اچھی یاد بن کر رہنا

ہے یا بری یاد بننا ہے۔ کوشش کیجئے کہ لوگوں کے دلوں میں اچھی یاد بنیں کیونکہ ہم نے مرنا بھی ہے، کسی کے ساتھ اچھا کر کے جائیں گے تو مرنے کے بعد دعاؤں میں یاد بھی کرے گا، یااللہ! بندے کی مغفرت کر ہر وقت میرے کام آتا تھا، مسکرا کر ملتا تھا، ہمیشہ نرم (Always gentle) تھا کبھی غرور نہیں تھا، میں اس کے پاس نوکری کرتا تھا مگر وہ میرا بہت خیال رکھتا تھا، میں اس کا دوست تھا میری مشکل میں کام آتا تھا، میں اس کا غریب رشتے دار تھا مگر اس نے مجھے کبھی غریب ہونے کا احساس نہیں دلایا، ہمیشہ اپنے ساتھ بٹھا کر کھلاتا تھا، لوگوں میں میرا تعارف کرواتا تھا۔ آج حال یہ ہے کہ بندے کے پاس پیسے آجائیں تو غریب رشتے دار کو پہچاننے سے ہی انکار کر دیتے ہیں تعارف کروانا تو بہت دور کی بات ہے۔

دو کلمے میزان پر بھاری

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ⁽¹⁾ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے، میزان پر بہت بھاری اور رحمن کو بہت پسند ہیں (وہ دو کلمے یہ ہیں:)

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ

ان الفاظ کی خوبصورتی پر غور کیجئے گویا لگتا ہے جیسے لہروں کا ترنم یا موتیوں کی لڑی ہو۔ نبی کریم نے ہمیں زبان کا بہترین استعمال بتایا ہے اس وظیفے کی خوبصورتی یہ ہے کہ جب کبھی

---

(1) . . . بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب اذا قال: واللہ لا اتکلم الیوم فصلی۔۔۔ الخ، 4/ 297، حدیث: 6682۔

پریشان یا بوجھ محسوس کریں تو اس کو پڑھ لیجئے، طبیعت میں ہلکا پن محسوس کریں گے، کچھ لوگ گفتگو کرتے ہیں، ان کی گفتگو دل میں اتر رہی ہوتی ہے اور دل چاہتا ہے بس ان کی باتیں سنتے رہیں اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے، لوگوں کو آپ کی باتیں بھی میٹھی لگیں تو اپنی زبانوں پر خدا اور رسول کا ذکر جاری کر لیجئے، کثرت سے ذکر اللہ کیجئے، درود شریف پڑھئے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بیان 22 نومبر 2017ء کو ڈیفنس کراچی میں ہوا تھا

سیرتِ مصطفٰی سے ہماری تربیت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... حضور کا چرچہ ہر زبان میں
- ✿... غلام پر رحمت کا انداز
- ✿... عبادت میں تکلیف کا خیال
- ✿... خوشگوار زندگی کا اصول
- ✿... حضور کی بچوں پر شفقت

نوٹ: **Youtube** پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔”(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

باغ جنت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے
خُلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے روزانہ کے کام طے ہیں جو ہم نے ہر حال میں کرنے ہوتے ہیں، جیسے پانچ کی وقت کی نماز، تینوں ٹائم کا کھانا، آفس والے آفس جاتے ہیں، محنت مزدوری والے اپنے کاموں پر جاتے ہیں، پڑھائی کرنے والے پڑھائی کا ٹائم نکالتے ہیں مگر ان سب اوقات میں درود کا کا ٹائم کہاں ہے؟ بعض لوگ وہ ہیں جب یاد آیا پڑھ لیا اچھی

1... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، 2/ 328، حدیث: 2290۔

بات ہے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ایک مخصوص تعداد میں درود پاک پڑھوں تو اس کے لئے علیحدہ سے کوئی وقت نکالنا ہوگا اور کوئی ٹائم رکھنا ہوگا اور اس ٹائم کو صرف درود ٹائم بنالیجئے، ان شاء اللہ اس کی برکت سے آپ 1 ہزار درود پاک آسانی سے پڑھ لیں گے۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں: **تسبیح زبان کی لگام ہے**۔ آپ ہاتھ میں تسبیح لے کر تجربہ کرلیجئے جن کے ہاتھ میں تسبیح ہوتی ہے وہ تو خود بخود پڑھنا شروع کردیتے ہیں، اپنے ساتھ تسبیح رکھئے، بالخصوص جو سفر کرتے ہیں اپنے سفری اوقات کو درود کا وقت بھی بناسکتے ہیں، لوگ آفس سے گھر اور گھر سے آفس جاتے ہیں، طالب علم اسکول، کالج یونیورسٹی جاتے ہیں اس وقت کو درود پڑھنے میں گزاریئے۔ اس طرح سے دن میں بہت سارا درود پڑھ سکتے ہیں۔

1 درود سے 30 فائدے

درود پاک پڑھنے کے بہت سے فائدے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے جو ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے 10 گناہ معاف ہوتے ہیں، نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے 10 درجات بلند کردیئے جاتے ہیں،(1) یہ ایک بار درود پڑھنے کی اتنی رحمتیں اور برکتیں ہیں اور جو 100 یا 1 ہزار بار درود پاک پڑھے تو وہ دن میں کتنی برکتیں لوٹ لے گا؟ لہٰذا میں بھی نیت کرتا ہوں اور آپ بھی نیت کیجئے کہ روزانہ 1200 بار درود پاک کا تحفہ حضور کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ اللہ پاک اس نیت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

1… مسند احمد، حدیث ابی طلحۃ، 5/509، حدیث: 16452۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور کا چرچہ ہر زبان میں

نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم شہنشاہ بنی آدم ، مالک دو جہاں اور رحمت عالمیاں ہیں، آپ اللہ پاک کے حبیب ہیں، ہر زبان میں جتنے بھی ادب والے الفاظ ہیں وہ حضور کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جیسے قرآن میں آپ کو "**نور**"، "**سراجا منیرا**" ، "**مدثر**"، "**مزمل**"، رحمۃٌ لِلعالَمین، خَاتَمُ النَّبِیّین کہا گیا، اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیشہ انتہائی ادب کے ساتھ پکارا کرتے تھے جب صحابہ حضور کے دربار میں جاتے تو عرض کرتے : فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یارسول اللہ !آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ جب کبھی مدینہ جائیں تو حضور کے دربار گوہر بار میں صحابہ کی اس سنت فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کو ادا کیجئے ان شاءاللہ بہت سرور ملے گا۔

درود تاج میں حضور کے لئے انتہائی شاندار القابات استعمال ہوئے جیسے : مِصْبَاحُ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ نبی پاک وہ مبارک اور عظیم ہستی ہیں کہ 1400 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا دنیا کی وہ کونسی زبان میں ہے جس میں پیارے مصطفیٰ کی شان نہ بیان کی جا رہی ہو اور کیوں نہ شان بلند ہو کہ رب العالمین نے وعدہ فرمایا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ30، الم نشرح:4)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

انگلش زبان میں بھی حضور کے لئے بہت ہی پیارے پیارے الفاظ ہیں جیسے

The Rasool of mankind, the Peace of our heart and mind, the Most Generous and Kind

یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ نبی پاک کا جب بھی تذکرہ کرنا ہو تو ہمیشہ ارفع و اعلی اور مبارک الفاظ کا انتخاب کیجئے، اللہ کریم ہماری زبان کو ہمیشہ نبی کریم کے ذکر سے تر رکھے۔ آمین

رحمت عالم

اللہ پاک نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (پ17، انبیاء:107)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔

یہ آیت بچپن سے سنتے آ رہے ہیں مگر آج اس آیت کا مطلب بھی جان جائیں گے کہ پیارے آقا نے کس کس پر رحمت فرمائی؟ رحمت کے کیسے کیسے انداز تھے؟ غلاموں، گھر والوں، صحابہ اور دشمنوں کے ساتھ کس طرح رحمت فرمائی؟ آج صرف رحمت کی بات کرنا آسان ہے مگر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے زندگی کے ہر موقع پر ثابت فرمایا کہ آپ سارے جہانوں کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے۔

غلام پر رحمت کا انداز

مسجد نبوی میں ایک حبشی عورت صفائی کیا کرتی تھی، ایک رات اس کا انتقال ہو گیا، حضور نے صفائی والی کو جب نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا، صحابہ نے عرض کی: وہ رات میں فوت ہو گئی ہم نے آپ کے آرام میں خلل ڈالنا مناسب نہیں سمجھا اور اسے دفن کر دیا، ہم غریبوں کے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی قبر پر گئے اور نماز جنازہ ادا فرمائی آقا نے فرمایا: یہ قبریں قبر والوں کے لئے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور بے شک اللہ پاک میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت ان کی تاریک قبور کو روشن فرمادے گا۔ (1)

آج ہمارے نزدیک گھر، آفس یا مسجد میں صفائی کرنے والے کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے مگر حضور نبی کریم نے اس کا بھی خیال رکھا، مسجد میں نظر نہ آئی تو صحابہ سے پوچھا، پھر اس کی قبر پر تشریف لے گئے، نماز جنازہ ادا فرمائی چونکہ حضور کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہوا وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ "اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔"

حضور کی مبارک سیرت ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے، ان واقعات سے ہم نے سیکھنا ہے، کیا ہمارا غریبوں کے ساتھ ایسا سلوک ہے؟ کیا ملازمین کے ساتھ ہمارا انداز ایسا ہے؟ اگر بزنس پارٹنر یا جس سے کاروباری لین دین ہوتا ہے اس کی ہلکی سے کھانسنے کی آواز آئے تو ہم طبیعت پوچھتے ہیں مگر ملازم اسپتال میں داخل ہو جائے تو پوچھتے ہی نہیں ہیں، ہم ہمیشہ

1… مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی القبر، حدیث: 956۔

اپنے برابر اور حیثیت والوں کی ہی طبیعت پوچھتے ہیں، مصیبت میں بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، ان کے گھر میں کوئی تقریب ہو جائے تو سب سے پہلے پہنچتے ہیں مگر غریبوں کی نہ خوشی میں شریک ہوتے ہیں اور نہ ہی غمی میں جانے کا ذہن ہوتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ یقین کیجئے کہ کبھی اپنے ملازم یا مزدور کے گھر جاکر تو دیکھئے وہ موقع ان کی زندگی کا یادگار لمحہ بن جاتا ہے، ساری زندگی یاد کرتا ہے کہ میرا باس یا سیٹھ میرے والد کے جنازے میں آیا تھا، میں جب بیمار تھا تو اسپتال آیا تھا، میں پریشانی میں تھا تو میری پریشانی پوچھی تھی مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ ہمارا انداز بالکل بھی ایسا نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو اس بات کا بھی خیال فرماتے تھے کہ کسی کو تکلیف نہ ہو چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے:

عبادت میں تکلیف کا خیال

نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں اور جب خود نماز پڑھے تو جو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔ (1) یعنی نماز پڑھانے میں بھی کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

ایک آدمی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! ہو سکتا ہے کہ میں نماز میں شامل نہ ہو سکوں کیونکہ فلاں ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) میں نے نصیحت کرنے میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس دن سے زیادہ کبھی ناراض نہیں دیکھا تھا۔

1... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف...الخ، ص244، حدیث:184۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم مُتَنَفِّر کرتے ہو! تم میں سے جو لوگوں کو نماز پڑھائے وہ تخفیف کرے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! نماز رب کی عبادت ہے مگر دورانِ عبادت بھی اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے، آج ہمارا حال و کردار سب کے سامنے ہے، ہم صرف اپنے تسلی اور خواہش کے لئے جس کا دل چاہے توڑ دیں، جس کو مرضی تکلیف پہنچائیں حالانکہ اسلام اس بات کا درس نہیں دیتا، ہمیں ایک بات سمجھنے کی ضرورت ہے **نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، حج و عمرہ کرنا، صدقہ و خیرات کرنا** یہ بہت ہی اچھے کام ہیں مگر یاد رکھئے! یہ تمام کام حقوق اللہ میں آتے ہیں، معاذ اللہ اگر کوئی شخص حقوق اللہ میں کوتاہی کرے اور رب کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے تو وہ رب کریم اپنے سارے حقوق معاف فرمادیتا ہے لیکن! اگر کوئی شخص حقوق العباد میں کوتاہی کرے، کسی کا دل دکھائے، ظلم کرے، ڈانٹے یا جھاڑے، بے عزتی کرے الغرض کسی بھی طرح تکلیف پہنچائے تو جب تک بندہ معاف نہیں کرے گا تب تک رب بھی معاف نہیں کرے گا۔ حقوق العباد حقوق اللہ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ ہمیں حقوق العباد کا بہت بہت خیال رکھنا ہے۔

مسلمان کو تنگ نہ کرو

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَ مَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ(2) جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

1... بخاری، کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظۃ...الخ، 1/50، حدیث: 90۔

2... معجم الاوسط، 2/386 حدیث: 3607۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث میں ایسی کوئی خصوصیت نہیں ہے کہ رشتہ داروں کو تکلیف نہیں دینی باقی جس کو مرضی چاہو تکلیف دو ایسا بالکل بھی نہیں ہے بلکہ کسی کو آپ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، حضور نے مسلمان کو تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے، مزید غور و فکر کیجئے تو معلوم ہوگا کہ مسلمان کو تکلیف دینے کی بات کہاں تک جاتی ہے؟ کیونکہ مسلمان کا دل دکھانا یہ رب کی بارگاہ میں انتہائی ناپسندیدہ ہے، ہم حضور کی سیرت پڑھ رہے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ پیارے آقا کے اس وصف کو اپنائیں اور مسلمانوں کے لئے نرم اور شفیق اور خیر خواہ ہو جائیں، دل توڑنے والے نہیں بلکہ دل جوڑنے والے بن جائیں، زندگی تھوڑی سی ہے اس دنیا میں مزید کتنا جی لیں گے لہٰذا جتنی عمر باقی ہے اس میں پیار و محبت بانٹیے، ہم سب کو رحمت والے آقا کی شان کریمی و حلیمی، نرمی و شفقت اور محبت و پیار سے سیکھنا ہے اور ہمیں یہ بھی جاننا ہوگا کہ حضور نبی کریم اپنے گھر میں کیسے رہا کرتے تھے؟ چنانچہ

حضور کی گھریلو زندگی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ پیارے آقا اپنے میں گھر کیا کرتے تھے؟ آپ فرماتی ہیں: گھر کے کام میں ہاتھ بٹایا کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سے کوئی ہے جو گھر والوں کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہو؟ ہم تو صرف گھر والوں پر رعب ہی جماتے ہیں انہیں آرڈر دیتے ہیں بلکہ کچھ لوگ یہ بھی کہتے

1... بخاری، کتاب الاذان، باب من کان فی حاجۃ اھلہ۔۔۔ الخ، 1 / 241، حدیث: 676

ہیں: فیکٹری چلاتا ہوں، میرا اتنا بڑا بزنس ہے، مصروف زندگی ہے کیا اب گھر کے کام میں بھی ہاتھ بٹاؤں؟ حالانکہ جس نبی کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے وہ تو دو عالم کے شہنشاہ ہیں، ساری امت کے آقا ہیں، صحابہ کی تربیت فرماتے تھے، غزوات میں شریک ہوتے تھے، ہر طرف دشمنوں کی یلغار تھی، ٹینشن کا ماحول تھا، اتنا کچھ ہونے کے باوجود جب پیارے آقا گھر جاتے تو گھر کے ایک فرد بن جایا کرتے تھے، مگر ہم گھر جاکر بھی افسر اور باس ہی رہتے ہیں، گھر میں بھی آرڈر اور حکم چلاتے ہیں۔

خوشگوار زندگی کا اصول

خوشگوار اور اچھی زندگی گزارنی ہے تو اسلام سے سیکھئے، اچھا شوہر بننا ہے تو نبی کریم کی زندگی کا مطالعہ کیجئے، بہترین باپ بننا ہے تو حضور کی سیرت پڑھئے، کس طرح پیارے مصطفیٰ نے بچوں کی پرورش کی؟ حضور کے اصحاب کس طرح اپنے گھر والوں کے ساتھ رہتے تھے؟ حضرت عمر جن کی 22 لاکھ مربع میل پر حکومت تھی، دنیا کی دو سپر پاور کو شکست دی، جنہیں دیکھ کر شیطان رستہ بدل لیا کرتا تھا، حضرت عمر فرماتے ہیں: ”مرد کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں میں ایک بچے کی طرح رہے اور جب اس سے مردانگی طلب کی جائے تو مرد بنے۔“(1)

بہترین بن جایئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: معلم کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے

1...المجالسۃ وجواھر العلم، 2/304، رقم: 1038۔

ارشاد فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي(1) تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین ہے اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! خود غور کیجئے کہ کیا ہم اپنے گھر والوں کے ساتھ اتنے نرم ہیں کہ ہمارے جانے سے گھر میں خوش، امن پیار اور محبت پھیلے بلکہ خاص طور پر گھر کے حوالے سے اپنا ٹیسٹ لیجئے کہ جب آپ میں گھر میں داخل ہوتے ہیں تو سب اطمینان چین اور سکون کا سانس لیتے ہیں، مسکراتے ہیں، ہنستے یا سب پر گھبراہٹ، خوف اور پریشانی لاحق ہوجاتی ہے، گھر والے مسکراکر اور خوشگوار موڈ میں بات کر رہے ہوتے ہیں اور آپ کے جاتے ہی خاموش ہوجاتے ہیں، مسکرانا بند کر دیتے ہیں، کیوں؟ آخر گھر والے ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ کو سمجھ جانا چاہئے کہ آپ کا رویہ گھر والوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے، آپ کے آتے ہی گھر میں ایمرجنسی نافذ ہوجاتی ہے، کھانا جلدی گرم کر دو ورنہ خیر نہیں ہے، کپڑے استری نہیں ہوئے تو ٹھیک نہیں ہو گا، جوتے اپنی جگہ پر نہیں ہوں گے تو ہماری خیر نہیں ہو گی، بچے ڈر جاتے ہیں بلکہ کچھ تو خوف کی وجہ سے سو بھی جاتے ہیں، گھر میں ابو آئے ہیں یا انسپیکٹر آگئے؟ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب باپ گھر پر آئے تو بچے دوڑتے ہوئے آئیں اور خوشی سے بولیں کہ ابو آگئے۔

حضور کی بچوں پر شفقت

رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کندھوں پر حسنین کریمین سواری کیا

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، 5/475، حدیث: 3921۔

کرتے تھے، آپ اپنے نواسوں کو چوما کرتے تھے، ایک بار جانِ عالم نے حضرت حسن کو چوما تو صحابیِ رسول نے عرض کی: حضور آپ بچوں کو چومتے ہیں جبکہ میرے تو 10 بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما، حضور نے فرمایا: بیشک جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔(1)

نبی کا کلمہ پڑھنے والو! بچوں سے پیار کرنا رسول اللہ کی سیرت کا حصہ ہے مگر آج بچے تھوڑا سا شور کرتے ہیں تو انہیں خود سے دور کر دیا جاتا ہے۔ بھگا دیتے ہیں خود ہی بتائیے پھر بچوں کی تربیت کیسے ہو گی؟ ہمیں اپنے بچوں کو بھی پیار دینا ہو گا اور بچوں کی امی سے پیار اور نرمی سے گفتگو کرنا ہو گی، والدین کی خدمت بھی کرنا ہو گی، خاندان محبت سے چلے گا اور یہی اسلام کا درس ہے۔

گھر والے زیادہ حق دار ہیں

ہم ساری اچھی باتیں باہر ہی کرتے ہیں، آج ہمارا کوئی کسٹمر، پارٹی یا جس کے ساتھ کاروبار اچھا چلتا ہے وہ ہمارے پاس آجائے تو ہم اس کے لئے پلکیں بچھا لیتے ہیں، اس کی خوب آؤ بھگت کرتے ہیں، چائے، ٹھنڈا، جوس پلاتے ہیں، اگر کھانے کا وقت ہو تو کھانا کھلاتے ہیں، باہر کے بندے سے اتنا پیار محبت اور ملن ساری دکھائی جاتی ہے، کیا کبھی اپنے والد سے بھی ایسا حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے؟ ابو آج کچھ بھی ہو جائے میں اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤں گا، کبھی والدہ سے اس طرح محبت سے پیش آئے ہیں، کبھی یہ کہا کہ امی آج آپ کے پیر دبائے بغیر نہیں سونے دوں گا۔

1... بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد۔۔۔ الخ، 4/100، حدیث: 5997۔

ذرا غور کیجئے! گھر والوں اور دوستوں کے ساتھ ہمارے رویے (Attitude) میں کتنا فرق ہے؟ بالخصوص نوجوان طبقہ جب انہیں آدھی رات کو دوست کا فون آتا ہے تو فوراً کہتے ہیں **"تیرے لئے حاضر"، "تیرے لئے جان بھی حاضر"، "ابھی گھر آیا"** دوستوں کے لئے ٹھنڈی رات میں گھر سے نکل جاتے ہیں، گھر والے پوچھتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ دوست کو کام ہے اسی لئے جارہا ہوں، دوست کا خیال رکھنا اچھی بات ہے مگر آدھی رات کو امی پانی مانگ لے تو کہا جاتا ہے **"امی تھکا ہوا ہوں"** والد بول دے: بیٹا کچھ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں، تو بولا جاتا ہے **"کل چلیں گے ابھی رات ہو گئی ہے"** والد کو اسپتال لے جانے کا ٹائم نہیں ہے مگر دوست کی گاڑی کو دھکا لگانے کا ٹائم ہے۔

معافی مانگ لیجئے

ہم سب کو سوچنا چاہئے کہ ہم کس طرف جارہے ہیں، ہمارے اچھے اخلاق کے سب سے زیادہ حقدار ہمارے گھر والے ہیں، اور گھر والوں میں سب سے زیادہ حق ماں کا ہے پھر والد کا پھر بیوی بچے ہیں، بہن بھائی ہیں، کسی کے لئے بھی سخت مت بنیں، نرم ہو جائیں، شفقت کیجئے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدنی مذاکرے میں فرماتے ہیں: **"اگر شوہر اپنی بیوی کو ذلیل کرتا ہے، بیوی کا دل دکھاتا ہے، ناجائز حق تلفی کرتا ہے تو اس شوہر کو اپنی بیوی سے معافی مانگنی ہوگی ورنہ قیامت کے دن اس کا جواب دینا ہوگا۔"** ایسے موقع پر شوہر کی غیرت جاگ جاتی ہے کہ میں شوہر ہو کر بیوی سے معافی مانگوں گا؟ یہ کیسے ممکن ہے؟

امیر اہلسنت مزید فرماتے ہیں: ”**اگر والد نے اپنے بیٹے کو ناجائز ستایا، بیٹے کو ناجائز ذلیل کیا، دل دکھایا تو والد کو اپنے بیٹے سے معافی مانگنی ہو گی۔ اگر کوئی پیر اپنے مریدین کا دل دکھائے گا تو اس پیر کو اپنے مرید سے معافی مانگنی ہو گی**“۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اسلام ہے اور اس کی یہی خوبصورتی ہے۔ معافی کی یہ باتیں پڑھنے اور سننے میں بڑی عجیب و غریب لگ رہی ہیں مگر ہمیں یہ درس سردار انبیاء، محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی تعلیمات سے ملتا ہے، حضور کے سامنے تو ہم سب کی کوئی اوقات نہیں ہے، جن کے صدقے میں سب کچھ ملا وہ اپنے غلاموں میں اعلان فرماتے ہیں: اگر کسی کا کوئی حق آتا ہے تو مجھ سے لے لو، کسی کو بدلہ لینا ہے تو لے لو۔ جب نبی رحمت اپنے غلاموں میں یہ اعلان کر سکتے ہیں تو کیا شوہر اپنی بیوی سے معافی نہیں مانگ سکتا؟ سیٹھ اپنے ملازم سے معافی نہیں مانگ سکتا؟ بظاہر معافی مانگنا مشکل ہے مگر آج ہی معافی مانگ لو، اگر کسی ملازم کو ذلیل کیا ہے، کسی کا دل دکھایا ہے، بالفرض اگر ملازم کی غلطی بھی تھی تو بھی آپ کو سب کے سامنے ذلیل کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ کچھ لوگ چھوٹی سی غلطی پر ملازم کو سزا بھی دیدیتے ہیں۔

غلام کو معاف کر دیا

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے یہ آواز سنی ”ابو مسعود! جان لو“ نبی رحمت میرے قریب تشریف لے آئے آپ کو دیکھتے ہی میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ آپ

نے ارشاد فرمایا: ”ابو مسعود! جان لو کہ اللہ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس غلام پر قادر ہو۔“ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔ (1) معاف کرنے اور درگزر کرنے کی عادت اپنائیے، آج ہم معاف نہیں کرتے جبکہ حدیث پاک میں ہے:

معاف نہیں تو معافی نہیں

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں جو معاف نہیں کرتا اسے معاف نہیں کیا جائے گا اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ (2)

سیٹھ نے معافی مانگ لی

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے ڈیفنس میں بیان کیا، دورانِ بیان انہوں نے معافی اور عفو و درگزر کے بارے میں بھی کلام فرمایا، بعد میں ان مبلغ کے پاس ایک شخص کا فون آیا اور اس نے کہا: کچھ دن پہلے میں نے اپنے ملازم کو سب کے سامنے بہت ذلیل کیا تھا، میں نے ملازم کو بلایا اور کہا: مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا تم مجھے معاف کر دو، حالانکہ میرے لئے معافی مانگنا بہت مشکل تھا۔ یہ ہے اسلام ہے اور اس کی خوبصورتی بھی یہی ہے کہ ہم معاف اور درگزر کرنے والے بنیں اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والے بنیں، غصہ ہر چیز کا حل نہیں ہے۔

جنت چاہئے غصہ مت کرو

ایک صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے سوال کیا: مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے

1... مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب صحبۃ الممالیک... الخ، ص904، حدیث: 1658۔
2... مسند احمد، 7/71، حدیث: 19264۔

جنت میں داخل کر دے تو آپ نے فرمایا: غصہ مت کیا کرو تمہیں جنت حاصل ہو جائے گی۔ (1)

اللہ اکبر! کتنا پیارا سوال اور کتنا آسان جواب ہے، ہم سب جنت میں جانا چاہتے ہیں مگر کیا کریں غصہ ناک پر ہی رہتا ہے، ”**میں کسی کو چھوڑوں گا نہیں**“، ”**میرے سامنے زبان چلائی**“، ”**مجھے برا بھلا اور گالی دی**“، ”**میں ابھی بتاتا ہوں کہ میں کیا ہوں۔**“ پھر وہ شخص واقعی میں بتارہا ہوتا ہے کہ وہ کیا ہے۔ عام طور پر یہ بھی جملہ کہا جاتا ہے: **میں شریف کے ساتھ شریف ہوں اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہوں** حالانکہ شریف آدمی شریف کے ساتھ بھی شریف ہوتا ہے اور بدمعاش کے ساتھ بھی شریف ہی ہوتا ہے، آپ کے شریفانہ رویئے اور اخلاق کو دیکھ کر ہی بدمعاش سدھرے گا اگر آپ بھی بدمعاش بن جائیں گے، جیسے کو تیسا (Tit for tat) رویہ اپنائیں گے تو پھر معاشرے میں سدھار کے بجائے بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔ نبی پاک کے غلام بھی کہلاتے ہو اور بدلہ (Revenge) بھی لیتے ہو۔ ہمارے آقا کا طرزِ عمل تو ایسا تھا

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

معاف کرنے کے فائدے

مثال کے طور پر کسی شخص کا بہت بڑے آدمی سے جھگڑا ہو جائے، اس آدمی کے بہت سارے گارڈز بھی ہیں، اوپر کے تعلقات بھی ہیں پھر وہ شخص بولے اس سے لڑائی

1... معجم اوسط، 2/20، حدیث: 2353۔

اچھی نہیں ہے چلو اسے معاف کر دیتا ہوں، ظاہر سی بات ہے آپ اس شخص کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے اسی لئے تو معاف کیا ہے اس کے برعکس آپ کسی سے بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہیں (You have the power to take revenge on someone) مگر اس کے باوجود معاف کر دیتے ہیں تو ایسے شخص کے متعلق، نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو غصہ پی جائے حالانکہ وہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ کریم قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے معمور کر دے گا۔(1) آپ اپنے ملازم پر قدرت رکھتے ہیں جو چاہیں اس کے ساتھ کر سکتے ہیں مگر معاف کر دیجئے یہ اللہ پاک کو پسند ہے۔

بزدل نہیں طاقتور بنئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو کسی کو بچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔(2) لہٰذا غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھیں اپنے اندر یہ کمال پیدا کریں کہ اگر غصہ نافذ کرنے کا موقع بھی مل جائے تب بھی معاف کر دیجئے۔ چنانچہ

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص اپنے غصے کو روکے گا اللہ پاک قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا۔(3)

1... کنز العمال، 3/163، حدیث: 7160۔

2... بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، 4/130، حدیث: 6114۔

3... شعب الایمان، 6/315، حدیث: 8311۔

تین باتیں اور جنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **جس میں تین باتیں ہوں گی، اللہ پاک اس کا حساب آسانی سے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔**

(1)**جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو** ہم کہتے ہیں وہ میری دعوت میں نہیں آیا تھا میں اس کی دعوت میں نہیں جاؤں گا، اس نے اپنے گھر نہیں بلایا تھا میں اپنے گھر نہیں بلاؤں گا اس نے سب کو گفٹ دیا مجھے تحفہ نہیں دیا اب میں بھی اسے گفٹ نہیں دوں گا، وہ محروم کررہا ہے آپ بھی محروم کر رہے ہو کیا یہ کمال ہے؟ بلکہ کمال تو یہ ہے کہ **جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو۔**

(2)**جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے ملاپ کرو۔** آج ہم نے چچا، خالو، پھوپھی سے رشتہ داریاں ختم کی ہوئی ہیں حتی کہ لوگ موت میت پر بھی نہیں جاتے۔ ایسا مت کیجئے ہمارے نبی کی تعلیم تو یہ ہے **جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے ملاپ کرو۔**

(3)**جو تم پر ظلم کرے تم اُسے معاف کردو۔**(1)

ہم میں سے ہر کوئی جنت کا بھی طلبگار ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ اللہ کریم اس کا حساب آسانی سے لے۔ اگر ہم ان 3 چیزوں پر عمل کرلیں گے تو ہمیں انعام بہت ہی شاندار ملے گا اور یہ بالکل بھی نقصان کا سودا نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے، اگر اپنے اندر یہی تین چیزیں لے آئیں گے تو زندگی بہت ہی پر سکون اور ہلکی پھلکی ہو جائے گی۔

1... المستدرک، کتاب التفسیر، باب ثلاث من کن فیہ الخ، 3/ 362، حدیث: 3968۔

اپنا سکون برباد مت کیجئے

جو شخص دل میں بغض، حسد اور ٹینشن پال کر رکھتا ہے وہ کبھی بھی سکون میں نہیں رہتا وہ ہر وقت ٹینشن میں اور بدسکون ہی رہتا ہے، فلاں کی ترقی ہوگئی، نئی گاڑی لے لی، ایک سے دو فیکٹری ہوگئی، بڑا بنگلہ لے لیا، کسی کی ترقی سے آپ کو مسئلہ کیوں ہو رہا ہے؟ وہ ترقی کر رہا ہے اور آپ کی ٹینشن بڑھ رہی ہے، خدارا! یہ سب باتیں چھوڑ دیجئے بلکہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کیجئے کہ اللہ اسے بھی ترقی دے اور مجھے بھی ترقی دے۔ اس کا بھی بھلا کرے میرا بھی بلکہ سب مسلمانوں کا بھلا کرے۔ دل نرم ہوگا، اچھا سوچیں گے تو آپ پرسکون اور اطمینان سے رہیں گے کوئی ٹینشن اور پریشانی نہیں ہوگی، شوگر، بلڈ پریشر سب چیز نارمل رہیں گی۔ جس نبی کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں جنہیں ہم رحمت للعالمین کہتے ہیں جو سارے جہان کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ان کی سیرت پڑھئے:

آقا کا اعلان اور طائف کا میدان

نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم طائف کے میدان میں تھے، کفار نے پتھروں کی بارش کردی، نازک بدن پر اتنے پتھر برسائے کہ نعلین اقدس (جوتے مبارک) خون سے بھر گئے،(1) پیارے آقا جب زخموں سے تھک کر بیٹھ جاتے تو کفار ہاتھ پکڑ اٹھا دیتے پھر پتھر مارتے، شہنشاہ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہاڑوں کا فرشتہ آیا کہا: حضور ارشاد فرمائیں: پہاڑوں کو الٹ دیتا ہوں۔

ذرا سوچئے! اس وقت حضور ہاں فرمادیتے تو پوری وادی تہس نہس ہوجاتی، پیارے

1… شرح الزرقانی علی المواہب، 2/50۔

آقا رحمت للعالمین بن کر آئے تھے، حضور نے فرمایا: میں اللہ پاک سے امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اِن کی اَولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کریم کی عبادت کریں گے۔(1) شاعر لکھتا ہے:

اگر یہ لوگ آج اِسلام پر ایماں نہیں لاتے
خدائے پاک کے دامانِ وَحدت میں نہیں آتے
مگر نَسلیں ضَرور اِن کی اِسے پہچان جائیں گی
درِ توحید پر اِک روز آکر سَر جھکائیں گی

اے آقا کے امتیو! پیارے آقا نے انہیں معاف کردیا، کسی فرشتے کو کوئی حکم نہیں دیا حالانکہ فرشتہ تو اجازت لینے آیا تھا بس حکم کرنے کی دیر تھی فرشتہ پوری بستی کو تباہ کردیتا مگر ایسا نہیں کیا حضور نے سب کو معاف کردیا مگر ہم امتی ہو کر کسی کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپس میں محبت کرنے والے بن جائیں ایک دوسرے سے پیار و محبت سے پیش آیئے، اسلام نے ایک دوسرے سے محبت کرنے پر انعام دیا ہے۔ چنانچہ

اللہ کے لئے محبت اور اس کا انعام

حضرت ابو ادریس خولانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے عرض کی: **میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔** حضرت معاذ نے فرمایا: تمہیں مبارک

1… بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین۔۔۔ الخ، 2/382، حدیث: 3231۔

ہو، میں نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کے لئے عرش کے گرد کرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی، لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، وہ اللہ کریم کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔(1)

خدا کے محبوب بندے

سردار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم آپس میں محبتوں کو فروغ دیں چاہے جان پہچان ہو یا نہ ہو بس اتنا معلوم ہو جائے کہ میرے آقا کا امتی ہے اس سے محبت سے پیش آئیں، پتہ چلے کوئی پریشان ہے اس کی مدد کیجئے اگر آپ غریب ہیں پھر بھی اللہ کی رضا کے لئے جایئے پریشان حال کی دل جوئی کا سامان ہوگا۔ ان شاء اللہ اس دنیا میں بھی

1... قوت القلوب، 2/364۔

2... مسند احمد، عمر بن عبسۃ، 7/113، حدیث: 19455۔

خیر خواہی ہمارا مقدر ہوگی محشر کے دن بھی ہمیں اس کی برکتیں ملیں گی۔

خدا کے لئے "محبت" بخشش کا ذریعہ ہے

ایک شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے جارہا تھا تو اللہ پاک نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا، فرشتے نے اس سے کہا: "کہاں کا ارادہ ہے؟" اس شخص نے جواب دیا: "اپنے فلاں بھائی سے ملاقات کا ارادہ ہے۔" فرشتے نے کہا: "تمہیں اس سے کوئی کام ہے؟" اس نے جواب دیا: "نہیں۔" پھر کہا: "تمہارے اور اس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہے؟" جواب دیا: "نہیں۔" پوچھا: "اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے؟" جواب دیا: "نہیں۔" فرشتہ کہنے لگا: "پھر اس کی طرف کیوں جارہے ہو؟" اس نے کہا: "میں خدا کی رضا کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔" فرشتے نے کہا: "مجھے اللہ کریم نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں خبر دوں کہ اس شخص سے محبت کرنے کے سبب اللہ پاک تم سے محبت فرماتا ہے اور اس نے تمہارے لئے جنت واجب کر دی ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کے لئے ہمارے محبتیں ہوں، علماء، طلباء، صلحاء سے محبت کیجئے، اس کے بندوں سے پیار کیجئے، کوشش کیجئے کہ ہم نے لڑائی نہیں کرنی، بدلہ نہیں لینا، منہ سے کوئی غلط بات نہیں نکالنی، کسی کی دل آزاری نہیں کرنی اگر کسی کی دل آزاری کرلی ہے تو معافی مانگ لیجئے، آج کے دن معافی مانگنا اچھا ہے ورنہ قیامت کے دن ہم اللہ پاک کے غضب کو برداشت نہیں کرپائیں گے، کسی کی دل آزاری کے بدلے میں

1... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی فضل الحب فی اللہ، ص1388، حدیث: 2567۔

نیکیاں دینا پڑ گئیں تو کیا بنے گا ؟ ایک تو ہمارے پاس نیکیاں ہی نہیں ہیں جب نیکی نہیں ہو گی تو پھر بدلے میں اس کے گناہ اپنے نامۂ اعمال میں لینے پڑیں گے آج معافی مانگنا فائدے کا سودا ہے۔ اگر بندے راضی ہو گئے تو رب بھی راضی ہو جائے گا، اللہ کے بندے راضی ہوں گے تو مرنے کے بعد بھی دعا کریں گے، اچھے لفظوں میں یاد کریں گے کہ بڑا اچھا بھائی تھا، خیال کرنے والا تھا۔ اگر کسی کو تکلیف پہنچانے والے ہوں گے، دل آزاریاں کرنے والے ہوں گے تو لوگ بولیں گے اچھا ہوا جان چھوٹی لہٰذا ایسی زندگی مت گزاریئے۔

الحمدللہ! ہم رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین کے امتی ہیں، حضور کی پیار، محبت اور خیال رکھنے والی عادت کریمہ کو اپنائیے، سب سے زیادہ اپنے ماں باپ اور گھر والوں کا خیال رکھئے، یہ باتیں اسلام کا درس ہیں۔ اے کاش! ہم خدا اور رسول کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہو جائیں۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ
روح البیان	دار الکتب العلمیۃ 1430ھ
التفسیر الکبیر	دار احیاء التراث العربی 1420ھ
تفسیر مدارک	دار المعرفہ، بیروت 1421ھ
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینۃ 1435ھ
نور العرفان	پیر بھائی کمپنی
تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ
صراط الجنان	مکتبۃ المدینۃ 1436ھ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ 1419ھ
مسلم	دار الکتاب العربی 2013ء
ترمذی	دار الفکر بیروت 1414ھ
ابو داود	دار احیاء التراث العربی 1421ھ
نسائی	دار الکتب العلمیۃ 1426ھ
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت 1420ھ
دارمی	دار الکتاب العربی 1407ھ
دار قطنی	ملتان پاکستان
السنن الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ 1424ھ

المصنف	دارالفکر بیروت1414ھ
المسند	دارالفکر بیروت1414ھ
مشکاۃ المصابیح	دارالکتب العلمیۃ1428ھ
مسند فردوس	دارالکتب العلمیۃ1406ھ
مجمع الزوائد	دارالکتب العلمیۃ1406ھ
مستدرک	دارالمعرفۃ بیروت1418ھ
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ1421ھ
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی1422ھ
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ1420ھ
معجم صغیر	دارالکتب العلمیۃ1403ھ
کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ1422ھ
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ1418ھ
الترغیب والترہیب	دارالفکر بیروت1418ھ
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ1421ھ
تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ1417ھ
شرح الزرقانی	دارالکتب العلمیۃ1417ھ
ابن عساکر	دارالفکر بیروت1416ھ
اسد الغابۃ	دارالکتب العلمیۃ1429ھ
احیاء العلوم	دارالکتب العلمیۃ1429ھ
الشفا	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند

دلائل النبوة	دارالکتب العلمیۃ1423ھ
دلائل النبوة	المکتبۃ العصریۃ1430ھ
القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت1422ھ
مواہب اللدنیۃ	دارالکتب العلمیۃ1416ھ
تذکرة الاولیاء	انتشارات گنجینہ
مدارج النبوة	مرکز اہل سنت برکات رضا
تاریخ الاسلام	دارالکتاب العربی1410ھ
الریاض النضرة	دارالکتب العلمیۃ
الحاوی للفتاوی	دارالفکر بیروت1420ھ
حجۃ اللہ علی...	مرکز اہل السنۃ برکات رضا
فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
سیرت مصطفٰے	مکتبۃ المدینہ
بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ
مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کفریہ کلمات کے بارے...	مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر ”**نیک اَعْمال**“ کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے ”**مَدَنی قافِلوں**“ میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم۔

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net